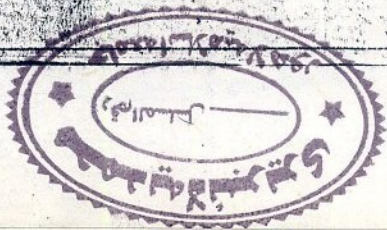
قضية المقدور

على فتنة المقبور

طبع في مطبع مفيد عام
الواقع في بلدة آگره
سنه ١٣٠٢ھ







بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ستایش خاص اللہ کو ہے جو اپنی ذات سے موجود ہے باقی ساری اشیاء اسکی ایجاد سے موجود ہین اور اپنے وجود و بقا مین محتاج اوسی ذات پاک کے ہین وہ کسی شے کا بہی محتاج نہین ہے ذات و صفات و افعال مین یگانہ و یکتا ہے کسی چیز کو کسی امر مین اوسکے ساتھہ کوئی شرکت نہین ہے اللہ کی ہستی و زندگی بجنس ہستی و زندگی اشیاء نہین ہے نہ اللہ کا علم اونکا سا علم ہے نہ اللہ کا سننا دیکھنا چاہنا قدرت رکہنا بات کرنا ویسا ہے جیسا اشیاء کا ہوتا ہے مخلوقات کو کسیطرح کی بہی مجانست و مشارکت ساتھہ حق کے حاصل نہین ہے فقط نام کی شرکت رکہتی ہے اللہ کی صفات و افعال ویسے ہی بیچون و بیچگون ہین جیسے اوسکی ذات پاک ہے صفت علم واسطے اللہ کے ایک صفت قدیم اور ایک شانی بسیط ہے جس سے ساری معلومات ازلی و ابدی کی مع احوال مناسب و مخالف و جزئی مع اوقات مخصوصہ کے اوسپر آشکار ہین مثلاً ایک آن واحد مین یہہ بات اوسکو معلوم ہے

کہ زید فلان وقت مین زندہ تہا فلان وقت مین مردہ ہے اسیطرح کلام اوسکا ایک صفت بسیط ہے جسکی تفصیل یہہ ساری کتب منزلہ ہین جو آدم ابو البشر سے لیکر اوسکی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہین تخلیق و تکوین ایک ایسی صفت ہے جو خاص ساتھہ اللہ ہی کے ہے ممکن کی کیا ہستی ہے کہ وہ کسی اور ممکن کو پیدا تو کر سکے سارے ممکنات جوہر ہون یا عرض یا افعال اختیاری بندون کے سب اللہ ہی کے پیدا کئے ہوئے ہین اللہ نے ان اسباب و وسائط کو اپنے فعل کا ایک پردہ ٹہیرایا ہے سو جیسے ظاہر مین قفل کو کنجی کہولتی ہے مگر اصل مین مولد حرکت کلید کا ہاتھہ ہے اسیطرح مولد حرکت دست کا اللہ پاک ہے

کہہ سکے کون کہ یہہ جلوہ گری کسکی ہے	ع	پردہ چہوڑا ہے وہ اوسنے کہ اوٹہائے نہ بنی

بلکہ اللہ نے ان وسائط و اسباب کو دلیل کیلئے ثبوت پر اپنے فعل کے

نقاب عارض گل جوش کردہ مارا	ع	تو جلوہ داری و روپوش کردہ مارا

عقلمند لوگ حرکت جمادات کو دیکہکر سراغ محرک کا پالیتے ہین سمجہ جاتے ہین کہ یہہ حرکت لائق حال اوس جماد کے نہین ہے اسکا فاعل کوئی اور ہی شخص ہے اسیطرح جن عقلمندون کی بصیرت سرمہ شریعت سے منور ہے وہ خوب سمجہ گئے ہین کہ ہرگز امکان مین کسی ممکن کے یہہ بات نہین ہے کہ وہ اپنا سا دوسرا بنا سکے خواہ کوئی فعل ہو یا عرض ہان فعل اختیاری اور حرکت جمادات مین اتنا فرق ثابت ہے اور اوسپر ایمان لانا ہی واجب ہے کہ اللہ نے اپنے بندون کو ایک صورت قدرت و ارادے کی دی ہے اور عادت اللہ یون جاری ہے کہ جب بندہ قصد کسی کام کا کرتا ہے تو اللہ اوس کام کو پیدا کر دیتا ہے وہ کام اوس بندہ سے بن پڑتا ہی شخص ظاہر بین یون جانتا ہے کہ یہہ فعل خود اوس بندہ کے اختیار و ارادہ سے صادر ہوا ہے حالانکہ حقیقت مین فاعل اوسکا اللہ پاک ہے نہ وہ بندہ

گرچہ تیر از کمان ہمی گذرد	ع	از کمان دار بیند اہل خرد

کہ دل ہر دو در تصرف اوست	از خداوان خلاف دشمن و دوست

ایسے ارادہ و قدرت کی بنیاد پر بندون کو کاسب کہتے ہین آور اوسپر مدح و ذم و ثواب وعقاب کا مترتب ہوتا ہے انکار کرنا اس فرق کا درمیان حرکت جماد اور حرکت حیوان کے کفر ہے سو جسطرح یہہ بات خلاف شرع ہے اسیطرح خلاف بداہت عقل کے بہی ہے کیونکہ ہر کوئی یہہ بات جانتا ہے کہ جسوقت مین کسی فعل کا ارادہ کرتا ہون تو وہ فعل مجہہ سے صادر ہوتا ہے مگر اوسوقت کہ کوئی مانع موجود ہو جیسے دکہہ درد وغیرہ سو خدا کے سوا کسی کو بہی کسی شئے کا خالق جاننا کفر ہے کیونکہ خلق یعنی پیدا کرنا کسی شئے کا صفات خاصہ خدا مین سے ہے جب دوسرے کو موصوف اس صفت سے کیا تو یہہ شرک ہوا اسی لئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرقہ قدریہ کو اس امت کا مجوس فرمایا ہے قدریہ وہ لوگ ہین جو تقدیر کا انکار کرتے ہین کہتے ہین بندہ اپنے افعال پر قادر مطلق ہے خود اپنے افعال کا خالق ہے اللہ تعالے کسی کے اندر حلول نہین کرتا یہہ حلول یعنی اوترنا اندر کسی شے کے دو طرح پر ہوتا ہے ایک طرح پانی جیسے پانی اندر کوزہ کے دوسرا سریانی جیسے رنگ و بو اندر پہول کے اللہ ان دونون طرح کے حلول و نزول سے کسی شے مین ساری مخلوقات وکائنات سے پاک ہے اسیطرح کوئی شے تمام مصنوعات مین سے اندر خدا کے دونون طرز مذکور پر حلول نہین کر سکتی ہے اللہ ہر شے کا محیط ہے یہہ احاطہ ذاتی ہے یعنی جسطرح کہ مناسب ولایق اوسکی ذات پاک کے ہے نہ ویسا احاطہ ہے جیسا کہین کسی مکان کا احاطہ کرتا ہے ان اللہ بکل شیئ محیط اللہ کو قرب ومعیت ہے ساتہہ اشیاء کے قال تعالے نحن اقرب الیہ من حبل الورید وقال تعالے ان اللہ مع الصابرین لکن یہہ احاطہ وقرب ایسا نہین ہے کہ ہمارا فہم ناقص اوسکو سمجہہ سکے کیونکہ وہ ہمارا مفہوم لائق اوسکی شان اقدس خداوندی کے نہین ہے

وز ہرچہ گفتہ ایم و شنیدیم و خواندہ ایم	اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم	مجلس تمام گشت و بہ پایان رسید عمر

بلکہ جو کچہہ کشف و شہود سے معلوم ہووے اللہ تعالے اوس سے بہی منزہ ومقدس ہے ایمان غیب پر لانا چاہیے کیونکہ جو کچہہ کہ مکشوف و مشہود ہوتا ہے وہ سب شبہہ ومثال ہے اوسکو نیچے کلمہ لا کے نفی کرے اوسکی ذات پاک کو وراء الوراء ثم وراء الوراء ثم وراء الوراء سمجہے یعنی اوسکو فقط اون صفتون سے پہچانا ہے جو اوسنے اپنے لئے قرآن پاک مین ذکر فرمائی ہین یا اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے واسطے اوسکے بیان کی ہین باقی الفاظ تنزیہ وتقدیس کے جو کہ تراشیدہ ما وشما ہین سب ہیچ در ہیچ و باد رہوا ہین لیس کمثلہ شیئ ولم یکن لہ کفوا احد وللہ المثل الاعلی بزرگان دین و حضرات شرع مبین نے یون ہی فرمایا ہے ہم ایمان لائے ہین اس بات پر کہ اللہ پاک محیط اشیاء ہے اور ہم سے نزدیک ہے کچہہ دور نہین ہے لکن ہمین معنی اس احاطہ وقرب ومعیت کے معلوم نہین ہین وہی اپنے ان اوصاف جلیلہ کی ماہیت وکیفیت کو جانے دوسرا کیا جانے اسیطرح مستوی ہونا اوسکا عرش پر اور گنجایش کرنا اوسکا دل مین مومن کے اور اوترنا اوسکا آخر ہر شب مین آسمان پائین پر جسطرح کہ احادیث ونصوص مین آیا ہے یا ذکر ہاتہہ پاؤن منہہ آنکہہ وغیرہ کا جسکے ساتہہ قرآن وحدیث ناطق ہے ہم اونکو نہین جانتے مگر بے شک ہم ان سب الفاظ پر ایمان لائے ہین معنی ظاہری یعنی جوارح واعضا پر اونکو محمول نہین کرتے ہین اور نہ قائل تاویل کے ہین تاویل کہتے ہین ایک معنی پر کسی بات کے جمانے کو بلکہ اونکی تاویل حوالہ علم الہی کرتے ہین تاکہ ایسا نہو کہ کہین ہم غیر حق کو حق سمجہہ لین بشر کو اللہ کی صفات وافعال مین سوائے جہل وحیرت کے اور کچہہ حصہ ونصیب نہین ہے بلکہ فرشتونکو بہی کچہہ بہرہ نہین ہے نصوص کا انکار کرنا یا تاویل کرنا جہل مرکب ہے

غیر ازین پے نبردہ اند کہ ہست	دور بینان بارگاہ الست

اللہ کے قرب ومعیت کی ایک طرح اور بہی ہے جو پہلی طرح سے سوائے مشارکت اسمی کے کچہہ شرکت نہین رکہتی ہے وہ طرح حصہ ہین خواص عباد اللہ کے ہے جیسے ملائکہ انبیاء اولیاء

اگرچہ عامۂ مومنین بہی اوس نوع قرب سے بے بہرۂ محض نہین ہین اس قرب کے درجے بے نہایت ہین یعنی کسی حد تک نہین ٹہیرتے ہین حضرت مولوی صاحب قدس سرہ نے فرمایا ہے

اے برادر بے نہایت درگہیست
ہرچہ بروی می رسی بروی مایست

خیر و شر و نفع و ضر جو کچھ وجود مین آتا ہے کفر و ایمان و طاعت و عصیان جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ سب اللہ ہی کے ارادے سے ہوتا ہے القدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین

چاہا ہم نے وہ لے نہ چاہا اوسنے
چاہا اوسکا ہوا ہمارا نہ ہوا

اللہ اللہ لکن بات اتنی ہے کہ اللہ پاک کفر و گناہ سے راضی نہین ہے اللہ نے اوس پر عذاب الیم مقرر کیا ہے طاعت و ایمان پر وعدہ ثواب و نعیم کا فرمایا ہے ارادہ و قصد اور چیز ہوتا ہے رضامندی و خوشنودی اور چیز ہوتی ہے

نعت

درود نامحدود و سلام غیر معدود حضرت محمد احمد محمود و آل و اصحاب مسعود پر نازل ہو اگر انبیاء علیہم السلام مبعوث نہوتے تو کسی شخص کو بھی کوئی رستہ ہدایت کا نہ ملتا نہ کوئی آدمی علوم حقہ تک پہونچتا

گر نہوتی ذات پاک انبیاء
حق سے باطل کسطرح ہوتا جدا

سارے نبی و رسول برحق ہین پہلے نبی وجود خارجی ہین آدم ابو البشر علیہ السلام ہین سب کے بعد سب سے افضل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین حضرت کی معراج اور رات کو مکہ سے مسجد اقصی تک جانا اور وہان سے آسمان ہفتم پر سدرۃ المنتہی تک پہونچنا حق ہے سدرہ زبان عربی مین بیر کے درخت کو کہتے ہین یہ ساتوین آسمان پر ہے اوس سے آگے کسی مخلوق کا گذر نہین ہو سکتا جبرئیل علیہ السلام نے کہا تھا

اگر یک سر موے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

آسمان سے جو کتابین سارے انبیاء پر اوتری ہین جیسے توریت انجیل زبور قرآن صحف ابراہیم وغیرہ وہ سب برحق ہین اللہ کی سب کتابون پر ایمان لانا چاہیے کیونکہ وہ کتابین جس زمانے مین اوتری تہین حق تہین اب فقط عمل کرنا قرآن شریف پر واجب ہے نہ اور کتابون پر کہ وہ منسوخ ہو چکی ہین خواہ اونمین تحریف معنوی ہوئی تہی یا لفظی یا دونون طرح کی لکن اس ایمان لانے مین لحاظ گنتی کا نکرے کیونکہ گنتی انبیاء و کتب کی کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہوئی ہے اگرچہ بعض احادیث ضعیفہ مین تعداد اونکی آئی ہے انبیاء سارے کبائر سے بالاتفاق اور صغائر سے نزدیک جمہور کے معصوم ہین لکن صدور زلات کا انبیاء سے نص کتاب و سنت ثابت ہے یہی راجح بہی ہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جو کچھ بدلیل قطعی و روایت صحیح صریح غیر منسوخ ثابت ہوا ہے اوسپر ایمان لانا فرض ہے کوئی بشر بے اسکے مومن نہین ہوتا ہے فرشتے اللہ کے معزز بندے ہین گناہون سے پاک صاف ہین مردی و زنی سے مبرا ہین کہانے پینے کے محتاج نہین ہین حاملان وحی حاملان عرش ہین جس کام پر مقرر ہین وہی کام کرتے ہین انبیاء و ملائکہ باوجودیکہ اشرف مخلوقات مقرب بارگاہ رب العزت ہین لکن مثل سائر مخلوقات کے کچھ علم و قدرت نہین رکہتے ہین مگر اوتنا علم و قدرت جو خدا نے اونکو دیا ہے سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا وقال تعالے ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وہ بہی اللہ کی ذات و صفات پر ویسے ہی ایمان لائے ہین جسطرح کہ سارے مسلمان ایمان لائے ہین معہذا دریافت کنہ الہی مین معترف بعجز و قصور ہین اداے حقوق بندگی مین بقدر وسعت و طاقت ناطق بشکر الہی ہین اللہ کے خلص بندے ہین اونکو صفات واجبی مین شریک کرنا یا عبادت مین شریک ٹہیرانا کفر ہے مثلا یہ جاننے کہ علی مرتضی یا امام حسین یا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہم کو رزاقی مین یا بیٹا دینے مین یا حاجات بر لانے مین یا شفاء بیمار مین یا غیب دانی مین یا ہر جگہ حاضر ناظر ہونے مین کچھ قدرت و مداخلت ہے و علی ہذا القیاس کافرون نے انبیاء کا

انکا لیا تھا سے وہ کافر ہو گئے اسیطرح نصاریٰ نے عیسیٰ کو یہود نے عزیر کو خدا کا بیٹا مشرکین
عرب نے ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں ٹھیرایا مشرکین عجم نے اولیاء کو ہمسر خدا سمجھا کافر ہو گئے انبیاء و ملائکہ
و اولیاء کو صفات الٰہی میں شریک ٹھیرانا بھی ... اسیطرح اولیاء کو صفات انبیاء میں بھی شریک نکرے جیسے صفت عصمت وغیرہ کیونکہ عصمت
سواے انبیاء و ملائکہ کے کسی دوسرے کے لیے صحابہ ہوں یا اہل بیت یا اولیاء شرعاً ثابت
نہیں ہے متابعت کو مقصور انبیاء پر کرے انبیاء کا اتباع ہر قول و فعل میں سب امت پر
فرض ہے اولیاء کی متابعت جسمیں متابعت انبیاء کی نہو کچھ فرض نہیں ہے حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے جو خبر دی ہے اوسپر ایمان لائے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اوسپر عمل کرے
جس کام سے منع کیا ہے اوسکے اردگرد نجاوے جس کسیکا قول و فعل حضرت کے قول فعل
سے سرمو مخالفت رکھتا ہو اوسکو رد کرے ٥

	دعوا کل قول عند قول محمد		فما آمن فی دینه کمخاطر	

حضرت نے خبر دی ہے کہ سوال منکر و نکیر کا قبر میں حق ہے قبر کا عذاب کافروں کو اور بعض گناہگاروں
کو ہوگا اوٹھنا بعد مرنے کے دن قیامت کو حق ہے نفخ صور واسطے مارنے اور جلانے مردوں
کے حق ہے آسمانوں کا پھٹنا تاروں کا بکھرنا پہاڑوں کا اوڑنا زمین کا نفخہ اولیٰ سے برباد
ہونا مردوں کا قبر سے نکلنا جہان کا بعد عدم کے پھر نئے سر سے پیدا ہونا نفخہ ثانیہ سے حق ہے
حساب کا ہونا دن قیامت کو اعضاء کا گواہی دینا اعمال کا ترازو میں تلنا صراط سے گزرنا
حق ہے صراط ایک پل ہے جو دوزخ کی پشت پر رکھا جاویگا تلوار کی دہار سے زیادہ تیز بال سے
زیادہ باریک ہوگا سب نیک بد اوسکے اوپر سے گزر کرینگے وان منکم الا واردها کان علی ربک
حتما مقضیا کوئی بجلی کیطرح گزر جائیگا کوئی ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کیطرح کوئی آہستہ چلیگا
پھر کوئی دوزخ میں بھی گر جاویگا شفاعت انبیاء اولیاء صلحاء کی واسطے گنہگاروں کے حق ہے
حضرت نے فرمایا ہے کہ میری شفاعت اوسکے لئے ہوگی جسنے شرک نہیں کیا ہے معلوم ہوا کہ جو کوئی
شرک کرتا ہے گو ایمان رکھتا ہو مسلمان کہلاتا ہو کلمہ پڑھتا ہو نماز روزہ حج زکوۃ بجا لاتا ہو اوسکی

شفاعت نہوگی جیسے گور پرست پیر پرست تعزیہ پرست راکھی پرست وغیرہم حوض کوثر حق ہے
پانی اوسکا دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں ہوگا اوسپر کوزے ہونگے جیسے تارے
جسنے اوسکا پانی پیا پھر کبھی وہ پیاسا نہوگا اللہ تعالیٰ چاہے تو گناہ کبیرہ کو بے توبہ کے بخشدے
اور اگر چاہے تو صغیرہ پر عذاب کرے ہاں جو کوئی اخلاص سے توبہ کرتا ہے اوسکا گناہ البتہ
موافق وعدہ الٰہی کے بخشدیا جاتا ہے اخلاص کی یہہ علامت ہے کہ گزشتہ پر سخت ندامت ہو
آیندہ کے لیے عزم بالجزم ہو کہ پھر میں وہ گناہ ہرگز نکرونگا پھر وہ توبہ اگر ترک فرائض سے ہے
تو اون فرضوں کی قضا ادا کرے اور اگر حقوق عباد سے ہے تو حقدار کو اوسکا حق دیدے
وہ نہو تو اوسکے وارثوں کو سپرد کرے یا اوس سے صراحت گناہ کی کرکے معاف کرالے اگر یہہ
بھی ممکن نہو تو محتاج مسلمانوں کو حقدار کیطرف سے دیدے یہہ بھی نہ بنے تو اپنے اور اوسکے لئے
توبہ و استغفار کرے اللهم اغفر لی و لهم کہے کہ ایک تدبیر واسطے مغفرت کے یہہ بھی ہے ایسا
نکرے کہ ان سب امور سے باز رہے فقط سیغفر لنا کہکر خاطر جمع ہو جاوے کفار ہمیشہ دوزخ
میں معذب رہیں گے مسلمان گنہگار اگر دوزخ میں گئے تو انجام کو جلد یا دیر میں البتہ باہر آکر بہشت میں
جاوینگے پھر ہمیشہ بہشت میں رہیں گے لیکن اسی شرط سے کہ شرک نہ کیا ہو اور اگر ہو گیا ہو تو اوس سے
توبہ نصوح کی ہو ورنہ کوئی رستہ نجات کا باقی نہیں ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک به و
یغفر ما دون ذلك لمن یشاء ریاکاری بھی ایکطرح کا شرک ہوتا ہے عبادت غیر بھی یقیناً
شرک ہے شرک چونٹی کی چال سے بھی زیادہ تر پنہان ہے خفی جلی ادنی اعلیٰ انواع شرک سے بچنا
اہتمام سے فرض ہے تفصیل اقسام شرک کی تقویۃ الایمان و دین خالص میں لکھی ہے کوئی مسلمان
ارتکاب گناہ کبیرہ سے کافر نہیں ہوتا ہے نہ ایمان سے باہر نکل جاتا ہے انواع عذاب دوزخ
جنکی خبر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دی ہے جیسے سانپ بچھو زنجیر طوق آگ گرم پانی
زقوم غسلین وغیرہ وہ سب حق ہیں ان اقسام کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے اسیطرح انواع
نعیم جنت جنکی خبر کتاب و سنت میں آئی ہے جیسے کھانا پینا حور قصور وغیرہ وہ بھی سب حق ہیں

بڑی عمدہ نعمت بہشت کی دیدار خدا ہے مسلمان اللہ پاک کو بہشت مین بے پردہ دیکھین گے اس
بحث سے کچھ حاصل نہین کہ وہ دیدار جہت و مقابلہ سے ہوگا یا بے کیف و بے مثال ہوگا قال تعالیٰ
وللہ المثل الاعلیٰ ایمان کہتے ہین دل سے تصدیق کرنے یا رغبت لانے کو ہمراہ تصدیق زبانی
کے لیکن تصدیق زبانی وقت ضرورت کے ساقط بھی ہوجاتی ہے الا من اکرہ وقلبہ مطمئن
بالایمان حضرت کے سب اصحاب عادل تھے اگر کسی سے اتفاقاً کوئی گناہ سرزد ہوگیا تھا تو تائب
ہوکر مغفور ہوگئے محدود ہوکر پاک صاف ٹھہر گئے وللہ الحمد نصوص متواترہ قرآن وحدیث
کی مدح صحابہ سے لبریز ہین قرآن مین آیا ہے کہ وہ باہم محبت و رحمت رکھتے تھے کفار پر سخت و درشت
تھے سو جو کوئی یہہ جانے کہ صحابہ آپسمین دشمن اور بے الفت تھے تو وہ منکر ہے قرآن کا اور جس
کسیکو اونپر غصہ آوے اور دلمین اون سے کینہ و بغض رکھے تو قرآن مین اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہے
لیغیظ بہم الکفار وہ تو حاملان وحی و اخبار راویان قرآن و آثار تھے صحابہ کا جو کوئی منکر
ہے اوسکو ایمان لانا قرآن و حدیث وغیرہ ایمانیات متواترات پر ممکن نہین ہے نصوص و صحابہ
کے اجماع سے یہہ بات ثابت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل صحابہ تھے پھر عمر فاروق سارے
اصحاب نے ابوبکر کو بہتر سمجھکر اون کی بیعت کی تھی پھر اونکے اشارہ سے عمر کو خلیفہ کیا تھا سب نے
افضلیت عمر پر اجماع کیا ہے بعد عمر کے تین روز تک باہم صحابہ کے مشورہ رہا کہ کسکو خلیفہ کرین
آخر عثمان کو افضل جانکر اونکی خلافت پر اجماع کیا بیعت بجا لائے بعد عثمان کے سارے مہاجرین
و انصار نے جو مدینۂ منورہ مین موجود تھے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بیعت کی جس کسی شخص نے
علی مرتضیٰ سے جھگڑا اوٹھایا لڑا بھڑا وہ مخطی ہے لیکن صحابہ کے ساتھہ بدگمان ہونا نہ چاہیے اونکے
جھگڑے قصون کو اچھے مطلب پر اوتارے ہکو تو یہہ چاہیے کہ ہم ہر ایک صحابی سے عقیدت او محبت
رکھین مالا بد منہ مین بعد اس سارے بیان کے اول سے تا آخر یہہ کہا ہے کہ یہہ عقائد مین
اہل حق کے انتہیٰ اس ترجمہ مین چند فقرات مناسب ہر مقام پر زیادہ ہوگئے ہین باقی بعینہ ترجمہ
اصل عبارت کا ہی کل عقائد کی گردآوری طریقہ اہل سنت و جماعت پر در رسالہ نفع العابدین کیگئی ہے

اما بعد روز چہارشنبہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۲۰۵ھ کو راقم راہ امیر حسن خان پیدا ہوا ہے اوسکے لئے یہہ رسالہ مختصر
لکھا کہ وہ بعد سن تمیز مکتب نشینی و اردو خوانی کے اسکو پڑھے سمجھے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس رسالہ
مین بیان احوال موت اور احوال اموات کا قبور مین لکھا گیا ہے **تصفیۃ المقدور علی**
نفثۃ المقبور نام رکھا گیا ہے یہہ سارا بیان بھی ترجمہ ہے رسالہ قاضی ثناء اللہ متوفی
۱۲۲۵ھ کا جسکو اونھون نے کتاب شرح الصدور شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ سے
اخذ کیا ہے کم و بیشی بعض مضامین کی اصل رسالہ پر جستہ جستہ کی گئی ہے باقی ترجمہ جون کا تون
ہے کتب سنت مین آیا ہے کہ انصار رضی اللہ عنہم کی یہہ عادت تھی کہ جب اونین کوئی بچہ پیدا
ہوکر بولنے لگتا تو سارے احکام اسلام سے پہلے اوسکو یہی سوال جواب منکر نکیر کا سکھاتے تھے کہ بعد
اگر عمر دراز نہ پاوے تو بعد کلمہ شہادت کے اتنا تو اوسے معلوم رہے سبحان اللہ ایک تو وہ لوگ
تھے ایک اسوقت کے لوگ ہین کہ بوڑھے ہوگئے ہین نہ عقیدہ جانتے ہین نہ کوئی خصلت حمیدہ
پہچانتے ہین موت کا یاد کرنا یا سوال جواب منکر نکیر کا سیکھنا کسکا حالانکہ موت ایک امر ضروری
ہے ہرگز کسی تدبیر و حیلہ سے نہین ٹلتی ہے اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ

نزلنا ھہنا ثم ارتحلنا
یظن المرء فی الدنیا خلودا

کذا الدنیا نزول وارتحال
خلود المرء فی الدنیا محال

موت کے یاد کرنے مین صدہا فائدے دین و دنیا کے ہین غفلت دور ہوتی ہے نعمت نعمت
جراحت راحت نظر آنے لگتی ہے نزول برکات ہوتا ہے خوف خاتمہ سے حسن خاتمہ نصیب ہوتا
ہے شوق دیدار الٰہی کا تہ دل سے اوٹھتا ہے مرنے کے ساتھہ ہی جان بندۂ مسلمان کی سامنے
جان آفرین کے جاتی ہے رنج و غصۂ دار فانی سے چھوٹ کر عیش و آرام جاودانی کو پہونچ جاتی ہے

ختم اللہ لنا بالحسنیٰ وما ذلک علیہ بعزیز

باب آغاز موت کا

حسن بصری کہتے ہین اللہ نے جب آدم اور ذریت آدم کو پیدا کیا تو فرشتون نے کہا زمین انکو گنجایش نکریگی فرمایا مینے انہین موت کو رکہا ہے کہا اب اونکو جینا گوارا نہو گا فرمایا اونکو طول امل دونگا رواہ ابن ابی شیبۃ مجاہد نے کہا کہ جب اللہ نے آدم کو زمین مین بہیجا فرمایا ابن للخراب ولد للموت یعنی گہر بنا ویران ہونے کو جن مرنے کو رواہ احمد ؏

الا یا صاحب القصر المعلی	ستدفن عن قریب فی التراب
لہ ملک ینادی کل یوم	لدوا للموت وابنوا للخراب
چیست دنیا خاکدان کہنہ ویرانۂ	غصہ جائے محنت آبادی ملامت خانۂ
ہر لئیمی [illegible]ئے ترک دنیا کے کند	سرفرازی کندسہ دریادلے مردانۂ

ف ابن مسعود نے کہا حضرت نے ایک خط مربع کہینچا پہر ایک اور خط اوسکے بیچمین اوسد ایک خط باہر نکلتا ہوا کہینچا پہر کچہہ خطوط چہوٹے چہوٹے طرف اوس خط درمیانی کے کہینچے اوستی طرف سے جسطرف وہ خط وسط تہا پہر فرمایا یہہ انسان ہے یہہ اوسکی اجل ہے یعنی موت جو اسکو گہیرے ہوئے ہے اور یہہ خط جو باہر نکلا ہوا ہے یہہ اوسکی امل ہے یعنی امید اور یہہ خطوط خرد اعراض ہین اگر یہہ خط اوس سے چوک گیا تو اوس خط نے نوچا اور اگر وہ خط چوک گیا تو اس خط نے اوسکو نوچا رواہ البخاری والترمذی صورت اون مجموع خطوط کی یون تہی -



انس کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے ایک خط یعنی لکیر کہینچ کر فرمایا یہہ انسان ہے اوسکے پاس ایک خط اور کہینچ کر کہا یہہ اوسکی اجل ہے ایک اور خط دور تر اوس سے کہینچکر فرمایا یہہ اوسکی امید ہے اس درمیان مین کہ وہ اس حال پر ہے ناگہان جو خط قریب تر ہے وہ آگیا یعنی موت رواہ البخاری والترمذی ابن عمر کہتے ہین حضرت نے میرے دونون کندہے پکڑکر فرمایا رہ تو دنیا مین جیسے کوئی غریب ہو یا مسافر ابن عمر کہا کرتے تہے جب تو شام کرے تو منتظر صبح کا مت رہ اور جب تو صبح کرے تو منتظر شام کا مت رہ اپنی صحت سے کچہہ اپنی بیماری کے لئے اور اپنی زندگی سے کچہہ اپنی موت کے لئے رکہہ

لیلہا اخرجہ البخاری ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ گن اپنی جان کو قبر والون مین سے بریدہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ کیا مثال ہے اسکی اور اسکی اور دو کنکریان اوٹہا کر پہینکین صحابہ نے کہا اللہ ورسول دانا تر ہین فرمایا یہہ اجل ہے یہہ امل ہے اخرجہ الترمذی ؏

بازی خور روزگار بودم ہمہ عمر	از بخت امید وار بودم ہمہ عمر
بے مایہ بفکر سود ماندم ہمہ جا	بے وعدہ در انتظار بودم ہمہ عمر

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے قطع عذر کردیا اللہ نے اوس آدمی سے جسکی موت مین دیر کی یہانتک کہ وہ ساٹہہ برس کو پہونچا اخرجہ البخاری واللفظ لہ ترمذی کا لفظ یہہ ہے عمرین میری امت کی درمیان ساٹہہ سال کے ستر سال تک ہین اونمین ایسے لوگ کم ہین جو ستر برس سے تجاوز کرتے ہین رزین کا لفظ یون ہے معترک منایا یعنی گرمی ہنگامۂ مرگ درمیان ساٹہہ ستر کے ہے اور جسکی اجل ہین اللہ نے دیر کی چالیس سال تک تو اوسکے عذر کو قطع کردیا ؏

چہل سال عمر عزیزت گذشت		مزاج تو از حال طفلی نگشت
اے کہ پنجاہ رفت ودر خوابی	؏	مگر این پنج روز دریابی

ف عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین گذرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجہپر اور مین مٹی لگاتا تہا ایک دیوار کو جو نرگل کی تہی کہا اے عبداللہ یہہ کیا ہے مینے کہا اس دیوار کو درست کرتا ہون فرمایا الامر ایسر من ذلک دوسری روایت مین یہہ ہے ما اری الامر الا اعجل من ذلک یعنی موت اس سے بہی زیادہ شتاب تر وآسان تر ہے رواہ ابوداؤد والترمذی انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ سارا نفقہ وصرفہ اللہ کی راہ مین ہے مگر بنیاد کہ اوسمین کچہہ خیر نہین ہے اخرجہ الترمذی دوسرا لفظ قصہ انصاری مین جسنے ایک اونچا قبہ بنایا تہا مرفوعاً یہہ ہے اما ان کل بناء وبال علی صاحبہ الا ما لا الا ما لا

یعنی مالا بد منہ رواہ ابوداؤد یعنی سن رکھو کہ ہر بنیاد وبال ہے صاحب بنیاد پر مگر جسقدر کہ ضروری ہے حدیث قیس بن ابی حازم مین خباب بن الارت سے آیا ہے مسلمان اجر پاتا ہے ہر شے مین جسکو خرچ کرتا ہے مگر وہ شے جسکو اس مٹی مین ملاتا ہے اخرجہ الشیخان معلوم ہوا کہ جو مال عمارت مین صرف ہوتا ہے اوسکا کچھ اجر نزدیک اللہ کے نہین ہے پہر جو حاجت سے زیادہ بنایا ہے وہ آخرت مین وبال ہوگا اللہم غفرا ط

	کار دنیا کسے تمام نہ کرد		ہر چہ گیرید مختصر گیرید	

باب تمنائے موت کا

مانگنا موت کا کسی رنج ومصیبت کی وجہ سے جائز نہین ہے صحیحین مین انس سے مرفوعاً آیا ہے تم آرزو موت کی کسی رنج کے سبب سے نکرو اگر ناچار ہو تو یون کہو اللہم احیینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی تیسیر الوصول مین یہہ حدیث انس سے یون آئی ہے تمنا نکرے کوئی تم مین کا موت کی بسبب کسی ضرر کے جو اوسکو پہونچا ہے پہر اگر کرے تو یون کہے اللہم الخ اخرجہ الخمسۃ مشکوۃ مین کہا ہے یہہ حدیث متفق علیہ ہے روایت نسائی مین قیس بن ابی حازم سے آیا ہے کہ مین پاس خباب کے گیا اونہون نے پیٹ مین سات داغ لگائے تہے کہا اگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمین منع نکیا ہوتا کہ ہم موت مانگین تو مین موت مانگتا

ف نہی مین تمنائے موت سے بہت حدیثین آئی ہین فرمایا تمنا نکرے کوئی تم مین موت کی اگر نیکوکار ہے شاید نیکی زیادہ کرے اور جو بدکار ہے شاید توبہ کرے باز آئے بخاری مین ابوہریرہ سے مرفوعاً اسیطرح آیا ہے دوسرا لفظ ابوہریرہ کا مرفوعاً یون ہے تمنا نکرے کوئی شخص تم مین مرنے کی اور نہ دعا مانگے موت کی پہلے اس سے کہ اوسکو موت آوے آئے کہ وہ جب مر جاتا ہے تو اوسکی امید منقطع ہوجاتی ہے اور زیادہ نہین کرتی مومن کو عمر اوسکی مگر خیر رواہ مسلم ابوبکر کہتے ہین ایک مرد نے کہا اے رسول خدا بہتر آدمی کون ہے فرمایا جسکی عمر بڑی ہو اور اوسکا عمل نیک ہو

پوچھا بدتر آدمی کون ہے فرمایا جسکی عمر بڑی ہو اور اوسکا عمل بد ہو رواہ الترمذی و والحاکم یہہ حدیث صحیح ہے ابوہریرہ کہتے ہین ایک مرد شہید ہوگیا تہا اوسکا بہائی بعد ایک کے مرا طلحہ نے خواب مین بہشت کو دیکھا اوسکے بہائی کو اوس شہید سے آگے پایا اس خواب کو ح سے کہا اور تعجب کیا فرمایا جو پیچھے مرا ہے کیا اوسنے ایک ماہ رمضان کے روزے نہین رکھے ا ایک سال کی نماز نہین پڑہی ہے رواہ احمد یعنی یہہ کچھ جگہہ تعجب کی نہین ہے ع دین مین اگر خوف فتنہ کا ہو تو آرزو موت کی کرنا جائز ہے دعائے نبوی مین آیا ہے واذا ا بقوم فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون یہہ بہی فرمایا ہے کہ تم مین کوئی شخص آرزو مو کی نکرے مگر اوسوقت کہ جب یہہ اعتماد ہو کہ عمل نیک کر گیا جابر مرفوعاً کہتے ہین تم تمنا نکرو مو کی ہول مطلع کا سخت ہے منجملہ سعادت کے ایک بات یہہ ہے کہ بندہ کی عمر بڑی ہو اللہ اوسکو انابت ورجوع روزی کرے رواہ احمد مطلع بضم میم وتشدید طاء وفتح لام اوسکو کہتے ہین کہ اونچی جگہہ سے نیچی جگہہ کی طرف جہانکین ابوامامہ کہتے ہین ہم پاس حضرت کے بیٹھے ہمکو وعظ کہہ رقت دلائی سعد بن ابی وقاص خوب روئے کہا کاش مین مر جاتا حضرت نے فرمایا اے سعد ت میرے پاس تمنا موت کی کرتا ہے تین باریون ہی فرمایا پہر کہا اے سعد اگر تو واسطے جنت کے پیدا کیا گیا ہے تو جتنی عمر تیری دراز ہوگی اور تیرا عمل نیک ہوگا وہ تیرے لئے بہتر ہے رواہ احمد

ف عبادہ بن صامت نے کہا حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی دوست رکہتا ہے اللہ کی ملاقات کو دوست رکہتا ہے اللہ اوسکی ملاقات کو اور جو کوئی مکروہ رکہتا ہے اللہ کی ملاقات کو تو مکروہ رکہتا ہے اللہ اوسکی ملاقات کو عائشہ نے یا کسی اور بی بی نے کہا ہمتو موت کو مکروہ سکتے ہین فرمایا یہہ بات نہین ہے لکن جب مومن کو موت آتی ہے تو اوسکو بشارت دیجاتی ہے اللہ کے رضوان وکرامت کی تب کوئی شے اوسکو زیادہ محبوب تر نہین ہوتی اوس چیز سے جو اوسکے آگے ہے پس دوست رکہتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور کافر کو جب موت آتی ہے تو بشارت دیاجاتا ہے اللہ کے عذاب وعقوبت کی تو کوئی شے مکروہ تر نہین ہوتی اوسکو اوس چیز سے

جو آگے اوسکے ہے اور مکروہ رکھتا ہے وہ اللہ کی ملاقات کو اور اللہ اوسکی ملاقات کو یہ حدیث متفق علیہ ہے ابو قتادہ کہتے تہے کہ حضرت پر ایک جنازہ گزرا فرمایا مستریح ہے یا مستراح منہ صحابہ نے کہا مستریح و مستراح منہ کیا ہے فرمایا بندہ مومن استراحت و آرام پاتا ہے تکلیف و ایذاے دنیا سے طرف رحمت خدا کے اور فاجر آدمی سے بندے اور شہر اور درخت و دواب راحت پاتے ہین متفق علیہ شاعر نے کہا ہے ؎

تو چنان زی کہ چو میری برہی	نہ چنان گر تو بمیری برہند

حافظ شیرازی کہتے ہین ؎

چنان بزی کہ اگر خاک رہ شوی کس را	غبار خاطر از رہگذار ما نرسد

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

یاد داری کہ وقت زادن تو	ہمہ خندان بدند و تو گریان
آنچنان زی کہ وقت مردن تو	ہمہ گریان بوند و تو خندان
ولدتك امك یا ابن آدم باكیاً	والناس حولك یضحكون سرورا
فاجهد لنفسك ان تكون اذا بكوا	فی یوم موتك ضاحكا مسرورا

ف قرآن پاک مین فرمایا ہے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلهم كالذین آمنوا وعملوا الصالحات سواء محیاهم ومماتهم ساء ما یحكمون یعنی کیا ان بدکار لوگونکو یہ خیال ہے کہ ہم اونکو برابر نیک کام والون کے کردینگے برابر ہے جینا مرنا اونکا کیا برا حکم لگاتے ہین مطلب یہ ہوا کہ بدون اور نیکون کا مرنا یکسان نہین ہے بد لوگ جیین یا مرین اونکے جینے کی نہ کچہ خوشی و فائدہ ہے نہ اونکے مرنے سے کچہ رنج و نقصان ہے خوشی تو نیک لوگون کے جینے کی چاہیے اور نہین کے مرنے کا رنج بہی کرے قوم موسیٰ علیہ السلام کے ستر ہزار فساق جب عذاب الٰہی سے ہلاک ہوگئے اور موسیٰ نے افسوس کیا تو اللہ نے اونکو فرمایا فلا تاس علی القوم الفاسقین یعنی انپر کچہ افسوس نکر تمرد والون کے حق مین جو بڑے فاسق نابکار تہے قوم موسیٰ کو

یہ ارشاد کیا سأریكم دار الفاسقین یعنی اب ہم تمکو فاسقون کے گہر دکہلائینگے حدیث جابر مین آیا ہے کہ تین دن پہلے وفات سے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یون فرمایا نہ مرے کوئی تمہارا مگر وہ نیک گمان رکہتا ہو ساتہ اللہ کے رواہ مسلم معاذ بن جبل نے کہا حضرت نے فرمایا ہے اگر تم کہو تو مین خبر دون تمکو اوس بات کی جو سب سے پہلے اللہ مومنون سے دن قیامت کو کہیگا اور جو بات سب سے پہلے وہ اللہ سے کہینگے کہا ہان فرمایا اللہ ایمان والون سے کہیگا کیا تم میرا ملنا چاہتے تہے وہ کہینگے ہان اے رب فرماوے گا کس لیے وہ کہینگے ہم امید رکہتے تہے تیری عفو و مغفرت کی اللہ کہیگا واجب ہوگئی میری مغفرت تمہارے لیے رواہ فی شرح السنۃ وابو نعیم فی الحلیہ ایمان درمیان خوف و رجا کے ہوتا ہے زندگی مین خوف کا غلبہ چاہیے مرتے دم امید قوی ہوجاوے حدیث مین آیا ہے انا عند ظن عبدی بی مدار خاتمہ کا حسن و سوء ظن پر ہے انس نے کہا آئے حضرت پاس ایک جوان کے وہ موت مین تہا فرمایا تو آپکو کیسا پاتا ہے کہا امید رکہتا ہون اللہ سے اور ڈرتا ہون اپنے گناہون سے فرمایا جمع نہین ہوتین یہ دونون باتین دل مین کسی بندہ کے ایسی جگہہ مین مگر دیتا [illegible] اوسکو امید اوسکی اور امن بخشتا ہے خوف سے رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی هذا حدیث غریب ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین بہت یاد کرتے رہو ہاذم لذات یعنی موت کو رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ موت کے یاد رکہنے سے دنیا کی مصیبتین سہل و سہاں پڑجاتی ہین حرص و طمع عیاشی جاتی رہتی ہے ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے شرماؤ اللہ سے خوب کہا ہم تو اللہ سے خوب شرماتے ہین الحمد للہ فرمایا یہ بات نہین ہے جو کوئی اللہ سے شرمائے اوسکو چاہیے کہ وہ نگاہ رکہے سر کو اور جو اوسنے یاد کیا ہے اور نگاہ رکہے پیٹ کو اور جو اوسنے جمع کیا ہے اور یاد کرے موت اور بوسیدگی کو جو کوئی ارادہ کرے آخرت کا وہ ترک کرے زینت دنیا کو جسنے یہ کام کیا وہ اللہ سے خوب شرمایا رواہ احمد والترمذی وقال هذا حدیث غریب ف بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عمرو سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ موت تحفہ ہے مومن کا طیبی نے

کہا ہے یہہ اسلئے کہ موت ایک ذریعہ ہے وصول کا طرف سعادات کبریٰ کے ایک وسیلہ ہے طرف حصول درجات علیا کے موت مومن کو نعیم ابدی تک پہونچا دیتی ہے ایک گھر سے طرف دوسرے گھر کے لیجاتی ہے اگرچہ ظاہر مین فنا و اضمحلال ہے لیکن حقیقت مین ولادت ثانی ہے ایک دروازہ ہے بہشت کا اگر موت نہوتی تو جنت کیونکر ملتی تحفہ کہتے ہین عمدہ میوے کو یہہ لفظ کبھی غیر ناکہہ مین بھی مستعمل ہوتا ہے مراد یہہ ہے کہ جو خیر نزدیک اللہ کے ہے اوس تک اسی موت سے پہونچنا ہوتا ہے بے مرے اللہ کا دیدار بھی نصیب نہین ہوتا ۵

بے فنای خود میسر نیست دیدار شما	میفروشد خویش را اول خریدار شما

جابر و امام حسین و عایشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ موت غنیمت ہے مومن کی ریحانہ ہے مومن کا تحفہ ہے بریدہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہے مومن مرتا ہے عرق پیشانی سے رواہ الترمذی و ابن ماجۃ والنسائی یہہ کنایہ ہے اس بات سے کہ موت مین سختی ہوتی ہے تا کہ گناہون سے صاف ہوجاوے یا درجے بلند ہون یا یہہ مطلب ہے کہ [illegible] طلب حلال و ریاضت عبادت مین جد و کد کرتا رہتا ہے ابن سیرین نے کہا عرق [illegible] ایک علامت ہے جو وقت موت کے ظاہر ہوتی ہے یا یہہ مراد ہے کہ مومن پر کچھہ سختی نہین ہوتی مگر یہی پسینا نکلنا ماتھے سے عبید اللہ بن خالد کا لفظ مرفوعا یون ہے موت ناگہان ایک پکڑ ہے غصے کی رواہ ابو داؤد یعنی یہہ ایک نشانی ہے اللہ کے غضب کی کہ اوسکو اتنا نچھوڑا کہ وہ آخرت کے لئے کچھہ تیاری کرتا تائب ہوتا شاید یہہ بات واسطے کافر کے ہے اسلئے کہ بیہقی نے شعب الایمان مین رزین نے اپنی کتاب مین یون روایت کیا ہے اخذۃ الاسف للکافر و رحمۃ للمومن یعنی مرگ مفاجات حق مین کافر کے غضب ہے حق مین مومن کے رحمت ہے و للہ الحمد ف بزرگون نے کبھی شوق لقاء خدا مین تمنا موت کی بھی کی ہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وقت وفات شریف کے فرمایا تھا الحقنی بالرفیق الاعلی یوسف علیہ السلام نے کہا تھا توفنی مسلما والحقنی بالصالحین حدیث ابو مالک اشعری مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اے اللہ دوست کردے موت کو اوسکے لئے

جو کوئی مجھکو تیرا رسول جانتا ہے رواہ الطبرانی مولوی رومؒ فرماتے ہین ۵

من شوم عریان ز تن او از خیال	تا خرامم در نهایات الوصال

فصل

قرطبی نے کہا حدیث مین آیا ہے کہ بعض انبیاء نے ملک الموت سے کہا کہ تو آنے سے پہلے کسی کو کیون نہین بھیجدیتا کہ لوگ ہوشیار ہوجاوین اوسنے کہا واللہ میرے آنے سے پہلے کئی چیزین آتی ہین اور آگاہ کرتی ہین بیماری بڑہاپا تغیر کان آنکھہ کا پھر بھی اگر مجھے یاد نہین کرتا ہے اور تائب نہین ہوتا تو مین وقت مرگ کے پکار کر کہدیتا ہون کہ کیا مجھہ سے پہلے رسول بعد رسول کے اور نذیر بعد نذیر کے نہین آے اب مین خود رسول و نذیر ہون میرے بعد اب کوئی قاصد یا ڈرانیوالا نہین آویگا ۵ .

موے سفید از اجل آرد پیام	پشت خم از مرگ بگوید سلام

حدیث صحیح مین ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو اللہ نے ساٹھہ برس کی عمر دی اوسکے لئے کوئی عذر باقی نہ چھوڑا عبد اللہ بن شخیر نے مرفوعا کہا ابن آدم اور اوسکے پہلو مین ننانوے بلائین مہلک ہین اگر وہ [illegible] ان سے چوک گئین تو بڑہاپے مین پڑا مرتے [illegible] تک رواہ الترمذی [illegible] هذا حدیث غریب

باب بیان مین خاتمہ نیک و بد کے

انس مرفوعا کہتے ہین اللہ جس بندے سے ارادہ نیکی کا کرتا ہے تو مرنے سے پہلے اوس سے نیک کام کراتا ہے رواہ الترمذی والحاکم عمرو بن جموح کی روایت مین اتنا اور زیادہ آیا ہے یہانتک کہ ہمسایہ اوسکے راضی ہوتے ہین اوس سے رواہ احمد والحاکم معلوم ہوا کہ مرنے سے پہلے کوئی عمل صالح کرنا ہمسایہ کو راضی رکہنا موجب خاتمہ خیر کا ہے عایشہ کہتی ہین

حضرت نے فرمایا ہے جب اللہ تعالے ارادہ نیکی کا کرتا ہے تو ایک سال پہلے مرنے سے فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ اوسکا کام محکم کردے ایسی توفیق دے کہ وہ بہت اچھے وقت پر مرے سو جب موت آتی ہے اور بندہ وہ چیز دیکھتا ہے جو اللہ نے اوسکے لئے تیار کر رکھی ہے تو اوسکی جان ارادہ نکلنے کا کرتی ہے حرص سے اور وہ اللہ سے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اوسکا ملنا چاہتا ہے اور جب اللہ کسی بندے سے ارادہ بدی کا کرتا ہے تو ایک سال پہلے اوسکے مرنے سے ایک شیطان کو اوسپر مسلط فرما دیتا ہے تاکہ وہ اوسکو مرتے دم تک گمراہ کرے اور وہ برے وقت مین مرے سو جب اوسکو موت آتی ہے اور جو عذاب اللہ نے اوسکے لئے مہیا کر رکھا ہے اوسے دیکھتا ہے تو جان چھپاتا ہے جان کا نکلنا مکروہ رکھتا ہے اللہ سے ملنے کو ناخوش جانتا ہے اللہ بھی اوسکا ملنا نہین چاہتا **ف** بعض علما نے کہا ہے اسباب خاتمہ بد کے چار ہین ایک سستی کرنا نماز مین دوسرا پینا شراب کا تیسرے ایذا دینا مسلمانون کو چوتھے نافرمانی کرنا ماں باپ کی یہہ حدیث اوپر گزر چکی ہے کہ مومن عرق پیشانی سے مرتا ہے رواہ الترمذی والحاکم وصححہ عن بریدۃ حضرت نے فرمایا وقت نزع کے اگر ماتھے سے پسینا بہی اور آنکھون سے آنسو نکلین اور پرہ بینی فراخ ہو جاوے تو اوسپر اللہ کی رحمت [illegible] اوراگر گلے سے آواز اونٹ گلوگرفتہ کیطرح نکلے اور رنگ بدل جاوے اور دونون [illegible] گغضب کی کہ اوسپر نازل ہوئی اور ہونٹ اینٹہ جاوین تو یہہ اللہ کا عذاب ہے جو اوسپر اوترا [illegible] مرسلا کا لفظ مرفوعا [illegible] رواہ الترمذی عن سلمان الفارسی ابن مسعود مرفوعا کہتے ہین کوئی مسلمان نہین ہے جس سے کوئی گناہ نہوا ہو عوض اوسکے رنج وسختی دنیا مین ہوتی ہے جو کچھ باقی رہجاتا ہے سختی موت کی اوسکا بدلا ہے رواہ البیہقی **ف** موت کی سختی مومن وکافر دونون کو ہوتی ہے مومن کے لئے رحمت ہے گناہ کا کفارہ ہے درجے بلند ہوتے ہین اور کافر کے لئے پہلی سختی ہے جو اوسکو پہونچتی ہے کبھی یہہ بھی ہوتا ہے کہ کافر پر بسبب بعض اعمال نیک کے وقت مرگ کے کہ آخر ایام دنیا ہے آسانی کیجاتی ہے یہہ مضمون حدیث ابن مسعود مین نزدیک طبرانی کے

مرفوعا آیا ہے وہب دینوری کا لفظ یہہ ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے مین کسیکو دنیا سے باہر نہین نکالتا اتنی بات ہے کہ جسکے حق مین رحمت کرنا چاہتا ہون بعوض ہر گناہ کے بیماری اوسکی مصیبت گہر والون مین اور تنگی معاش ورزق کی کرتا ہون اسپر بہی اگر کچھ گناہ اوسکے باقی رہ جاتے ہین تو مرتے وقت سختی کرتا ہون تاکہ گناہون سے پاک ہو کر مرے جیسا کہ دن ولادت کے تہا اور اگر اوسکے حق مین عذاب کرنا چاہتا ہون تو عوض ہر نیکی کے صحت بدن فراخی رزق راحت زندگانی وامن دیتا ہون اگر کچھ حسنات مین سے باقی رہجاتا ہے تو موت کو اوسپر آسان کر دیتا ہون تاکہ ایسا مرے کہ اوسکے لئے کوئی نیکی بہی نہو جو اوسکو آگ سے پناہ دے مطلب یہہ ٹہیرا کہ سہولت مرگ کافر فاجر کی اور شدت مرگ مومن صالح کی کبہی بغرض مذکور ہوتی ہے حدیث جابر مین مرفوعا آیا ہے عافیت والے دن قیامت کے جبکہ اہل بلا کو ثواب بلا دیا جاویگا یہہ تمنا کرینگے کہ کاش اونکی کہال دنیا مین مقراض سے کتری جاتی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب **ہ**

نشتر روئی دل تنگ مادر واکرد | خدا دراز کند عمر زخم کاری ما

ابن ماجہ مین عایشہ سے مرفوعا آیا ہے کہ مسلمان کو ہر چیز مین ثواب ملتا ہے یہانتک کہ اوس سختی مین جو وقت مرگ کے ہوتی ہے وللہ الحمد حسن بصری مرفوعا کہتے ہین موت کی سختی بقدر تین سو ضرب تلوار کے ہوتی ہے رواہ ابن ابی الدنیا نیز علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ ہزار ضرب تیغ آسان تر ہین موت سے اسیطرح انس سے مرفوعا نزدیک خطیب کے بہی آیا ہے ہان شہید کو الم موت کا نہین ہوتا ہے مگر مثل کہجلانے کے ناخن سے اسکو خطیب قتادہ سے مرفوعا روایت کیا ہے عایشہ کہتی ہین مجہکو کسی شخص پر سہولت موت کا رشک نہین آتا ہے جب سے کہ مینے شدت موت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا ہے رواہ الترمذی والنسائی دوسرا لفظ یہہ ہے دیکہا مینے حضرت کو اور وہ موت مین تہے اونکے پاس ایک پیالہ پانی کا رکہا تہا اوسمین ہاتہہ ڈالکر چہرہ مبارک پر پہیرتے پہر کہتے اللہم اعنی علی منکرات الموت

اوسکرات الموت رواه الترمذی و ابن ماجة ؛

باب آدمی مرتے دم کیا کہے اور اوسکے پاس کیا کہا جاے

سعد بن ابی وقاص کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جسنے مرض مین چالیس بار لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کہا اگر اوس بیماری مین مرجاویگا تو شہید کا ثواب پاویگا اور اگر تندرست ہوجاویگا تو اوسکے گناه بخشدیے جاوینگے رواه الحاکم مروزی بکر بن عبد الله مزنی سے راوی ہین کہ جسکے پاس ملک الموت آیا اور وه باوضو تھا تو اوسکو ثواب شہادت کا دیا جاتا ہے احمد و حاکم مرفوعًا کہتے ہین جسکا آخر کلام لا اله الا الله ہوگا وه بہشت مین جاویگا رواه ابو داؤد عن معاذ بن جبل ایضًا ط

رفت نوآب و ہمان کلمۂ توحید بلب ‖ کس ندیده استاز گیتی سفر

عثمان رضی الله عنه کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا جو مرا اور وه جانتا ہے کہ لا اله الا الله تو داخل ہوگا جنت مین رواه مسلم ابو ذر کہتے ہین مین پاس حضرت کے گیا آپ ایک سفید کپڑا اوڑہے ہوئے سوتے تھے پھر دوباره گیا جاگ اوٹھے تھے فرمایا نہین ہے کوئی بنده جو کہے لا اله الا الله پھر اسی کلمہ پر مرجاے مگر جائیگا جنت مین مینے کہا گو اوسنے زنا چوری کی ہو فرمایا گو زنا چوری کی ہو مینے کہا اگرچہ زانی و سارق ہو فرمایا اگرچہ زانی و سارق ہو مینے کہا گو اوسنے زنا کیا ہو یا چوری کی ہے فرمایا ہان گو اوسنے زنا کیا یا چوری کی ہے گرد آلوده ہو ناک ابو ذر کی ابو ذر جب اس حدیث کو روایت کرتے تو کہتے وان رغم انف ابی ذر متفق علیه مطلب یہہ ٹھیرا کہ جس بنده سے گناه ہوگیا ہے تو وه نا امید نہو جب بعد توبہ کے کلمہ کہتا ہوا مریگا یا سچے دل سے معتقد کلمہ کا ہوگا تو مغفور ہوکر بہشت مین جائیگا و لله الحمد زنا و چوری کا ذکر خاصکر اسلیے کیا کہ گناه یا حق خدا کا ہے جیسے زنا یا حق عباد کا ہے جیسے چوری معلوم ہوا کہ کلمہ ہر طرح کے گناہون کو مٹا دیتا ہے خصوصًا جس وقت کہ موت اسی کلمہ پر آئے اللهم ارزقنا ط

امید ہست دم مرگ از لب نوآب ‖ برآید اشهد ان لا اله الا

حدیث عباده بن صامت بھی اسی کی مؤید ہے حضرت نے فرمایا ہے جسنے گواہی دی اس کہ لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله وان عیسی عبد ورسوله وابن امته وکلمته القاها الی مریم وروح منه والجنة والنار تو داخل کریگا اوسکو الله جنت مین اوسکا عمل کیسا ہی کیون نہو متفق علیه یعنی نیک تھوڑا یا بہت اقرار مین جنت و دوزخ کے اقرار ہے قیامت کا ف ابو سعید و ابو ہریره ہین حضرت نے فرمایا ہے تم یاد دلاؤ اپنے مردونکو لا اله الا الله رواه مسلم مراد مرده سے اسجگہہ وه ہے جو مرنے کو ہو رہا ہے اوسکی موت آگئی ہے ام سلمہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جب ہو تم پاس بیمار یا مرده کے تو اچھی بات کہو فرشتے آمین کہتے ہین تمہاری بات پر رواه مسلم حدیث ابو اوفی مین آیا ہے کہ سامنے حضرت کے ایک لڑکی کو لا اله الا الله یاد دلایا وه نہ کہ سکا یعنی بسبب نافرمانی والدین کے پھر جب اوسکی مان راضی ہوئی تو اوسنے یہہ کلمہ کہا حضرت نے فرمایا الحمد لله الذی انقذه بی من النار رواه البیهقی فی شعب الایمان یعنی شکر ہے خدا کا کہ الله نے میرے سبب سے اوسکو آگ دوزخ سے بچادیا ابن عساکر عبد الله مباری سے راوی ہین کہ ایک مرد سے کہا لا اله الا الله کہہ اوسنے کہا مین نہین کہہ سکتا مین ایسی قوم کے پاس تھا جو مجھکو حکم کرتے ابو بکر و عمر کو برا کہنے کا انتہی صحابہ پر جسکو غصہ آوے اوسپر قرآن مین اطلاق کفر کا آیا ہے پھر وه صحابہ جو افضل اصحاب ہین اونکا برا کہنے والا اگر ایمان پر نہ مرے تو کچھ جگہ تعجب کی نہین ہے ط

دشنام بمذہبے کہ طاعت باشد ‖ طاعت معلوم و اہل طاعت معلوم

حدیث عبد الله بن جعفر مین مرفوعًا آیا ہے یاد دلاؤ اپنے مردونکو لا اله الا الله الحلیم الکریم سبحان الله رب العرش العظیم الحمد لله رب العالمین کہا لوگون نے یا رسول خدا یہہ کلمہ اگر زندون کو بھی سکھائین تو کیسا ہے فرمایا بہت ہی خوب ہے رواه ابن ماجة ؛

فصل

معقل بن یسار مرفوعاً کہتے ہیں پڑہو سورۂ یٰس اپنے مردون پر رواہ احمد وابو داؤد و
ابن ماجۃ ابوالدرداء کا لفظ یہہ ہے کہ جس مردے کے سر پر یٰسن پڑہی جاتی ہے اللہ موت
کو اوسپر آسان کردیتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا والدیلمی شعبی نے کہا انصار نزدیک مردہ کے
سورۂ بقرہ پڑہا کرتے تھے رواہ ابن ابی شیبۃ جابر بن زید وقت حضوریت کے پڑہنا
سورہ رعد کا دوست رکہتے تھے اسلئے کہ اوس سے موت آسان ہوجاتی ہے لوگ سامنے
حضرت کے ایک ساعت پہلے مرنے سے کسی کے یہہ دعا پڑہتے تھے اللھم اغفر لفلان بن
فلانۃ وبرد علیہ مضجعہ ووسع علیہ فی قبرہ واعطہ الراحۃ بعد الموت والحقہ
بنبیہ وتول نفسہ وصعد روحہ فی ارواح الصالحین واجمع بیننا و بینہ فی
دار یبقی فیھا الصحۃ واذھب عنا النصب واللغوب پہر حضرت پر درود بہیجتے اور اس
دعا کو مکرر پڑہتے رہتے یہانتک کہ روح قبض ہووے معنی یہہ ہوئے کہ اے اللہ بخشدے گناہ
فلان شخص پسر فلان عورت کو اور اس جگہہ پر نام اوس آدمی کا لیتے مثلاً یون کہتے کہ اے اللہ
بخشدے تو صدیق حسن ابن فلانہ کو اور ٹہنڈا کردے اوسکی خوابگاہ کو اور کشادگی دے اوسکی
قبر مین اور آرام دے اوسکو بعد موت کے اور ملا اوسکو اپنے رسول مقبول سے اور کارساز
ہو اوسکی ذات کا اور پہونچا اوسکی روح کو ارواح صلحا مین اور جمع کر ہمکو اور اوسکو اوس گہر
مین جسمین صحت باقی رہتی ہے یعنی ہم اور وہ بہشت مین یکجا فراہم ہون اور دور کر ہم سے رنج
ومشقت کو یہہ الفاظ اس دعا کے کیا خوب ہین اگر کوئی مسلمان یاد رکہے اور وقت پر عمل مین لاوے
ام سلمہ کہتی ہین نزدیک محتضر کے یون کہنا چاہیے سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین
رواہ ابن ابی شیبۃ حضرت نے فرمایا فرشتے نزدیک مردے کے آکر آمین کہتے ہین اوسپر جو کچہہ کہ گہر والے
میت کے اپنے مونہہ سے نکالتے ہین پہر فرمایا اللھم ارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ

فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یوم الدین رواہ الطبرانی معلوم ہوا کہ یہہ دعا بہی
قبل نکلنے جان کے تہی وہ دعائین اور ہین جو نماز جنازہ مین پڑہی جاتی ہین ؛

باب

ملک الموت اور اونکے مددگارونکا حال کیا ہی

ابن عباس نے کہا جب اللہ نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا ملک الموت نے اذن چاہا کہ مین جاکر ابراہیم
کو بشارت دون اذن ہوا اونہون نے آکر خوشخبری سنائی ابراہیم نے حمد خدا کی پہر کہا اے
ملک الموت تم ارواح کافرونکی کسطرح پر قبض کرتے ہو کہا تم نہین دیکہہ سکتے کہا مین دیکہہ سکونگا
کہا اچہا میری طرف سے منہہ پہیرو منہہ پہیر کر جو دیکہا تو ایک کالا آدمی جسکا سر آسمان تک ہے نظر
آیا اوسکے منہہ سے آگ کے شعلے نکلتے تہے جو بال بدن پر تہا وہ بصورت ایک مرد کے تہا جسکے
دہان اور ہر مسام سے لپٹ آگ کی نکلتی تہی ابراہیم علیہ السلام بیہوش ہوگئے جب افاقہ ہوا تو ملک الموت
کو اصلی صورت پر دیکہکر کہا اے ملک الموت اگر کافر کو کچہہ رنج وبلا نہو تو یہی تمہارا دیکہنا اوسکو کفایت
کرتا ہے پہر کہا بہلا مجہے دکہاؤ کہ روح مومن کی کسطرح نکالتے ہو کہا اچہا منہہ پہیرو منہہ پہیر کر
جو دیکہا تو ایک جوان نہایت حسین وجمیل وخوشبودار اچہے سفید کپڑے پاکیزہ پہنے ہوئے
پایا کہا اے ملک الموت مسلمان کو اگر مرتے دم کچہہ راحت وکرامت نہو تو یہی تمہاری صورت
دیکہنا اوسکو کافی ہے رواہ ابن ابی الدنیا ابن ابی حاتم زہیر بن محمد سے اور ابن ابی الدنیا
کعب احبار سے مرفوعاً راوی ہین کہ حضرت سے پوچہا ملک الموت تو ایک ہے مگر لوگ صفون مین
لڑائیونکی جو مشرق مغرب مین یا درمیان لوگون کے مرتے ہین فرمایا اللہ پاک نے ساری دنیا
کو واسطے ملک الموت کے یکجا جمع کردیا ہے جسطرح کہ سامنے کسی شخص کے تم مین سے ایک طشت
رکہا ہو معمر کا لفظ یہہ ہے کہ ملک الموت کسی انسان کی اجل کو نہین جانتا جب تک کہ حکم قبض
روح کا نہین ہوتا ہے رواہ احمد ابن جریج نے کہا ملک الموت کو حکم ہوتا ہے کہ فلان شخص کو

فلان وقت قبض کر۔ رواہ ابن ابی الدنیا مجاہد نے کہا تمام روے زمین نزدیک ملک الموت کے طشت کی طرح پر ہے جس جگہہ سے چاہتا ہے اوٹھا لیتا ہے اوسکے پیشکار مددگار ہین جو جان قبض کرتے ہین پھر اونسے ملک الموت لے لیتا ہے۔ رواہ ابو نعیم ابن عباس کہتے ہین ہمراہ ملک الموت کے فرشتے رحمت اور عذاب کے رہتے ہین وہ جان پاک کو قبض کرکے سپرد ملائکہ رحمت کے کردیتا ہے جان خبیث کو نکالکر حوالہ ملائکہ عذاب کے کرتا ہے۔ رواہ جویبر فی تفسیرہ وہ فرشتے اعوان ملک الموت کہلاتے ہین روح کو اون سے ملک الموت لے لیتا ہے یہی قول ہے نخعی کا ابن وہب نے کہا جو فرشتے ہمراہ آدمیون کے رہتے ہین وہی اوسکی اجل کو لکھتے ہین وہی روح کو قبض کرکے ملک الموت کو سونپ دیتے ہین ملک الموت اونکا رئیس ہے حارث بن خزریح نے کہا حضرت نے ملک الموت کو نزدیک سر ایک مرد انصاری کے دیکھکر فرمایا اے ملک الموت ہمارے اس دوست کے ساتھہ رفق و مہربانی کر کہ یہہ مسلمان ہے اوسنے کہا تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہو کہ مین ہر مسلمان کے ساتھہ نرمی و مہربانی کرتا ہون اور سن رکھو کہ جب مین روح ابن آدم کو قبض کرتا ہون اور گھر والے رونے لگتے ہین تو مین دروازہ گھر پر کھڑا ہوکر اونسے یہہ بات کہتا ہون اور وہ روح میرے پاس ہوتی ہے کہ اے رونے والو قسم ہے خدا کی مینے اوسپر کچھہ ظلم نہین کیا ہے نہ اوسکی موت مین جلدی و شتابی کی ہے مجھکو اوسکی جان نکالنے مین کوئی گناہ نہین ہے تم اگر حکم خدا پر راضی رہوگے تو ثواب پاؤگے اور اگر ناخوش ہوگے گنہگار رہوگے بیشک مجھکو تمہارے پاس پھر آنا ہے ہوشیار رہو کوئی گھر نہین ہے اوجاڑ پر انکن مین اودہر متوجہ رہتا ہون رات دن تاکہ ہر چھوٹے بڑے کو پہچانتا رہون اون سے بھی زیادہ تر قسم ہے خدا کی اگر مین چاہون کہ ایک پشہ کی جان قبض کرون تو نہین کرسکتا جب تک کہ خدا اذن نہ دے۔ رواہ الطبرانی وابن مندہ قرآن شریف مین فرمایا ہے وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا موجلا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا ہے کہ ملک الموت اوقات نماز مین لوگون پر متوجہ ہوتا ہے جب وقت موت کا آتا ہے تو اوس شخص پر جو نماز پنجگانہ کی محافظت رکھتا تھا متوجہ ہوکر

شیاطین کو اوس شخص سے دور کرتا ہے اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تلقین کرتا ہے حدیث ابی امامہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قبض کرنا ارواح کا سپرد ملک الموت کے کیا ہے مگر ارواح شہداء بحر کہ اونکو خود قبض کرتا ہے یعنی جو لوگ واسطے حج وغیرہ کے جہاز سوار ہوتے ہین اور دریا مین ڈوب کر مرجاتے ہین اونکی روح بلا واسطہ ملک الموت قبض کیجاتی ہے خود اللہ پاک متکفل قبض ہوتا ہے زہے سعادت ؎

عمر بگذشت بحر دمی اگر روز پسین		ختم بر دولت دیدار شود باکے نیست

فصل

حدیث مرفوع اور موقوف مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا شب نصف شعبان مین جو لوگ اوس سال مین مرنے والے ہین اونکے نام لکھے جاتے ہین کوئی شخص نکاح کرتا ہے کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے حالانکہ اوسکا نام اموات مین ہوتا ہے ملک الموت کو وحی کیجاتی ہے کہ اس سال مین فلان لوگ مرینگے تم اونکی روح قبض کرو عقبہ بن عامر کہتے ہین سب سے پہلے جو آدمی کی موت کو معلوم کرلیتا ہے فرشتہ حافظ اوسکا ہے جو عمل اوسکا آسمان پر لیجاتا ہے اور رزق اوسکا لاتا ہے جب رزق خارج ہوا اور نہ ملا تو جان لیتا ہے کہ وہ مریگا۔ رواہ الحاکم فی المستدرک ؎

باب
کیفیت موت مومن وکافر کی کیا ہے

براء بن عازب کہتے ہین حضرت نے جنازہ پر ایک مرد انصاری کے دو تین بار استعیذوا باللہ من عذاب القبر کہکر فرمایا بندہ مومن کے لئے وقت موت کے آسمان سے فرشتے اوترتے ہین خوش رو گویا اونکے چہرہ سورج کیطرح ہین اونکے ہمراہ کفن و خوشبو جنت کا ہوتا ہے اوسکے ارد گرد حد نگاہ تک بیٹھتے ہین ملک الموت آکر پاس اوسکے سر کے بیٹھتا ہے کہتا ہے اے نفس مطمئنہ یعنی

فصل

معقل بن یسار مرفوعا کہتے ہین پڑہو سورۂ یٰس اپنے مردون پر رواہ احمد وابو داؤد و
ابن ماجة ابو الدرداء کا لفظ یہ ہے کہ جس مردے کے سر پر یٰس پڑہی جاتی ہے اللہ موت
کو اوسپر آسان کردیتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا والدیلمی شعبی نے کہا انصار نزدیک مردہ کے
سورۂ بقرہ پڑہا کرتے تہے رواہ ابن ابی شیبة جابر بن زید وقت حضور میت کے پڑہنا
سورہ رعد کا دوست رکہتے تہے اسلئے کہ اوس سے موت آسان ہوجاتی ہے لوگ سامنے
حضرت کے ایک ساعت پہلے مرنے سے کسی کے یہہ دعا پڑہتے تہے اللهم اغفر لفلان بن
فلانة وبرد علیه مضجعه ووسع علیه فی قبره واعطه الراحة بعد الموت والحقه
بنبیه وتول نفسه وصعد روحه فی ارواح الصالحین واجمع بیننا وبینه فی
دار یبقی فیها الصحة واذهب عنا النصب واللغوب پہر حضرت پر درود بہیجتے اور اس
دعا کو مکرر پڑہتے رہتے یہانتک کہ روح قبض ہووے معنی یہہ ہوئے کہ اے اللہ بخشدے گناہ
فلان شخص پسر فلان عورت کو اور اس جگہہ پر نام اوس آدمی کا لیتے مثلاً یون کہتے کہ اے اللہ
بخشدے تو صدیق حسن ابن فلانہ کو اور ٹہنڈا کردے اوسکی خوابگاہ کو اور کشادگی دے اوسکی
قبر مین اور آرام دے اوسکو بعد موت کے اور ملا اوسکو اپنے رسول مقبول سے اور کارساز
ہو اوسکی ذات کا اور پہونچا اوسکی روح کو ارواح صلحا مین اور جمع کر ہمکو اور اوسکو اوس گہر
مین جسمین صحت باقی رہتی ہے یعنی ہم اور وہ بہشت مین یکجا فراہم ہون اور دور کر ہم سے رنج
ومشقت کو یہہ الفاظ اس دعا کے کیا خوب ہین اگر کوئی مسلمان یاد رکہے اور وقت پر عمل مین لاوے
ام سلمہ کہتی ہین نزدیک محتضر کے یون کہنا چاہیے سلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین
رواہ ابن ابی شیبة حضرت نے فرمایا فرشتے نزدیک مردے کے آکر آمین کہتے ہین اوسپر جو کچہہ کہ گہر والے
میت کے اپنے مونہہ سے نکالتے ہین پہر فرمایا اللهم ارفع درجته فی المهدیین واخلفه

فی عقبه فی الغابرین واغفر لنا وله یوم الدین رواہ الطبرانی معلوم ہوا کہ یہہ دعا بہی
قبل نکلنے جان کے تہی وہ دعائین اور ہین جو نماز جنازہ مین پڑہی جاتی ہین ؛

باب

ملک الموت اور اونکے مددگارونکا حال کیا ہی

ابن عباس نے کہا جب اللہ نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا ملک الموت نے اذن چاہا کہ مین جاکر ابراہیم
کو بشارت دون اذن ہوا اونہون نے آکر خوشخبری سنائی ابراہیم نے حمد خدا کی پہر کہا اے
ملک الموت تم ارواح کافرونکی کسطرح پر قبض کرتے ہو کہا تم نہین دیکہہ سکتے کہا مین دیکہہ سکونگا
کہا اچہا میری طرف سے منہہ پہیرو منہہ پہیر کر جو دیکہا تو ایک کالا آدمی جسکا سر آسمان تک ہے نظر
آیا اسکے منہہ سے آگ کے شعلے نکلتے تہے جو بال بدن پر تہا وہ بصورت ایک مرد کے تہا جسکے
دہان اور ہر مسام سے لپٹ آگ کی نکلتی تہی ابراہیم علیہ السلام بیہوش ہوگئے جب افاقہ ہوا تو ملک الموت
کو اصلی صورت پر دیکہکر کہا اے ملک الموت اگر کافر کو کچہہ رنج وبلا نہو تو یہی تمہارا دیکہنا اوسکو کفایت
کرتا ہے پہر کہا بہلا مجہے دکہاؤ کہ روح مومن کی کسطرح نکالتے ہو کہا اچہا منہہ پہیرو منہہ پہیر کر
جو دیکہا تو ایک جوان نہایت حسین وجمیل وخوشبودار اچہے سفید کپڑے پاکیزہ پہنے ہوئے
پایا کہا اے ملک الموت مسلمان کو اگر مرتے دم کچہہ راحت وکرامت نہو تو یہی تمہاری صورت
دیکہنا اوسکو کافی ہے رواہ ابن ابی الدنیا ابن ابی حاتم زہیر بن محمد سے اور ابن ابی الدنیا
کعب احبار سے مرفوعاً راوی ہین کہ حضرت سے پوچہا ملک الموت تو ایک ہے مگر لوگ صفون مین
لڑائیونکی جو مشرق مغرب مین یا درمیان لوگون کے مرتے ہین فرمایا اللہ پاک نے ساری دنیا
کو واسطے ملک الموت کے یکجا جمع کردیا ہے جسطرح کہ سامنے کسی شخص کے تم مین سے ایک طشت
رکہا ہو معمر کا لفظ یہ ہے کہ ملک الموت کسی انسان کی اجل کو نہین جانتا جبتک کہ حکم قبض
روح کا نہین ہوتا ہے رواہ احمد ابن جریج نے کہا ملک الموت کو حکم ہوتا ہے کہ فلان شخص کو

آرمیدہ بدگر خدا کی طرف مغفرت و رضوان خدا کے اوسوقت اوسکی جان یون نکلتی ہے جیسے بوند پانی کی مشک سے ٹپک پڑے یعنی باسانی ملک الموت اوسکو لے لیتا ہے پلک مارنے مین اوس سے وہ فرشتے لے لیتے ہین جو گرد اوسکے بیٹھے تھے اور اوس کفن و خوشبو مین رکھہ لیتے ہین اوس جان سے عمدہ مشک کی خوشبو آتی ہے پھر اوسکو آسمان پر لیجاتے ہین جس گروہ ملائکہ پر اون کا گزر ہوتا ہے وہ کہتے ہین یہہ کیا اچھی روح پاک ہے اور اوسکا نام کمال تعظیم سے لیتے ہین کہ یہہ فلان بن فلان ہے یہانتک کہ آسمان پر پہونچکر دروازے آسمان کے کھلواتے ہین دروازہ کھولکر وہان کے فرشتے اوس روح کی مشایعت کرتے ہین ہر آسمان کے مقرب فرشتے دوسرے آسمان تک پہونچا دیتے ہین جب وہ روح ساتوین آسمان پر پہونچتی ہے اللہ تعالے فرماتا ہی لکھو نام اس میرے بندے کا علیین مین اور لیجاؤ اسکو طرف زمین کے کیونکہ مینے اسکو زمین سے پیدا کیا ہے زمین مین ہی اوسکو پھیرونگا پھر زمین سے اوسکو نکالونگا چنانچہ اوسکی روح کو لاکر بدن مین داخل کرتے ہین پھر دو فرشتے آکر اوسکو اوٹھا بٹھاتے ہین کہتے ہین تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے اللہ ہے کہتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے اسلام ہے کہتے ہین یہہ کون شخص تھا جو تمہارے درمیان بھیجا گیا تھا وہ کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے کہتے ہین تونے کیونکر جانا وہ کہتا ہے مین نے اللہ کی کتاب پڑھی اوسپر ایمان لایا اوسکی تصدیق کی تب ایک پکارنیوالا آسمان سے پکارتا ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا فرش کرو اوسکے لئے جنت کی پہناؤ اوسکو جنت سے کھولو اوسکے لئے دروازہ طرف جنت کے پھر اوسکو خوشبو اور اچھی ہوا جنت کی آتی رہتی ہے قبر اوسکی کشادہ کردیجاتی ہے جہانتک کہ اوسکی نگاہ جاوے اوسکے پاس ایک آدمی خوشرو پاکیزہ لباس خوشبودار آکر کہتا ہے تو خوش رہ اوس چیز سے جو اللہ نے تیرے لئے آسان کردی ہے یہہ تیرا وہ دن ہے جسکا وعدہ تجھہ سے کیا گیا تھا وہ کہتا ہے تو کون ہے تیری صورت خوشی و خوبی لاتی ہے وہ کہتا ہے مین تیرا عمل نیک ہون وہ کہتا ہے اے اللہ قیامت قائم کر کہ مین پاس اپنے اہل و مال کے جاؤن اسیطرح پاس بندہ کافر کے وقت

ملائکہ سیاہ رو آتے ہین مسوح یعنی پوشاک آتشی آہنی لاتے ہین اوسکی حد نگاہ تک بیٹھتے ہین ملک الموت آکر نزدیک سر کے بیٹھکر کہتا ہے نکل اے روح ناپاک طرف غضب خدا کے وہ روح بدن مین متفرق ہوجاتی ہے اوسکو کھینچکر نکالتا ہے جسطرح کوئی کسی سیخ کو ریشم سے کھینچے ملائکہ عذاب پل بھر اوسکو ہاتھہ مین ملک الموت کے نہین چھوڑتے یہانتک کہ اوس مسوح مین لپیٹتے ہین اوس جان سے بہت بری بو مردار کیسی نکلتی ہے اوسکو آسمان پر لیجاتے ہین جس جماعت ملائکہ پر گزر ہوتا ہے وہ کہتے ہین کہ یہہ کیسی ناپاک روح ہے کہتے ہین فلان بن فلان ہے برا سا برا نام جو دنیا مین اوسکا تھا وہ لیتے ہین اوسکے لئے دروازے آسمان کے نہین کھلتے حضرت نے یہہ آیت پڑھی لا تفتح لهم ابواب السماء اوسکو وہان سے نیچے ڈالدیتے ہین حضرت نے یہہ آیت پڑھی فکانما خر من السماء فتخطفه الطير او تهوى به الريح فى مكان سحيق وہ روح اوسکے بدن مین پھیر دیجاتی ہے دو فرشتے آکر اوسکو اوٹھا بٹھلاتے ہین وہی تینون سوال اوس سے کرتے ہین وہ ہر بار یہی کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا تب آسمان سے ایک پکارنیوالا پکار کر کہتا ہے کہ یہہ جھوٹا ہے اسکے لئے آگ کا فرش کرو آگ کا کپڑا پہناؤ ایک دروازہ طرف دوزخ کے کھولدو اوس دروازے سے گرمی اور ہوائے زہر آلود دوزخ کی آتی ہے قبر کو اوسپر تنگ کردیا جاتا ہے پسلیان ہڈیان سینہ کی درہم برہم ہوجاتی ہین ایک مرد بدشکل بدپارچہ بدبودار آکر کہتا ہے تجھکو بشارت ہو اوس چیز کی جو تجھکو ناخوش کرے یہہ تیرا وہ دن ہے جسکا وعدہ تجھہ سے کیا گیا تھا وہ کہتا ہے تو کون ہے کہ تیری صورت سے بدی و ناخوشی آتی ہے یہہ کہتا ہے مین تیرا عمل بد ہون وہ کہتا ہے اے رب قیامت قائم نکر رواہ احمد و ابوداؤد وغیرہما بطرق صحیحۃ ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہے جسکو متحیر آدمی کہتا ہے یہہ حدیث بالفاظ کم و بیش مشکوٰۃ شریف مین بھی آئی ہے ف اصل رسالہ مین اسجگہہ ایک روایت مرفوع تمیم داری سے بہت طول طویل جس مین کیفیت قبض ارواح اولیاء و اعداء خدا کی لکھی ہے طرف ابو یعلی و ابن ابی الدنیا کی منسوب کی ہے جو کہ اوسکی سند پر اطلاع نہین ہے اسلئے اوسکو چھوڑکر چند حدیث دیگر کا اسجگہہ ترجمہ کیا جاتا ہے انس نے کہا حضرت نے فرمایا ہے

بندہ جب قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسکے ہمراہی واپس پہرتے ہین تو وہ آواز اونکے جوتون
کی سنتا ہے دو فرشتے اوسکے پاس آکر اوسکو اوٹھا بٹھالتے ہین کہتے ہین تو کیا کہتا ہے حق مین
اس مرد کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مومن جواب دیتا ہے کہ مین گواہ ہون اسبات
کا کہ وہ اللہ کے بندے و رسول ہین اوس سے کہا جاتا ہے دیکھہ طرف اپنے ٹہکانے کے آگ سے
بدل دیا اللہ نے تجھکو عوض اوسکے ٹہکانا جنت سے وہ دونون کو دیکھتا ہے رہا منافق و کافر اوس سے
جب یون کہا جاتا ہے کہ تو اس مرد کے حق مین کیا کہتا ہے تو وہ یہہ جواب دیتا ہے کہ مین وہی
بات کہتا تہا جو لوگ کہتے تہے اوس سے کہتے ہین لا دریت ولا تلیت یعنی تونے نہ کچہہ سمجہا نہ کچہہ
پڑہا پہر ایک آلہ آہنی سے اوسکو ایک ضرب لگاتے ہین اسکی چیخ کو ہر قریب سنتا ہے سوائے
ثقلین یعنی جن وانس کے متفق علیہ واللفظ للبخاری ابن عمر کا لفظ مرفوع یون ہے جب کوئی
تم مین کا مرجاتا ہے تو صبح وشام اوسکو ٹھکانا اوسکا دکہایا جاتا ہے اگر بہشتی ہے تو بہشت سے
اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ سے اوس سے کہتے ہین یہہ ہے ٹہکانا تیرا جب تک کہ تجھکو اللہ دن
قیامت کے اوٹھائے متفق علیہ ایک یہودن پاس عایشہ کے آئی اوسنے ذکر عذاب قبر کا کیا کہا
اے عایشہ اللہ تجھکو عذاب قبر سے بچاوے عایشہ نے حضرت سے پوچھا فرمایا ہان عذاب قبر کا حق
ہے عایشہ کہتی ہین نہ دیکہا مینے حضرت کو پہر کہ کوئی نماز پڑہی ہو مگر اللہ سے پناہ مانگی عذاب قبر
سے متفق علیہ ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جب مردہ قبر مین رکہا جاتا ہے دو فرشتے کالے نیلی آنکہون
کے آتے ہین ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہین وہ دونون اوس مردہ سے پوچھتے ہین کہ تو حق
مین اس شخص کے کیا کہتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہین اشہد
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وہ دونون کہتے ہین ہم جانتے ہین کہ تو یہی
بات کہتا تہا پہر اوسکی قبر کو کشادہ کر دیتے ہین ستر در ستر پہر اوسکو روشن کرتے ہین پہر اوس سے
کہتے ہین سو رہ وہ کہتا ہے مین اپنے گہر والون کے پاس جا کر خبر کرون کہتے ہین سو جیسے عروس
سوتی ہے جسکو نہ جگاوے مگر احب اہل اوسکا یہانتک کہ اوٹہاوے اوسکو اللہ اوسکی خوابگاہ سے

اور اگر مردہ منافق ہوتا ہے تو کہتا ہے مینے سُنا لوگونکو کچہہ کہتے تہے مینے بہی ویساہی کہا وہ
کہتے ہین ہمین معلوم ہے کہ تو اوسیطرح کہتا تہا پہر زمین سے کہا جاتا ہے دبوچ لے اوسکو وہ
اوسکو دبوچ لیتی ہے پسلیان درہم برہم ہوجاتی ہین وہ ہمیشہ قبر مین معذب رہتا ہے یہانتک
کہ اوٹہاوے اوسکو اللہ اوسکی خوابگاہ سے رواہ الترمذی حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا
ہے جب مردہ قبر مین جاتا ہے تو اوسکو قبر مین بٹہاتے ہین بے خوف وبے فتنہ پہر اوس سے کہا جاتا
ہے تو کس کام مین تہا وہ کہتا ہے مین اسلام مین تہا کہتے ہین یہہ کون مرد ہے وہ کہتا ہے محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جو ہمارے پاس طرف سے اللہ کے کہلی نشانیان لائے
تہے ہم نے اونکی تصدیق کی تہی کہتے ہین تونے اللہ کو دیکہا ہے وہ کہتا ہے کسیکو یہہ لایق نہین
ہے کہ اللہ کو دیکہے تب ایک روزن طرف آگ کے کہولدیتے ہین وہ اودہر دیکہتا ہے کہ بعض
آگ بعض کو توڑے ڈالتی ہے اوس سے کہتے ہین دیکہہ اسکو اللہ نے تجھکو اس آگ سے بچا دیا
پہر ایک روزن طرف جنت کے کہولدیتے ہین وہ اوسکی خوبی وبہار کو دیکہتا ہے اوس سے کہتے
ہین کہ یہہ تیری جگہہ ہے تو یقین پر تہا یقین پر مرا یقین پر اوٹہیگا انشاء اللہ تعالے اور بیٹہتا ہے
مرد بد اپنی قبر مین ڈرا ہوا گرفتار فتنہ اوس سے کہا جاتا ہے تو کس دہندے مین تہا وہ کہتا ہے
مین نہین جانتا کہتے ہین یہہ کون مرد ہے وہ جواب دیتا ہے مینے لوگون کو سنا کچہہ کہتے تہے
مینے بہی وہی کہا تب اوسکے لئے ایک روزن طرف جنت کے کہولدیتے ہین وہ جنت کی بہار دیکہتا
ہے اوس سے کہتے ہین دیکہہ اسکو اللہ نے اسکو تجھہ سے پہیر دیا پہر ایک روزن طرف دوزخ کے
کہولدیتے ہین وہ دیکہتا ہے کہ ایک آگ دوسری آگ کو توڑے ڈالتی ہے کہتے ہین یہہ تیرا ٹہکانا
ہے تو شک پر تہا شک ہی پر مرا شک ہی پر اوٹہیگا انشاء اللہ تعالے رواہ ابن ماجۃ ف
قرآن پاک اور حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین احوال مومنین کامل اور احوال
منافقین اور احوال کفار کا مذکور ہے مگر احوال متوسط فاسقون کا ذکر کمتر آیا ہے قیاس کرنے سے
معلوم ہوتا ہے دو طرح پر ایک یہہ کہ حضرت کے وقت مین سارے صحابہ مومن کامل تہے یا کفار

یامنافق دوسرے یہ کہ احوال متوسطون کا بہت مختلف ہے بنظر قلت وکثرت جرائم وقوت و ضعف ایمان کے قرآن پاک مین تین طرح کے آدمی بیان کیے ہین ایک ظالم نفس دوسرے مقتصد تیسرے سابق بالخیرات سو اول و دوم تو اعلے و اوسط درجے کے ہین قسم سوم ادنی درجے کے ہین لیکن اونکے لیے بہی امید مغفرت کی ہے بصورت عدم وقوع شرک کے ف ابن عمر نے کہا ہے بندہ جب راہ خدا مین مارا جاتا ہے تو اول قطرہ خون کا جو زمین پر گرتا ہے سارے گناہ اوسکے بخشدیے جاتے ہین بہشت سے کپڑا لاکر اوسکی جان کو اوسمین رکہتے ہین اور ایک جسد بہشتی اوسکو دیتے ہین الحدیث رواہ الطبرانی وعبد بن حمید بسند رجالہ ثقات ابن مبارک نے کہا روح مومن کی جب عرش تک پہونچتی ہے تو نیچے سے عرش کے اوسکے لیے رقائم نکالکر مہر لگاکر رکھہ چھوڑتے ہین یعنی واسطے نجات کے دن قیامت کو علیین کہتے ہین زیر عرش کو ان کتاب الابرار لفی علیین روح کافر کو جب آسمان پر لیجاتے ہین تو آسمان اوسکو قبول نہین کرتا ہے زمین پر ڈالدیتے ہین زمین بہی اوسکو قبول نہین کرتی ہے ساتوین زمین کے نیچے گراکر سجین تک لیجاتے ہین پہر اوسکے لیے رقیمہ نکالکر مہر لگاکر نیچے حد ابلیس کے رکھدیتے ہین وہ جگہہ ابلیس کی حد ہو واسطے حساب کے ان کتاب الفجار لفی سجین قاموس مین کہا ہے سجین ایک جنگل ہے جہنم مین یا زیر زمین ہفتم ف یزید بن سخبرہ کہتے ہین نہین مرتا کوئی شخص مگر دکہائی جاتی ہین اوسکو صورت مثالی اوسکے ہمنشینون کی اگر اہل لہو سے ہے تو صورت اہل لہو کی اور اگر اہل ذکر سے ہے تو صورت اہل ذکر کی رواہ ابن ابی الدنیا وابن ابی شیبۃ ابی موسیٰ نے حضرت سے پوچھا پہچان بندے کی لوگون سے کسوقت منقطع ہوتی ہے فرمایا جبکہ ملک الموت اور ملائکہ کو دیکہتا ہے رواہ ابن ماجۃ ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین کہ قبول کرتا ہے اللہ توبہ اپنے بندے کی جبتک کہ جان اوسکی قریب موت کے پہونچے رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ ✽

۱۵۱

فصل

روح میت مومن کی ارواح دیگر مومنین سے ملاقات کرتی ہے ابو ایوب انصاری مرفوعاً کہتے ہین روح مسلمان کی جب قبض کر لیجاتی ہے تو اہل رحمت بندگان خدا مین سے اوسکی ملاقات کرتے ہین جسطرح دنیا مین کسی آنیوالے سے ملاقات کیجاتی ہے آپسمین کہتے ہین ذرا اس اپنے یار کو فرصت دو کہ آرام لے وہ کمال رنج وشدت مین تہا پہر اوس سے پوچہتے ہین کہ فلان وفلان کیا کرتا ہے جب وہ یہہ کہتا ہے کہ وہ تو مجہہ سے پہلے مرچکا ہے تو افسوس کرتے ہین انا للہ الخ کہتے ہین پہر یہہ کہتے ہین کہ اوسکو طرف ہاویہ یعنی دوزخ کے لیگئے رواہ الطبرانی فی الاوسط یعنی جب تو وہ اکر ہم سے نہین ملا اگر بخشا جاتا تو ہم سے اوسکی ملاقات ہوتی نیز یہہ بہی حضرت نے فرمایا ہے کہ حال تمہارے اعمال کا تمہارے اقربا و قوم سے جو پہلے مرچکے ہین کہا جاتا ہے یعنی اون سے جو اہل خیر ہین سو اگر عمل نیک ہوئے تو وہ خوش ہوتے ہین اور کہتے ہین اے اللہ یہہ تیرا فضل ہے تو اپنی نعمت اوسپر پوری کر اور مار اوسکو ایسے ہی اعمال پر اور اگر عمل برا ہے تو کہتے ہین کہ اے اللہ تو اوسکو توفیق عمل نیک کی دے تاکہ تو اوس سے راضی ہو اور قریب کر اوسکو آپ سے ف ملاقات کرنا مردون کا جو پہلے مرچکے ہین اور خوش ہونا اونکا ملاقات مردہ حال سے اور استقبال کرنا بیٹے کا جو پہلے مرا ہے باپ کو جسطرح کہ کسی غائب کا استقبال کرتے ہین احادیث مین آیا ہے ✽

فصل

ابو سعید خدری نے مرفوعاً کہا ہے کہ مردہ پہچانتا ہے اوسکو جو مردہ کو نہلاتا کفن پہناتا اوٹہاتا قبر مین اوتارتا ہے رواہ احمد والطبرانی بکر بن عبد اللہ مزنی بلاغاً مرفوعاً کہتے ہین جو کچھہ پاس میت کے کہا جاتا ہے میت اوسکو جانتا ہے اگر بات کر سکتا تو نوحہ وغیرہ سے منع کرتا رواہ

ابن ابی الدنیا ایک عورت مسجد مین جہاڑو دیا کرتی تہی وہ مرگئی حضرت کو معلوم نہوا جب اوسکی قبر پر گزرے تو نماز جنازہ پڑہی پہر اوس سے خطاب کرکے فرمایا تونے کس عمل کو بہتر پایا لوگون نے کہا اے رسول خدا کیا یہہ سنتی ہے فرمایا تم اس سے زیادہ نہین سنتے ہو پہر کہا اسنے یہہ جواب دیا کہ مینے مسجد کی جاروب کشی کو بہتر پایا رواہ ابو الشیخ اس حدیث کو شیخین نے بہی ابوہریرہ سے روایت کیا ہے مگر اوسمین ذکر اس سوال جواب کا نہین ہے بلکہ لفظ اونکا یہہ ہے کہ یہہ قبرین بہری ہوئی ہین تاریکی سے اپنے اہل پر اور اللہ اونکو منور کر دیتا ہے میرے نماز پڑہنے سے اون پر متفق علیہ ولفظہ لمسلم ؁

مددا ے پر تو لطف نبوی کوئی عمل		شمع تنہائی ظلمت کدہ گور نہین	

ف جبکہ جاروب کشی مسجد کا یہہ اجر ہے تو مسجد بنانے کا اجر اور بہی زیادہ ہوگا حدیث عثمان مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا من بنی اللہ مسجدا بنی اللہ بیتا فی الجنۃ متفق علیہ یعنی جس نے بنائی کوئی مسجد اللہ کے لئے بنائیگا اللہ اسکے لئے ایک گہر جنت مین للہ کی قید سے یہہ نکلا کہ اخلاص سے بنائی ہے نہ واسطے فخر و ریا کے وہ بہی مال حلال سے نہ حرام و مشتبہہ سے ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا احب بلاد طرف اللہ کے مساجد ہین ابغض بلاد طرف اللہ کے بازار ہین رواہ مسلم یعنی مسجد سے زیادہ کوئی جگہہ محبوب نہین ہے نہ بازار سے زیادہ کوئی جگہہ بری ہے صحیحین مین ابو سعید سے مرفوعاً آیا ہے کہ جب میت کا جنازہ لیجاتے ہین اگر نیک ہے کہتا ہے آگے لیچلو اگر نیک نہین ہے کہتا ہے کہان لئے جاتے ہو سوائے آدمیون کے سب اوسکی آواز سنتے ہین عمر بن خطاب کا لفظ مرفوع یون ہے مردہ جنازہ پر یہہ کہتا ہے اے نعش کے اوٹہانیوالو فریب ندے تمکو دنیا کی زندگی اور دہوکا نکرے تم سے زمانہ جیسا مجہہ سے کیا ہے مینے جو کچہہ چہوڑا وہ وارثون کے لئے ہے جزا دینے والا دن قیامت کے مجہہ سے جہگڑے گا حساب لیگا تم میرے ساتہہ آتے ہو مجہکو چہوڑکر چلے جاؤگے رواہ ابن ابی الدنیا ؁

ہمہ دوستان تا بدر یا من اند		چو من رفتم این دوستان دشمن اند	

توئی آنکہ تا من منم با منی		وزین در بباقی و ا منی	

فصل

ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین داؤد علیہ السلام نے کہا اے اللہ کیا جزا ہے اوسکی جو ہمراہ جنازہ کے جائے گور تک تیری رضا کے لئے فرمایا یہہ جزا ہے کہ میرے فرشتے اوسکی مشایعت کرینگے دن قیامت کے اور مین اوسکی روح پر رحمت کرونگا ہمراہ ابرار ارواح کے رواہ ابن عساکر حدیث متفق علیہ مین ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے جو گیا ہمراہ کسی جنازہ مسلمان کے ایمان و احتساب کی راہ سے یعنی بامید اجر اور ساتہہ رہا اوسکے نماز پڑہنے اور دفن سے فارغ ہونے تک تو وہ پہرتا ہے دو قیراط اجر لیکر ہر قیراط برابر کوہ احد کے ہے اور جو فقط نماز پڑہکر پہر آتا ہے قبل دفن ہونیکے تو وہ ایک قیراط لیکر پہرتا ہے ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ مسلمان کے حق مسلمان پر چہہ ہین اونمین سے ایک یہہ بہی ہے کہ جب در رجاوے تو ہمراہ اوسکے جنازے کے جاوے رواہ مسلم **ف** علی مرتضیٰ نے کہا ہے جب مسلمان مرجاتا ہے نماز گاہ اوسکی زمین سے اور جگہہ عمل چڑہنے کی آسمان سے اوسپر روتی ہے رواہ ابن ابی حاتم ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ زمین چالیس دن تک روتی ہے شواہد اس اثر کے سلف سے بہت آئے ہین ؛

فصل

ابن عمر نے کہا ایک حبشی مدینہ مین مرگیا وہین دفن ہوا حضرت نے فرمایا جہان سے پیدا ہوا تہا اوسی جگہہ مین گاڑا گیا رواہ الطبرانی ابو سعید و ابو الدرداء سے بہی اسیطرح آیا ہے ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ نہین ہے کوئی مولود مگر ڈالی جاتی ہے اوسپر خاک اوسکی قبر سے یعنی نطفہ پر رواہ ابو نعیم ابن مسعود کہتے ہین فرشتہ مقرر ہے رحم پر نطفہ کو رحم سے لیکر اپنی ہتیلی پر رکہکر کہتا ہے اے رب یہہ مخلقہ ہے یا غیر مخلقہ یعنی اس سے آدمی پیدا ہوگا یا نہین اگر مخلقہ ہوتا ہے

تو کہتا ہے اے رب اسکا رزق کتنا ہے اسکی جاے اقدام کیا ہے اسکی اجل یعنی عمر کتنی ہے اسکا
عمل کیا ہے حکم ہوتا ہے لوح محفوظ مین دیکھکر دریافت کرلے پہر وہ اوس زمین سے جہان وہ دفن
ہوگا خاک اوٹہاکر نطفہ مین ملاتا ہے یہہ مطلب ہے اس قول کا منہا خلقنا کم و فیہا نعید کم
و منہا نخرجکم تارۃ اخری سبحان اللہ ایک گہر کے آدمی متفرق جگہون مین دفن ہوتے ہین
جو جس جگہہ دفن ہوا سمجہو کہ وہ اوسی جگہہ کی مٹی سے مخلوق ہوا تہا میرے دادا حیدرآباد دکن
مین اور میرے والد مرحوم بلدۂ قنوج اپنے وطن مین پیدا ہوئے وہین اپنے محلہ مین مدفون
ہین بڑے بہائی بڑودہ گجرات مین دفن ہین میری والدہ اور دو خواہر و خواہر کا بچہ اور ایک میری دختر
بحر دبہوپال مین مدفون ہین غفر اللہ لی ولہم و احسن الی والیہم دیکہا چاہئے کہ اپنا
مدفن کہان ہوتا ہے وما تدری نفس بای ارض تموت اپنی آرزو تو یہہ ہے کہ موت مکہ
معظمہ یا مدینہ منورہ مین آوے واللہ المستعان ؛

فصل

صلحار کی ہمسایگی مین دفن نفع دیتا ہے ابو ہریرہ نے حضرت سے روایت کیا ہے کہ دفن کرو
تم اپنے مردہ کو قوم صلحار مین بے شک مردہ ایذا پاتا ہے ہمسایہ بد سے جسطرح کہ زندہ ایذا پاتا
ہے رواہ ابو نعیم ابن عساکر نے اسکو علی و ابن مسعود سے بہی روایت کیا ہے ابن عباس
مرفوعاً کہتے ہین جب کوئی تم مین مرجاوے تو اوسکو اچہا کفن دو اوسکی وصیت جاری کرنے
مین جلدی کرو قبر گہری کہودو ہمسایہ بد سے دور رکہو کہا اے رسول خدا کیا ہمسایہ صالح
نفع دیتا ہے فرمایا ہان رواہ ابن عساکر اسکو دیلمی نے بہی ام سلمہ سے اسیطرح روایت کیا
ہے عبد اللہ بن نافع مزنی کہتے ہین ایک مرد مدینہ مین مرا وہین دفن ہوا کسی نے اوسکو دیکہا
کہ دوزخی ہے بہت اوسپر غم کیا سات آٹہہ دن کے بعد دیکہا کہ وہ بہشتی ہے پوچہا کیا ہوا
کہا میرے پاس ایک مرد صالح دفن ہوا ہے اوسنے اپنے چالیس ہمسایون کی شفاعت کی اونمین

ایک مین بہی تہا رواہ ابن ابی الدنیا ظاہر یہہ ہے کہ وہ شخص مرتکب کبائر کا ہوگا نہ مشرک و
مبتدع ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جب کوئی مسلمان مرتا ہے ہر بقعۂ زمین تجمل کرکے آرزو کرتا ہے کہ وہ
اوس جگہہ دفن ہو جب کوئی کافر مرتا ہے مقابر اندہیرے ہو جاتے ہین ہر بقعہ خدا سے پناہ مانگتا
ہے کہ وہ اوسجگہہ دفن ہو رواہ ابن مندہ **ف** جمال موصلی ایک ملک تہا اونہون نے
بڑی کوشش و کشش سے ایک جگہہ اپنے دفن کے لئے ہمسایگی مین پایان قبر ایک امام اہلبیت
رسالت کے بڑی قیمت دیکر مول لی اور یہہ وصیت کی کہ اونکے سنگ مزار پر یہہ آیت لکہدین
وکلبہم باسط ذراعیہ بالوصید **ف** قبر پر کچہہ لکہنا منع ہے ہمارا مطلب اس حکایت سے
اسجگہہ فقط اتنا ہے کہ بزرگ لوگ واسطے ہمسایگی قبر کسی صالح کے بڑا اہتمام کرتے تہے اسلئے کہ اللہ
اوس شخص کی برکت سے اسکو بہی بخشدے و باللہ التوفیق امیر خسرو کی قبر دہلی مین پایان قبر
شیخ نظام الدین اولیا ہے اسیطرح جو لوگ مقابر حرمین شریفین مین مدفون ہوتے ہین وہ
خواہی نخواہی ہمسایۂ صلحار ہو جاتے ہین اگرچہ موت مکہ مدینہ کی ایسی ہے کہ اگر وہان تنہا قبر بہی
ملے تو بہی سب سے پہلے شفاعت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی واسطے اہل مدینہ کے پہر اہل مکہ
کے ہوگی پہر درجہ بدرجہ اللہم ارزقنا شہادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد رسولک
یہہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تہی درجۂ قبول کو پہونچگئی شہید بہی ہوئے مدینہ مین پاس
حضرت کے قبر بہی پائی اے رب میری بہی یہی دعا ہے تو اجابت کر ؛

باب۔ مردہ پر کیا پڑہنا چاہئے اور اسکو کیا تلقین کیا جاے

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے مردہ کو جلد قبر مین پہونچادو وقت دفن کرنیکے قبر مین نزدیک
اوسکے سر کے فاتحہ اور نزدیک پاؤن کے خاتمہ سورہ بقرہ پڑہو رواہ الطبرانی والبیہقی
وقال الصحیح انہ موقوف علیہ دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ سر کے پاس آیات اول
و آخر سورہ بقرہ کی پڑہے تیسرا لفظ یہہ ہے کہ اللہم اجرہ من الشیطان ومن عذاب القبر

کے علی مرتضی نے کہا یون کہے بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ اللھم عبدک نزل بک وانت خیر منزول بہ خلف الدنیا خلف ظہرہ فاجعل ما قدم علیہ خیرا مما خلف فانک قلت وما عند اللہ خیر للابرار رواہ البزار انس کا لفظ یہہ ہے اللھم جاف الارض عن جنبیہ وافتح ابواب السماء لروحہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ رواہ ابن ابی شیبۃ مجاہد نے کہا یون کہے اللھم افسح فی قبرہ ونور لہ فیہ والحقہ بنبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غرضکہ مردہ کے حق مین اوسوقت کوئی دعاے خیر کرنا چاہئے کوئی سی بہی دعا کیون نہو سب سے بہتر وہ دعا ہے جو حضرت سے ثابت ہوئی ہو عوف بن مالک کہتے ہین نماز پڑہی حضرت نے ایک جنازہ پر مینے آپ سے یہہ دعا یاد کرلی اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار دوسری روایت مین یون ہے وقہ فتنۃ القبر وعذاب النار عوف کہتے ہین حتی تمنیت ان اکون انا ذلک المیت رواہ مسلم یعنی اس دعا کو سنکر مجھکو یہہ تمنا پیدا ہوئی کہ وہ مردہ مین ہی ہوتا اس حدیث کو دیکھکر مجہہ گنہگار کو بہی اوس مردہ پر بڑا رشک ہوتا ہے بے اختیار جی چاہتا ہے کہ کاش وہ میت مین ہوتا یہہ اسلئے کہ اول تو یہہ دعا نہایت جامع نافع ہے دوسرے یہہ کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو زبان مبارک سے پڑہا تہا تیسرے یہہ کہ روایت صحیح سے ثابت ہوئی ہے سو ہرچند بتقدیر خداوند وہ موقع ہاتہہ سے جاتا رہا کہ مین اوسوقت مین حاضر حضور پر نور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا اور سامنے آپکے ہوتا اور مجہپر یہہ دعا پڑہی جاتی لکن اتنا موقع اب بہی باقی ہے کہ اگر اللہ پاک میری اولاد طینی یا احباب دینی کو توفیق بخشے تو میری نماز جنازہ پر یاد کرکے اس دعا کو مع سورۂ فاتحہ و دعاے اللھم اغفر لحینا ومیتنا الخ کو پڑہ دین تاکہ اللہ تعالے برکت سے اس دعا کی مجھکو بخشدے یہہ تمنا مین نے مدت سے اس حدیث کے اپنی چند تالیفات مین مکرر سہ کرر کی ہے اللھم امین ف واثلہ بن اسقع کہتے ہین حضرت نے ایک مرد مسلمان کے جنازہ پر نماز پڑہی مینے سنا یون کہا اللھم ان فلان بن فلان فی ذمتک وحبل جوارک فقہ من فتنۃ القبور وعذاب النار وانت اھل الوفا والحق اللھم اغفرلہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ فلان بن فلان کی جگہہ نام اوس شخص کا اور اوسکے باپ کا لیا تہا اب اگر کوئی اس دعا کو پڑہے تو وہی نام لے مثلا یون کہے اللھم ان صدیق بن حسن فی ذمتک الخ ف اصل رسالہ مین اگلی حدیث ابوامامہ کی بمقدمہ تلقین میت کے مردہ کو بروایت طبرانی لکہی ہے جسکو تثبیت بہی کہتے ہین لکن اکابر محدثین کے نزدیک اوسکے ثبوت ومعمول بہ ہونے مین گفتگو ہے اسلئے یہان ذکر اوسکا نہین کیا گیا

باب ضغطۂ قبر کا

قبر کا مردہ کو تنگ پکڑنا دبوچنا حق ہے اکثر صلحا کو بہی ہوتا ہے گو ذرا سا ہی کیون نہو یہانتک کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کہ سابقین اولین انصار اور اصحاب کبار ابرار سے تہے اور اونکی وفات سے عرش رحمن کا ہل گیا تہا اور ستر ہزار فرشتے ہمراہ اونکے جنازے کے ہوئے تہے اونکو بہی ایکساعت تک ضغطہ قبر کا ہوا رواہ النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ جابر کا لفظ یہہ ہے کہ نکلے ہم ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف سعد بن معاذ کی جبکہ اونکی وفات ہوئی حضرت نے اونپر نماز پڑہی وہ قبر مین رکہے گئے اونپر مٹی برابر کی گئی حضرت نے تسبیح تکبیر کہی ہم بہی دیر تک کہتے رہے کسی نے کہا اے رسول خدا آپنے یہہ تسبیح تکبیر کسلئے کی فرمایا تنگ ہوئی قبر اس بندۂ نیک پر یہانتک کہ کشادہ کردیا اللہ نے اوسکو رواہ احمد معلوم ہوا کہ جب تک کشادگی نہوئی تب تک حضرت تسبیح تکبیر کرتے رہے اللھم ارحمنا ایک روایت مین آیا ہے کہ زینب ورقیہ دختران حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہی ضغطہ ہوا تہا

ضغطہ کا یہہ ہوتا ہے کہ کوئی لغزش ہوگئی ہے جسکا کفارہ یہی ضغطہ ٹھیرا ہے امیّہ بن عبد اللہ نے کہا حضرت سے سبب ضغطہ سعد بن معاذ کا پوچھا گیا فرمایا پیشاب سے طہارت کرنے مین تقصیر کرتے تھے رواہ البیہقی عایشہ کا لفظ یہہ ہے کہ اے رسول خدا جسدن سے آپنے حدیث آواز منکر و نکیر و ضغطہ قبر کی فرمائی ہے مجھکو آرام نہین فرمایا اونکی آواز کان مین مسلمان کے ایسی ہوگی جیسے آنکھ مین سرمہ لگا یا ضغطہ قبر یون ہوگا جیسے بیٹا پاس مان کے شکایت درد سر کی لیجاتا ہے وہ اوسکا سر پکڑ کر نرمی سے داپتی ہے رواہ البیہقی یہہ معاملہ غالبا ساتھہ ابرار صلحار کے ہوتا ہوگا نہ ساتھہ عامۂ گنہگارون کے مسلمانون کو چاہئے کہ ابھی سے بند و بست نجات کا کرین ورنہ پہر بجز حسرت کے کچہہ ہاتھہ نہ آئیگا ف بعض علمار نے کہا ہے عقوبت گناہ مسلمان کی دسن چیزون سے دور ہوجاتی ہے ایک توبہ کرنا دوسرے اللہ سے مغفرت مانگنا تیسرے عمل صالح سے کسی سیّئہ کا دور ہوجانا چوتھے دنیا مین کوئی مصیبت آنا پانچوین قبر مین ضغطہ کا ہونا چھٹے دعا کرنا اور مسلمانون کا دا[illegible] اوسکی مغفرت کے ساتوین بخشنا مسلمانون کا ثواب اعمال صالحہ کا اوسکو آٹھوین اوتھا[illegible]ی کا دن قیامت کو نوین شفاعت کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دسوین شامل حال ہونا رحمت ارحم الراحمین کا انتہی اگر یہہ امور دہ گانہ کفارۂ ذنوب نہوئے تو سمجھو کہ وہ بڑا بدبخت ہے اللھم احفظنا عبد اللہ بن شخیر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی مرض موت مین قل ھو اللہ احد پڑھیگا وہ فتنۂ قبر و ضغطۂ قبر سے محفوظ رہیگا فرشتے دن قیامت کو اوسے ہاتھون ہاتھہ پل صراط سے پتلے پار کر کے جنت تک پہونچا دینگے رواہ ابو نعیم فی حلیۃ اس حدیث مین تعداد قرارت کی نہین آئی ہے کم سے کم بہلا تین بار تو بحضور قلب و اعتقاد صحیح پڑہے واللہ اعلم

باب مُردہ کے عمل قبر مین اوسکے ساتھہ ہوتے ہین

عطار بن یسار وغیرہ نے کہا ہے مردہ جب قبر مین رکہا جاتا ہے اعمال اوسکے بصورت انسان

حاضر ہوکر کہتے ہین مین تیرا عمل ہون تو نے اپنے گہر والون اور اولاد اور اپنے قبیلہ کو اور جو کچہہ خدا نے تجھکو دیا تہا پس پشت چہوڑ دیا تیرے ساتھہ قبر مین سوائے میرے کوئی نہ آیا وہ کہتا ہے کہ کاش مین تجہی کو اختیار کرلیتا اہل و اولاد پر اور اوسپر جو اللہ نے مجھکو دیا تہا جبکہ سوائے تیرے اور کوئی میرا ساتھی نہوا رواہ ابن ابی الدنیا یہہ قول مومن کا ہوگا جسکے اعمال صالحہ تھے ورنہ اعمال بد سے تو وہ سخت گھبرائیگا نفرین کریگا حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا انسان جب مرجاتا ہے تو عمل اوسکا اوس سے منقطع ہوجاتا ہے مگر صدقۂ جاریہ یا علم جس سے نفع لیا جا یا ولد[illegible] صالح جو اوسکے لئے دعا کرے رواہ مسلم مراد صدقۂ جاریہ سے وہ چیز ہے جو راہ خدا مین وقف کی گئی ہے علم سے مراد تالیف تصنیف دینی ہے یعنی نقلی سمعی جیسے تفسیر و شرح سنت نہ فنون عقلی و حکمت یونانی دوسری حدیث کا لفظ مرفوع ابو ہریرہ سے یون ہے کہ منجملہ اون چیزون کے جو عمل و حسنات مومن سے بعد اوسکے مرنے کے لاحق ہوتے ہین ایک وہ علم ہے جسکو اوسنے سیکھکر پہیلایا دوسرا ولد صالح ہے جسکو چہوڑ کر مرگیا تیسرا مصحف ہے یعنی قرآن شریف جسکو ورثہ مین دے گیا پانچوین چیز مسجد ہے جسکو بنا گیا چھٹے سرا ہے جو واسطے مسافرون کے تیار کی ہے ساتوین نہر ہے جسکو جاری کرگیا ہے آٹھوین وہ صدقہ ہے جسکو اپنے مال مین سے حالت صحت و حیات مین نکال گیا ہے یہہ چیزین اوسکو بعد موت کے لاحق ہوتی ہین رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان غرضکہ ایسے ہی اعمال صالحہ باقیہ قبر مین بصورت ایک انسان خوبصورت کے حاضر ہوکر ہمنشین و مصاحب میت صالح کے ہوتے ہین اللھم ارزقنا انکے سوا اور باقیات صالحات کا ذکر بہی احادیث مین آیا ہے جیسے رباط فی سبیل اللہ یعنی حفظ سرحد اسلام ہجوم اعدا سے اور انتظار نماز کا بعد نماز کے اسکو بہی رباط بولتے ہین یہہ دونو عمل بعد موت کے جاری رہتے ہین انکا اجر منقطع نہین ہوتا اور نکال جانا کسی اچہے طریقہ کا جسپر لوگ بعد اوسکے چلین جیسے زندہ کرنا کسی سنت مردہ کا یا مٹانا کسی بدعت مروجہ کا اور کہنا ان کلمات کا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

اور کھدوانا کنوین کا اور بنانا پل کسی نالے ندی کا اور لگانا درخت میوہ دار کا جسکو چرند پرند کھاوین اور وقف کرنا کسی زمین مملوک کا یا کسی مکان کا یا مدرسہ و خانقاہ کا واسطے مسلمانون کے یہہ سب شوا عمل باقی صالحی ہوئے انکا اجر بعد موت میت کے قیامت تک قائم دائم جاری ساری رہتاہے انکے سوا جتنے اعمال حسنہ ایسے ہوتے ہین جنکا بقا و رواج ایک زمانہ دراز تک رہتاہے وہ بھی اسی حکم مین ہین مگر تین شرط سے ایک یہہ کہ نیت ثابت ہو دوسر یہہ کہ خالص اللہ کے لئے ہون ناموری کے واسطے نہون تیسرے یہہ کہ موافق سنت صحیحہ کے ہون بدعت نہون رسالہ زیادۃ الایمان مین انکا بیان مع دلیل و برہان کے آیا ہے ایسے ہی اعمال متعد ہو کر یار غار مقبور ہوتے ہین ؛

باب۔ قبر کیا بات چیت کرتی ہی عذاب قبر کیونکر ہوتا ہی

ابو سعید سے مرفوعاً کہا ہی بہت یاد کرتے رہو تم موت کو کہ وہ لذتون کی توڑنیوالی ہے کوئی دن قبر پر ایسا نہین آتا کہ وہ یہہ بات نہ کہتی ہو کہ مین گھر ہون تنہائی و غربت و خاک و کیڑونکا جب بندہ مومن قبر مین دفن ہوتا ہے قبر کہتی ہے مرحبا جو لوگ مجھپر چلتے پھرتے تھے تو اون مین سب سے زیادہ مجھکو دوست تہا اب جو مین تیری والی ہوئی ہون دیکھہ مین تجھہ سے کیا سلوک کرتی ہون پھر وہ قبر تا مد نظر تک کشادہ ہوجاتی ہے ایک دروازہ طرف بہشت کے کھولدیا جاتا ہے جب کوئی اوسمین کافر و فاجر دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے لا مرحبا ولا اھلا جو لوگ مجھپر چلتے پھرتے تھے تو اون سب مین مجھکو دشمن تر تہا اب جو مین تیری والی کی گئی ہون تو دیکھیگا کہ مین تجھہ سے کیا کرتی ہون پھر وہ قبر اوسپر لپٹ جاتی ہے پسلیان سینہ کی درہم برہم ہوجاتی ہین مردہ پر ستر سانپ مسلط کئے جاتے ہین اگر ایک سانپ بھی اونمین سے سانس لے تو زمین کچھہ بھی پیدا نکرے جب تک کہ دنیا باقی رہے وہ سانپ اوسکو کاٹتے اور ڈستے ہین جب تک کہ حکم حساب کا ہو رواہ الترمذی وقال حسن اس حدیث مین انجام کافر و فاجر کا

قبر مین ایک ہی ٹھیرایا ہے یہہ دلیل ہے اسبات پر کہ رشتہ فجور کا کفر سے قریب ایمان سے دور ہے فاجر فاسق کہان ہین ذرا آئین اور اس بشارت عقاب کو خرید فرمائین یا اپنے دل مین اللہ و رسول سے شرمائین دارمی کا لفظ ابو سعید سے مرفوعاً یون ہے کہ مسلط کئے جاتے ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوے اژدہے جو اوسکو کاٹتے نوچتے ہین جب تک کہ قیامت قائم ہو اگر ایک اونمین سے پھونک مارے زمین مین تو نہ اگائے زمین کوئی سبزہ اللھم احفظنا یہہ سزا ہے کفر کی اللہ ہمکو ایمان پر قائم رکھے سیدہے رستہ اسلام پر چلاوے اللھم آمین حدیث اسماء بنت ابی بکر مین مرفوعاً آیا ہے حضرت نے خطبہ مین فرمایا مجھکو وحی آئی ہے کہ تم آزمائے جاتے ہو قبرون مین قریب فتنہ دجال کے رواہ النسائی جابر کا لفظ مرفوع یون ہے مردہ جب قبر مین ... رکھا جاتا ہے اوسکو سورج ڈوبتا ہوا نظر آتا ہے وہ اوٹھکر اپنی آنکھین ملتا ہے کہتا ہے چھوڑو مین نماز پڑہ لون رواہ ابن ماجۃ یہہ حال اوس مومن کا ہے جو پابند نماز کا ہوتا ہے ورنہ وہی دجال کیسے فتنہ مین پڑتا ہے حضرت نے فرمایا ہے قبر ایک چمن ہے بہشت کے چمنون مین سے یا ایک غار ہے دوزخ کے غارون مین سے

باب فتنۂ قبر مین

سوال منکر و نکیر مین بہت سی حدیثین آئی ہین تواتر کو پہونچی ہین حدیث براء بن عازب اوپر گزر چکی ہے مشکوٰۃ شریف مین بھی مروی ہے اوسکے سوا اور بہت حدیثین مختصر و مطول آئی ہین سعید بن مسیب نے کہا ہے جب مردہ سے پوچھتے ہین من ربک تیرا رب کون ہے تو شیطان حاضر ہوکر اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مین ہون حکیم ترمذی نے کہا ہے حضرت کا قول اللھم اجرہ من الشیطان اسی کا مؤید ہے انتہی لکن حدیث براء بن عازب مین آیا ہے کہ مسلمان سے جب قبر مین سوال کیا جاتا ہے تو وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے

لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ یہی مطلب ہے اس آیت شریف کا یثبت اللہ الذین
آمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ دوسری روایت مین حضرت سے یون
آیا ہے کہ یہہ آیت حق مین عذاب قبر کے ہے مردہ سے کہتے ہین تیرا کون رب ہے وہ جواب دیتا
ہے کہ میرا رب اللہ ہے میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین متفق علیہ لفظ مربی اللہ
مین اقرار ہے اللہ کی ربوبیت والوہیت کا انکار ہے اقسام شرک وکفر کا اسلئے کہ رب کے
قائل تو سارے انسان ہین کیا مسلمان کیا کافر مشرک کفار کا فقط الوہیت خدا مین تہا زید
بن ثابت کہتے ہین حضرت ایک خچر پر باغچہ بنی نجار کیطرف سے گزرے ہم آپکے ساتھ تہے خچر بدکا
قریب تہا کہ آپکو گرا دے اتفاقا وہان چھہ یا پانچ قبرین تہین فرمایا ان قبر والونکو کون شخص
پہچانتا ہے ایک مرد نے کہا مین فرمایا یہہ لوگ کب مرے ہین کہا حالت شرک مین فرمایا یہہ امت
مبتلا کیجاتی ہے اپنی قبرون مین اگر یہہ بات نہوتی کہ تم دفن کرنا چھوڑ دوگے تو مین دعا کرتا
اللہ سے کہ سنا دے تمکو یہہ عذاب قبر جو مین سنتا ہون پہر ہماری طرف منہہ کرکے فرمایا پناہ
مانگو اللہ کی عذاب نار سے ہمنے کہا نعوذ باللہ من عذاب النار فرمایا پناہ مانگو اللہ کی
عذاب قبر سے ہمنے کہا نعوذ باللہ من عذاب القبر فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فتنون سے جو
ظاہر ہین اور جو باطن ہین ہم نے کہا نعوذ باللہ من الفتن ما ظہر منہا وما بطن فرمایا
پناہ مانگو اللہ کی فتنہ دجال سے ہم نے کہا نعوذ باللہ من فتنۃ الدجال رواہ مسلم
غرضکہ عذاب قبر وفتنہ گور کتاب وسنت دونون سے ثابت ہے یہی مذہب ہے اہل سنت و
جماعت کا دنیا مین علم اس عذاب کا انبیا یا بعض صلحا کو بطور معجزہ یا خرق عادت کے ہوجاتا
ہے باقی لوگ بیخبر ہین لیکن جب مرینگے تو عین الیقین ہوجاویگا ۵

در زیر ذرہ خاک نغمہ ہا ہست بسے	آنکہ شنوی کہ گوش بر خاک نہی

فصل

کیفیت سوال منکر ونکیر مین اختلاف روایات کا ہے شاید بعض لوگون سے سوال بعض
اعتقادات کا بہی کیا جاتا ہے اور بعض سے مجموع عقائد کا یا راوی نے روایت مین اقتصار
کیا ہے ذکر بعض پر بعض روایات مین آیا ہے کہ ایک مجلس مین تین بار سوال کیا جاتا ہے
طاؤس نے کہا ہے سات دن تک سوال ہوتا ہے ف جو شخص دفن نہین ہوا ہے سولی
پر کہینچا گیا یا ڈوب گیا یا جل گیا یا کوئی درندہ اوسکو کہا گیا ہے تو وہ بہی ضغطہ وسوال
وعذاب یا ثواب قبر سے بے نصیب نہین ہے کیونکہ قبر سے مراد عالم برزخ ہے اللہ پاک ہر شئے
پر قادر ہے

فصل

ابن عبد اللہ نے کہا ہے کہ سوال نہین ہوگا مگر مومن سے یا منافق سے جو منسوب ہے طرف
اسلام کے بخلاف کافر مجاہر کے قرطبی وابن القیم رح کہتے ہین کہ کافر سے بہی سوال ہوگا سیوطی
نے کہا کہ قول اول صواب ہے ف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے کہا ہے کہ احادیث متواترہ
دلیل ہین اثبات پر کہ وقت سوال کے روح بدن مین پہیر دیجاتی ہے روح کو اوسوقت ایک
طرح کا علاقہ بدن سے ہوتا ہے گو بدن متفرق ہوگیا ہو یا جل گیا ہو ایک گروہ نے کہا ہے
کہ بدن سے بلا روح کے سوال کیا جاتا ہے جمہور اس قول کا انکار کرتے ہین ابن حزم وغیرہ
نے کہا ہے کہ سوال روح بلا بدن سے ہوتا ہے واللہ اعلم ف بعض محدثین نے کہا ہے
کہ فرشتے سوال کے بہت ہین بعض کا نام منکر ہے اور بعض کا نکیر ہر مردہ کے پاس اون مین
سے دو فرشتے آتے ہین ف شقیق بلخی قدس سرہ نے فرمایا ہے مینے پانچ چیزین طلب کین
پانچ چیزون مین پائین ترک گناہون کا نماز چاشت مین روشنی قبر کی نماز تہجد مین جواب
منکر نکیر کا قرارت قرآن مین گزرنا پل صراط سے روزہ مین سایہ عرش کا خلوت مین ۵

مرا بیگانگی از خلق باحق آشنا کردہ است	بطبع من نکس کم ساختن لبسیار میسازد

ف انس نے مرفوعاً کہا ہے جو مست مرتا ہے یعنی نشہ مین وہ قبر مین بھی مست داخل ہوتا ہے دوسری روایت یون ہے کہ ملک الموت ومنکر ونکیر کو بھی حالت نشہ مین دیکھتا ہے۔ رواہ الاصبہانی نعوذ باللہ منہ حدیث مین آیا ہے ہمیشہ پینے والا شراب کا مانند بت پرست کے ہے یہہ بھی آیا ہے کہ جیسے تم مرتے ہو ویسے ہی حشر بھی کئے جاؤگے ف چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد ف بزازی نے یون کہا ہے کہ جس جگہہ مردہ قرار پکڑتا ہے وہین اوس سے سوال کیا جاتا ہے اگر درندہ نے کہا لیا ہے تو اوسکے شکم مین سوال ہوتا ہے وعلی ہذا القیاس ہان اگر تابوت مین رکہکر نقل کیا گیا ہے تو سوال نہوگا مگر بعد دفن کے انتہی لکن نقل کرنا نعش کا بلا کسی ضرورت شدیدہ کے جائز نہین ہے اللہ نے فرمایا ہے وما تدری نفس بای ارض تموت اشارت نص سے عدم نقل کا استفادہ ہوتا ہے واللہ اعلم

باب وہ کون ہین جنسے نہ سوال ہونہ اونکو عذاب قبر لگے

کسی نے حضرت سے پوچہا تہا کہ شہید کو قبر مین فتنہ نہین ہوتا یعنی سوال فرمایا چمکنا تلوار کی اوسکے سر پر کافی ہے فتنہ سے ابو ایوب مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی جنگ کفار مین ثابت قدم رہیگا یہانتک کہ غالب ہو یا مارا جاوے تو اوسکو فتنہ قبر کا نہوگا رواہ الطبرانی چند احادیث صحیحہ مین آیا ہے کہ مرابط فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے بعض روایت مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ دن قیامت کے شہید اوٹھیگا مرابط وہ شخص ہے جو رستہ پر آمد کفار کی چوکی پہرہ دیتا ہے بلاد اسلام کی نگاہبانی کرتا ہے جبکہ وہ اس حالت مین اوس جگہہ مرجاتا ہے تو ہمیشہ اوسکا عمل جاری رہتا ہے اور فرشتے اس عمل مرابطت کو ہمیشہ اوسکے لئے لکہتے رہتے ہین وللہ الحمد حدیث شریف مین اوسکو بھی مرابط کہا ہے جو ایک نماز پڑہکر دوسری نماز کے انتظار مین بیٹہا رہتا ہے کیا عجب ہے کہ وہ بھی بوجہ شرکت اسم کے فتنہ قبر سے بچ جاوے قاضی صاحب قدس سرہ فرماتے

ہین احادیث مرابط مقتضی ہین کہ حکم عدم سوال کا ہر شہید مین ہے کچہہ مخصوص نہین ہے ساتھ قتل فی المعرکہ کے پہر کہا کہ جو شخص بعد ایک نماز کے انتظار مین دوسری نماز کے مسجد مین بیٹہا رہتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے حق مین فرمایا ہے فذلکم الرباط سو اوس سے بھی نہ کیا جاویگا واللہ اعلم انتہی الحمد للہ تعالٰے کہ قیاس اس خاکسار کا موافق تحریر قاضی صاحب کے پڑا واللہ اعلم ف ابن مسعود کہتے ہین جو شخص ہر رات سورہ ملک پڑہتا ہے وہ فتنہ سے محفوظ رہتا ہے رواہ ابن جریر فی تفسیرہ کعب احبار نے توریت سے بھی اسیطرح پر نقل کیا ہے حدیث براء بن عازب مین آیا ہے جو کوئی آدمی الم سجدہ اور سورہ ملک پڑہے وہ عذاب قبر وفتنہ قبر سے بچ جاویگا ...عمر کی روایت یون ہے کہ حضرت نے فرمایا جو مسلمان شب جمعہ یا روز جمعہ کو مرتا ہے ...فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے رواہ احمد والترمذی وغیرہما قرطبی نے کہا جب شہید سے سوال نہین ہوتا تو صدیق سے کہ عالی قدرتر شہید سے ہے بطریق اولی سوال نہ کیا جاویگا حکیم ترمذی نے تصریح کی ہے اسبات کی کہ صدیقین سے سوال نہوگا انتہی اے رب مین اگرچہ کام مین صدیق نہین ہون نام مین ہون لکن تو جو کریم ہے مجہکو ایسے دن ایسی حالت مین مار کہ عذاب قبر وفتنہ گور سے بچ جاؤن تیری رحمت واسعہ کے سامنے اس امر کی کچہہ حقیقت و وقعت ہستی نہین ہے اللہم امین جابر کی روایت مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا جو کوئی شخص دن جمعہ یا شب جمعہ کو مریگا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہیگا اور جب دن قیامت کو آویگا اوسپر علامت شہدا کی ہوگی رواہ ابو نعیم دوسری روایت مین آیا ہے کہ عذاب قبر وفتنہ قبر سے محفوظ رہیگا جب عدل سے ملیگا تو اوسپر کچہہ حساب نہوگا قیامت مین اوسکے ساتھہ گواہ ہونگے جو گواہی دینگے ؛

باب قبر مین کیا سختی و آسانی ہوگی

عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پہ کہڑے ہوکر اتنا روئے کہ ڈاڑہی بہیگ گئی کہا حضرت نے فرمایا

قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلون مین سے جسنے اوس سے نجات پائی تو بعد اوسکے آسان تر ہے اور جسنے نجات نپائی تو بعد اوسکے سخت تر ہے رواہ الحاکم ۵

فان تنج منہا تنج من ذی عظیمۃ ۔ والا فانی لا اخالک ناجیا

اس حدیث کو ابن ماجہ و ترمذی نے بہی روایت کیا ہے حدیث غریب بتایا ہے لفظ اونکا یہ ہے کہ عثمان جب کسی قبر پر کہڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ ڈاڑہی تر ہو جاتی کسی نے کہا تم ذکر جنت و نار کا کرتے ہو نہین روتے قبر سے روتے ہو تب اونہون نے کہا حضرت نے فرمایا ہے الخ پہر کہا یہہ بہی فرمایا ہے کہ نہین دیکہی مینے کوئی جگہہ جو نظر آتی ہے لکن قبر اوس سے افظع ہے یعنی سخت گہبراہٹ کی جگہہ ہے براء بن عازب کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک قبر کے کنارہ پر بیٹہکر اتنا روئے کہ زمین تر ہو گئی فرمایا اے بہائیو میرے واسطے مثل اس جگہہ کے تیاری کرو رواہ ابن ماجۃ ابن مسعود نے کہا حضرت نے فرمایا ہے کہ مسافر کے لئے قبر وہان تک فراخ کیجاتی ہے جتنا کہ وہ اپنے گہر والون سے دور ہے رواہ ابن مندہ ابن عمر کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی مرتا ہے غیر مولد اپنے مین تو قیاس یعنی اندازہ کیا جاتا ہے مولد اوسکے سے جائے قدم تک اوسکے پہر جگہہ اوسکی ۔۔۔ ہوتی ہے رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین مسلمان اپنی گور مین اندر ایک سبز چمن کے ہوتا ہے فراخ کیجاتی ہے قبر اوسکی ستر گز اور روشن کیجاتی ہے مثل چودہوین رات کے چاند کے رواہ ابن مندہ وہب بن منبہ نے کہا ہے عیسی علیہ السلام مع حواریون کے ایک قبر پر تہے ذکر وحشت و تنگی و تاریکی قبر کا آیا عیسی نے کہا تم اس جگہہ سے بہی زیادہ تر تنگ جگہہ مین تہے پیٹ مین ماؤن کے لکن جب خدا نے چاہا جگہہ فراخ کردی رواہ ابن ابی الدنیا یہہ مثال معقول بشکل محسوس کے ہے حاصل یہہ کہ کار بر عنایت است باقی بہانہ جسنے قبر کو کفار فجار پر تنگ کیا ہے وہ مومنین مخلصین متبعین پر فراخ بہی کر سکتا ہے عمل صالح و کار صواب چاہیے پس ابن عباس وانس مرفوعاً کہتے ہین بہت رحیم اللہ بندہ پر اوسدم ہوتا ہے جبکہ وہ قبر مین جاتا ہے اور

لوگ باگ گہر والے اوس سے متفرق ہو جاتے ہین رواہ الدیلمی الحمد للہ کہ تنہائی مین اللہ پاک پاس اپنے بندہ کے ہوتا ہے رحمت کرتا ہے ۵

جانے مختصر خواہم کہ آنجا ۔ ہمین جائے من و جائے تو باشد

فصل

دیلمی نے علی مرتضی سے مرفوعاً روایت کیا ہے پہلا انصاف آخرت کا قبور ہین قبر شریف و رذیل مین کچہہ فرق نہین کرتی ہے انتہی واقعی جسطرح مرنے مین سب لوگ بڑے چہوٹے برابر ہین کما قیل

ع چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک

اسیطرح اندر قبر کے امتیاز بادشاہ کا گدا سے امیر کا فقیر سے اشراف کا کمینہ سے کچہہ نہین ہوتا وہان کوئی حسب و نسب کو نہین دیکہتا وہان بڑا شریف و امیر و عالیقدر وہ شخص ہے جسکے عمل اچہے ہین ایمان پر جیا مرا ہے گو دنیا مین حقیر فقیر رذیل ہو بڑا ذلیل و خوار و ذار وہ آدمی ہے جسکے عمل برے ہون حالت فسق و فجور و لہو و لعب مین جیا مرا ہے اگرچہ کیسا ہی کچہہ دنیا مین نامور بڑے خطاب و القاب کا کیون نہو ۵

گہ ناز کند فرشتہ بر پاکی ما ۔ گہ خار کند دیو ز ناپاکی ما
ایمان چو سلامت بلب گور بریم ۔ احسنت برین چستی و چالاکی ما

ف جابر بن عبد اللہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ تحفہ مسلمان کا یہہ ہے کہ جو کوئی شخص ہمراہ اوسکے جنازہ کے جاوے وہ بخشا جاوے رواہ ابن ابی الدنیا اسیطرح بزار و بیہقی نے بہی ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے ابو الشیخ نے سلمان فارسی سے حاکم و بیہقی و دیلمی نے ابو ہریرہ سے حکیم ترمذی نے انس سے نقل کیا ہے یہہ ثواب ہے مشایعت جنازہ کا سبحان اللہ اللہ کے ایسے بندے بہی ہین کہ اونکے جنازے کے ساتہ جانے سے جانیوالے کی مغفرت ہوتی ہے اسی طرح کا وہ جنازہ ہے کہ جسپر چالیس مرد غیر مشرک نماز پڑہین اللہ سے اوسکے لئے دعاے مغفرت مانگین تو وہ مردہ بخشدیا جاتا ہے یہہ مضمون حدیث ابن عباس میں مرفوعاً ہے لفظ

آیا ہے مامن رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لایشرکون باللہ
شیئا الاشفعہم اللہ فیہ رواہ مسلم عایشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے نہین مرتا کوئی شخص
جسپر ایک امت یعنی گروہ مسلمانون کا نماز پڑہتا ہے جنکی تعداد سو کو پہونچ جاوے پہر وہ سب
اوسکے لئے شفاعت کرین لکن اونکی شفاعت قبول کیجاتی ہے رواہ مسلم ف انس کہتے ہین
گزرے صحابہ ایک جنازہ پر اوسکی ثنا کی حضرت نے فرمایا واجب ہوگئی پہر ایک دوسرے جنازہ
پر گزرے اوسکو برا کہا فرمایا واجب ہوگئی عمر نے کہا کیا چیز واجب ہوگئی کہا اوسپر تمنے ثنا کی
اوسکے لئے جنت واجب ہوگئی اسکو تمنے برا کہا دوزخ واجب ہوگئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین
متفق علیہ دوسری روایت مین ہے مومنین گواہ ہین اللہ کے زمین مین انتہی معلوم ہوا
کہ نیک لوگون ایماندارون کے بہلا یا برا کہنے کو بڑا اثر ہے ثواب وعقاب مین اس حدیث
مین اگرچہ خطاب صحابہ کو تہا مگر دوسری روایت مین لفظ مومنین کا عام آیا ہے شامل ہے سب
اہل ایمان کو قیامت تک وللہ الحمد تیسری روایت مین تعداد بہی آئی ہے عمر نے کہا حضرت نے
فرمایا ہے جس کسی مسلمان کے لئے چار شخص گواہی خیر کی دیتے ہین اللہ اوسکو جنت مین داخل
کرتا ہے ہمنے کہا بہلا اگر تین آدمی ہون فرمایا تین بہی ہمنے کہا دو فرمایا دو بہی پہر ہمنے ایک
شخص کا سوال نکیا رواہ البخاری یہہ دو یا تین یا چار شخص ایسے ہون جو دین دنیا مین
صاحب اعتبار وایماندار ہین ورنہ فساق فجار اپنے ہمجنس ہم وضع کو اچہا کہتے ہین اہل دین
کو برا کہتے ہین شہادت مین عدالت شرط ہے واللہ اعلم ❁

باب قبر کا اُجالا اندہیرا کس چیز سے ہوتا ہے

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعا آیا ہے کہ یہہ قبرین پر ہین تاریکی سے اللہ تعالے اونکو روشن
کردیتا ہے میری نماز پڑہنے سے اونپر رواہ مسلم قاضی صاحب فرماتے ہین احتمال ہے کہ مراد
یہہ ہو کہ جو کوئی مجہپر درود بہیجتا ہے مین اوسپر درود بہیجتا ہون اوسکی قبر روشن ہوجاتی ہے انتہی

لکن ظاہر مراد یہہ ہے کہ جسکی قبر پر حضرت نے نماز پڑہی وہ قبر منور ہوگئی کیونکہ یہہ حدیث ایک
ہے اوس حدیث طویل کا جو قصہ زن جاروب کش مسجد مین آئی ہے اوسکی قبر پر نماز جنازہ پڑہ
اسطرح فرمایا تہا سو مراد لفظ صلوۃ سے اسجگہہ نماز ہے نہ درود شریف ہان فضائل درود
کے بیشمار ہین بطفیل درود منور ہونا قبر کا کچہہ دور نہین ہے حدیث مین آیا ہے اذن لکم
ہملٹ ویغفر خنبلک اور بعض بزرگون نے کہا ہے بہا وجدنا ما وجدنا یعنی ہم
جو کچہہ پایا ہے وہ درود ہی کے طفیل وصدقہ سے پایا ہے اللہم وفقنا حدیث انس مین
مرفوعا آیا ہے ہینسنا مسجد مین تاریکی ہے قبر مین رواہ الدیلمی سری بن مخلد کہتے ہین حضرت
نے ابوذر سے کہا تو اگر سفر کرنا چاہیگا تو ضرور سامان سفر کا مہیا کریگا سو سفر راہ آخرت
کیونکر ہوگا کیا مین تجہکو آگاہ نکرون اوس چیز پر جو تجہکو اوس دن نفع دے کہا ہان
فرمایئے میرے مان باپ تمپر فدا ہون فرمایا سخت گرمی مین روزہ رکہنا مفید ہے دن حشر
کو تاریکی شب مین دو رکعت نماز پڑہنا مفید ہے وحشت قبر کو رواہ ابن ابی الدنیا

رہین دیدہ کہ شب زندہ دار خفتیم	کہ تلخ کرد برای تو خواب شیرین را

علی مرتضی مرفوعا کہتے ہین جو کوئی ہر روز سو بار کہے لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین
اوسکو امن ہو فقر سے انس ہو قبر مین کہلین واسطے اوسکے دروازے بہشت کے رواہ
ابونعیم ابن عباس کا لفظ مرفوع یون ہے جب عالم مرتا ہے اللہ اوسکے علم کو صورت دیتا
ہے وہ قبر مین اوسکا مونس ہوتا ہے قیامت تک زمین کے کیڑے مکوڑون کو اوس سے
دور کرتا ہے رواہ الدیلمی مراد عالم باعمل ہے نہ حامل کتب کعب احبار کہتے ہین اللہ نے
موسی علیہ السلام کو وحی کی کہ علم دین حاصل کر اور لوگونکو سکہا کہ مین معلم ومتعلم علم کی قبر کو
روشن کرونگا تاکہ اونکو اوسجگہہ وحشت نہو رواہ احمد وابن عبد البر امام جعفر طاوس
باپ اپنے باپ سے سلام اللہ علیہم مرفوعا روایت کیا ہے کہ داخل نہین کرتا کوئی شخص کسی مسلمان پر
خوشی کو لکن اللہ اوس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اللہ کی عبادت وتوحید کیا کرے

جب وہ بندہ قبر مین جاتا ہے تو وہ سرور آکر کہتا ہے کہ تو مجھے پہچانتا ہے یہہ کہتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے مین وہ سرور ہون جو تو نے فلان شخص پر داخل کیا تہا آجکے دن مین تیرا مونس بنونگا تیری وحشت سے الحدیث رواہ ابو الشیخ وابن ابی الدنیا حدیث ابو کاہل مین مرفوعا آیا ہے جو کوئی باز رکہتا ہے ایذا کو لوگون سے حق ہے اللہ پر کہ باز رکہے اوس سے ایذا کو قبر مین رواہ ابن مندہ عمر بن خطاب مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی روشنی کرتا ہے مسجد مین روشنی کرتا ہے اللہ اوس کی قبر مین اور جو کوئی خوشبو کرتا ہے مسجد مین داخل کرتا ہے اللہ خوشبو بہشت کی اوسکی قبر مین رواہ ابو الفضل الطوسی

باب قبر مین حساب ہوگا

حذیفہ سے روایت ہے کہ قبر مین حساب ہوگا اور آخرت مین بہی جسکا حساب قبر مین ہوگیا اوسنے نجات پائی جسکا حساب دن قیامت پر رہا وہ معذب ہوا اخرجہ الحکیم الترمذی عایشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے حساب نہوگا کسی کا دن قیامت کو پہر وہ بخشا جاوے مسلمان اپنا عمل قبر مین دیکہہ لیتا ہے رواہ احمد اسکا مطلب دوسری حدیث مین یون آیا ہے کہ جس سے حساب مین جہگڑا کیا گیا وہ معذب ہوگا ؛

باب حال عذاب قبر کا

قبر کا عذاب حق ہے اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین حضرت نے فرمایا ہے اللہم انی اعوذ بک من عذاب القبر رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ یہہ بہی فرمایا ہے مردون کو جب قبر مین عذاب کیا جاتا ہے تو بہائم سنتے ہین حدیث عایشہ مین آیا ہے کہ کافر پر دو سانپ بہیجے جاتے ہین ایکطرف سے سر کے دوسرا طرف سے پاؤن کے وہ اوسکو قیامت تک کاٹا کرتے ہین رواہ احمد اس باب مین حدیث ابو سعید کی گزر چکی ہے کہ ننانوے سانپ کافر پر مسلط

کیے جاتے ہین رواہ احمد وابو یعلی ابن عباس کہتے ہین حضرت دو قبر پہ گزرے فرمایا ان دونون کو عذاب ہوتا ہے مگر کسی بڑے امر مین ایک پیشاب سے احتیاط نکرتا تہا دوسرا چغلخور تہا ایک کی بات دوسرےکو پہونچایا کرتا تاکہ اونمین ناخوشی ہو پہر ایک شاخ تر لیکر دو ٹکڑے کرکے ہر ایک قبر پر رکہدی پوچہا یہہ کیا ہے فرمایا شاید تخفیف ہو اون سے جب تک کہ خشک نہون رواہ الشیخان ہر درخت دبتہ وشاخ تسبیح خوان الٰہی ہوتا ہے جب تک کہ سرسبز ہے خشک نہین ہوا ہے اسلیئے قبر پہ گہاس یا درخت لگا دیتے ہین ؏

بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا		کہ قبر پوش غریبان ہمین گیاہ بس ست	

لکن یہہ ایک واقعہ تخصی تہا بعد اوسکے پہر ایسی صورت کا وقوع حضرت یا اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہین ہوا حضرت نے میمونہ سے کہا تو عذاب قبر سے خدا کی پناہ مانگ بیشک عذاب قبر بسبب غیبت اور پیشاب کے ہوتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا والبیہقی اور حدیثون مین بہی ہونا عذاب قبر غیبت وچغلخوری وعدم احتیاط بول سے آیا ہے حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ ایک آدمی کو قبر مین چند دُرّہ مارے گئے قبر آگ سے بہر گئی جب ہوش آیا کہا مجہے کیون مارا جواب ملا کہ تو نماز بے وضو پڑہتا تہا الخ رواہ الطحاوی وابو الشیخ حسن مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی کسی شخص کو میرے اصحاب سے بد کہیگا اللہ اوسپر ایک جانور کو مسلط کردیگا جو اوسکے گوشت کو کاٹیگا یا اوسکو پہاڑ پہاڑ کہاویگا قیامت تک رواہ ابن ابی الدنیا تبرا کہنے والے کہ ہر مین ذرا اپنا انجام یاد رکہین واثلہ بن اسقع کا لفظ یہہ ہے کہ اگر کوئی قدریہ مرجیہ مرگیا ہو بعد تین دن کے اوسکی قبر کو دیکہین تو اوسکا مونہہ قبلہ سے پہرا ہوا پائینگے رواہ ابن عساکر ابو اسحق فزاری نے کہا ہے ایک مرد نے میرے پاس آکر کہا کہ مین کفن چور ہون مینے بعض لوگونکو دیکہا کہ اون کا مونہہ قبلہ سے برگشتہ ہے اعاذنا اللہ منہ رواہ ابن ابی الدنیا ابو اسحق نے یہہ قصہ اوزاعی کو لکہا اونہون نے کہا یہہ وہ لوگ ہین جو بہ خلاف مذہب اہلسنت وجماعت کے گزرے ہین ؏

کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند ؛		برفتند وبسیار سرگشتہ اند ؛	

محال ست سعدی کہ راہ صفا	توان رفت جز در پئے مصطفےٰ

عمر بن عبد العزیز نے کہا ہے جن لوگون نے ولید بن عبد الملک کو دفن کیا اون مین ایک مین بہی تہا کیا دیکہتا ہون کہ دونون زانو اوسکے گردن تک بندہے ہوئے ہین تیئے توبہ کی اوس بات سے جو مروانی لوگ حق مین علی مرتضیٰ کے کہتے تہے کسی نے عمر بن عبد العزیز سے پوچہا تیرے باپ اور بہائی کو کس نے دفن کیا تہا کہا میرے فلان غلام آزاد نے اوسنے کہا مجہسے فلان شخص نے کہا ہے کہ جب مینے اونکو قبر مین رکہکر گرہ کفن کی کہولی تو دیکہا کہ اونکے مونہہ طرف پشت کے پہر گئے ہین رواہ ابن ابی الدنیا ؛

باب منقطع ہونا عذاب قبر کا

کفار سے عذاب قبر کا منقطع نہین ہوتا ہے بعض علما نے کہا ہے کہ دن جمعہ وماہ رمضان کو منقطع ہو جاتا ہے لکن یہہ قول آیات واحادیث سے مردود ہے ابن قیم نے کہا ہے کہ عذاب کافرونکا اور بعض گنہگار مسلمانون کا قبر مین منقطع نہین ہوتا اور بعض گنہگارونکو عذاب بقدر گناہ کے ہوکر بند ہو جاتا ہے قاضی صاحب فرماتے ہین کہ دعا وشفاعت مسلمانون سے بہی بند ہو جاتا ہے یافعی نے کہا روز جمعہ وشب جمعہ کو منقطع ہو جاتا ہے نسفی نے کہا پہر عود نہین کرتا یعنی ایک جمعہ تک ہوتا ہے اگر ہووے لکن حدیث دلیل ہے اسپر کہ ایک ہفتہ سے زیادہ بہی عذاب ہوتا ہے چنانچہ حدیث گذشتہ سے جسمین رکہنا حضرت کا شاخ سبز کو دو قبر پر آیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک ہفتہ سے زیادہ کے مدفون تہے حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی دن جمعہ کے مرتا ہے عذاب قبر سے بچ جاتا ہے رواہ ابو یعلی عن انس والبیہقی عن عکرمۃ بن خالد ؛

باب قبر مین کسکو عذاب نہین ہوتا

سلیمان بن صرد وخالد بن عرفطہ مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی دستون سے مرتا ہے یعنی مرض

اسہال شکم سے اوسکو عذاب قبر کا نہین ہوتا ہے رواہ الترمذی وابن ماجۃ الیس مسطون کہتے ہین ابن مسعود وابن عباس وغیرہما سے بچند طریق مروی ہے کہ پڑہنا کا ہر رات عذاب قبر سے نجات دیتا ہے صحابہ عہد حضرت مین اس سورت کو مانعہ کہتے عذاب قبر سے منع کرتی ہے حدیث خالد بن معدان مین آیا ہے کہ الم تنزیل السجدہ کیطرف سے قبر مین لڑتی ہے کہتی ہے اے اللہ اگر مین تیری کتاب مین ہون تو تو میری قبول کر ورنہ مجہکو اپنی کتاب سے نکال ڈال پرندہ کیطرح مردہ کو اپنے پرون کے نیچے شفاعت کرکے عذاب قبر سے محفوظ رکہتی ہے اسیطرح تبارک الملک رواہ الدار لفظ یہہ ہے کہ حضرت نہ سوتے جب تک کہ یہہ دونون سورتین نہ پڑہ لیتے رواہ والدارمی واحمد وقال الترمذی ہذا حدیث صحیح وکذا فی شرح السنۃ وفی غریب ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی شب جمعہ کو بعد مغرب کے دو رکعت نماز اور ہر رکعت مین فاتحہ یکبار اذا زلزلت پندرہ بار پڑہیگا تو سکرات موت اوسپر ہوجاوینگے عذاب قبر سے محفوظ رہیگا قیامت کے دن پل صراط سے بآسانی گزر جا رواہ الاصبہانی فی الترغیب حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی آیۃ الکرسی کو بعد ہر نماز کوئی چیز اوسکو دخول جنت سے مانع نہوگی مگر موت اس حدیث کو نسائی وابن حبان مردویہ ودارقطنی نے ابو امامہ سے بیہقی نے علی مرتضیٰ سے روایت کیا ہے انتہی ؛

فصل

ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے نہین وحشت ہے لا الہ الا اللہ والون پر نہ مرتے وقت نہ قبر وقت بعث کے رواہ الطبرانی والاصبہانی قاضی صاحب فرماتے ہین اس حدیث پر رکہا جاوے تو یون کہا جاویگا کہ جتنی وحشت کفار کو ہوگی اوتنی البتہ مسلمانون نہوگی نفی مطلق وحشت کی نہین کرسکتے ہین بسبب تعارض دیگر احادیث کے جنین

گنہگار مومنون کا قبر مین آیا ہے ظاہر یہہ ہے کہ مراد اہل اس کلمہ سے وہ لوگ ہین جو مشرف بہ فنا وبقا ہین اونکے ساحت سینہ مین سوائے ذات پاک کے کوئی مقصود باقی نہین رہا ہے کیونکہ عبادت کہتے ہین کمال تذلل کرنے کو سامنے معبود کے اسمین شک نہین ہے کہ جو شئے کسی کی مقصود ہوتی ہے وہ شخص واسطے حصول اوس مقصود کے کمال درجہ کا تذلل اختیار کرتا ہے وہی مقصود اوسکا معبود ہو جاتا ہے معنی لا مقصود الا اللہ و لا معبود الا اللہ کے ایک ہی جگہہ تک پہونچتے ہین سو جب مقصود بندہ کا سوائے ذات پاک کے کچھہ نرہا تو رابقۂ ماسوی اللہ سے آزاد ہو گیا اور شرک خفی سے پاک ہوا اوسکو حالت حیات مین انس و رغبت خدا سے ہوگا نہ اور کسی سے خلوت در انجمن حاصل ہوگی یعنی باوجودیکہ انبوہ مین ہے لکن باطن مشغول بحق ہے دست بکار و دل بیار رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله ایمان کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ لوگ نزدیک اوسکے مثل مینگنی اونٹ کے نہون یعنی کسی سے بھی سروکار نرکھے تب کہین مومن کامل ہووے سو ایسے شخص کو کہ انبوہ اوسکو مانع خلوت نہین ہے اگرچہ کبھی انبوہ موجب تشویش کا ہوتا ہے تنہائی مین بطریق اولی آنس ہوگا پھر اوسکو قبر مین جدائی سے لوگون کی کیون وحشت ہونے لگی بلکہ زیادہ تر لذت و انس ہوگا ایسے لوگ طالب بہشت بھی نہین ہوتے ہین مگر اسلیئے کہ مرضی خدا کی ہے اور وہان خدا کا دیدار ہوگا لکن ہم لوگ مامور ہین کہ بہشت کو طلب کرین مولوی روم فرماتے ہین

گر طمع خواہد زمن سلطان دین	خاک بر فرق قناعت بعد ازین

باب انبیا اولیا اپنی قبرون مین مشغول ہوتے ہین ساتھہ نماز و ذکر خدا کے اور اوس سے لذت پاتے ہین

حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت شب معراج مین قبر موسی علیہ السلام پر گزرے دیکھا کہ وہ قبر مین نماز پڑھہ رہے ہین روایت مسلم دوسرا لفظ انس کا مرفوعاً یہہ ہے کہ انبیا زندہ ہوتے ہین اپنی قبرون مین نماز پڑھا کرتے ہین روایت ابو یعلی ابن عباس نے کہا بعض اصحاب حضرت نے ایک قبر پر خیمہ لگایا او نہین معلوم تہا کہ اسجگہہ قبر ہے ناگاہ دیکھین ایک انسان تہا جو سورہ ملک پڑہتا تہا اوس صحابی نے یہہ حال حضرت سے کہا فرمایا یہہ سورت مانعہ ہے نجات دیتی ہے عذاب قبر سے روایت الترمذی والحاکم وغیرہما حافظ زین الدین نے کہا ہے اللہ تعالی بعض اہل برزخ کی تکریم فرماتا ہے اعمال صالحہ سے اگرچہ اوس عمل کا ثواب اوسکو کچھہ نہین ہوتا کیونکہ عمل موت سے منقطع ہو جاتا ہے لکن یہہ عمل اوسکا اسلیئے ہے کہ اللہ کی یاد سے تنعم و تلذذ پاوے جسطرح فرشتے اور بہشت والے ذکر خدا سے نعمت و لذت حاصل کرتے ہین کیونکہ فقط ذکر خدا اونکا ساری نعمت دنیا سے بہتر ہے الا بذكر الله تطمئن القلوب قاضی صاحب کہتے ہین نفس ذکر نعیم جنت سے بھی بہتر ہے پس یہہ قول اونکا کہ ثواب نہین ہوتا ہے بجا ہے عوام کو دیکھو کہ سرود و شعر سے لذت حاصل کرتے ہین لطف اوٹہاتے ہین کیونکہ اوسمین ذکر محبوب کا ہوتا ہے خواص جنکا محبوب سوائے خدائے عزوجل کے کوئی نہین ہے اونکا حظ و تلذذ ذکر خدا سے ہے نہ غیر سے انتہی مین کہتا ہون زین الدین نے جو نفی ثواب کی بیان کی وہ بطور مسئلہ و حکم شرعی کے بیان کی ہے اسکا انکار نہین کیا ہے کہ اوس عمل سے کچھہ مزا بھی نہین ملتا ہان اگر یہی جزا ثواب اوس عمل کا کسی دلیل سے ثابت ہو تو قول اونکا بیجا ٹھیر سکتا ہے والا فلا خلال فی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ مسلمان کو قبر مین مصحف دیتے ہین کہ اوسکو پڑہے مگر یہہ حدیث ضعیف ہے کچھہ دور نہین کہ مراد مصحف سے اس جگہہ تلاوت قرآن کی ہو نہ نسخہ مصحف واللہ اعلم ؞

فصل

یزید رقاشی کہتے ہین مجھکو یہہ بات پہونچی ہے کہ اگر کوئی مسلمان ایسی حالت مین مرجاتا ہے کہ اوسنے بعض قرآن نہ پڑہا ہو [illegible]

پڑہا دین رواہ ابن ابی الدنیا عن عطیہ عوفی سے بہی اسیطرح مروی ہے ؛

فصل

ابن سیرین اس بات کو دوست رکہتے تہے کہ مردہ کو اچہا کفن دیا جاوے اور کہتے تہے کہ وہ باہم اپنے کفن مین ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہین رواہ ابن ابی شیبۃ اسکو ابن عدی نے ابو ہریرہ سے عقیلی وخطیب نے انس سے ترمذی وغیرہ نے ابی قتادہ سے مرفوعا بہی روایت کیا ہے مراد اچہے کفن سے یہہ ہے کہ مال حلال سے موافق سنت کے ہو اور سفید و پاکیزہ ہو نہ بیش قیمت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک پرانی چادر اپنے کفن کے لئے دی اور کہا نئے پارچہ کا مستحق زندہ آدمی ہوتا ہے ؛

باب زیارت قبور کا

حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ نہین زیارت کرتا کوئی آدمی اپنے بہائی کی قبر کو اور وہان بیٹہکر سلام کہتا ہے لکن مردہ اوسکے سلام کا جواب دیتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا اسیطرح بیہقی وغیرہ نے ابو ہریرہ سے بہی مرفوعا موقوفا روایت کیا ہے دوسر الفظ ابو ہریرہ کا یہہ ہے کہ حضرت نے قبرستان مین آکر کہا السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون۔ رواہ مسلم عائشہ نے بہی یون ہی روایت کیا ہے مگر اتنا زیادہ کیا ہے یرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین بریدہ نے مرفوعا بعد لفظ لاحقون کے اتنا اور کہا ہے انتم لنا فرط ونحن لکم تبع نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ رواہ النسائی وابن ماجۃ ورواہ النحو عن ابن عباس والطبرانی عن علی نحوہ ابو ہریرہ کہتے ہین جو کوئی مقابر مین جاکر اللہ سے واسطے مردون کے مغفرت مانگے اور اونپر رحمت کرے اوس نے گویا نماز اونکے جنازہ پر پڑہی رواہ ابن ابی الدنیا ؛

فصل

حدیث بریدہ مین مرفوعاً آیا ہے مینے منع کیا تہا تمکو زیارت قبور سے سواب تم اونکی زیارت کیا کرو الحدیث رواہ مسلم ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا مینے منع کیا تہا تم کو زیارت سے قبرونکی سواب تم اونکی زیارت کرو کہ یہہ زیارت بے رغبت کرتی ہے دنیا مین اور دلاتی ہے آخرت کو رواہ ابن ماجۃ **ف** زیارت قبور کی مستحب ہے لکن سفر کرنا واسطے زیارت کے ثابت نہین ہوا ہے زیارت سے رقت دل حاصل ہوتی ہے اپنا مرنا یاد آتا ہے **ع**

یکے بگور غریبان شہر سیرے کن	ببین کہ نقش عملہا چہ باطل افتادہ ست

بڑا فائدہ اس زیارت کا یہہ ہے کہ مردہ کے لئے دعا واستغفار کرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع مین آتے مردون پر سلام کرتے اونکے لئے مغفرت مانگتے رہا استمداد کرنا اہل قبور سے سو کسی دلیل سے ثابت نہین ہے اگرچہ بعض صوفیہ و فقہا اسکے قائل ہین کہ روح سے فیض حاصل ہوتا ہے لکن یہہ اونکا کشف وشہود ہے کچہ حجت شرعی نہین ہے ادب زیارت یہہ ہے کہ طرف قبر کے مونہہ کرکے سلام مسنون کہے قبر کو مسح نکرے بوسہ ندے کمر نہ جہکاوے اول روز جمعہ مین زیارت کرنا افضل ہوتا ہے اوس دن مردہ کو اور دنون سے زیادہ ادراک دیا جاتا ہے بہر حال مقصود زیارت قبور سے تذکر آخرت و دعا سے میت ہے نہ چراغ جلانا چادر ڈالنا پہول چڑہانا مدد چاہنا بعض افعال انمین بدعت ہین اور بعض سرحد شرک تک پہونچا دیتے ہین ؛

فصل

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے زیارت کی اپنی مان کی قبر کی آپ روئے اور ساتہہ والونکو رلایا پہر فرمایا مینے اذن چاہا تہا اپنے رب سے کہ مین اوسکے لئے استغفار کرون مجہکو اذن ندیا پہر اجازت چاہی زیارت قبر کی اوسکی اجازت دی سو تم زیارت کیا کرو قبرونکی کہ وہ یاد دلاتی

موت کو رواہ مسلم اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ غیر مسلمان کے لئے استغفار کرنا جائز نہین ہے
اگرچہ زیارت ایسے قریب کی جسنے اسلام نہین پایا ہے جائز ہے ❊

فصل

ابن عباس کہتے ہین حضرت کا گزر قبور مدینہ پر ہوا اونکی طرف موںہہ کرکے کہا السلام علیکم
یا اہل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر رواہ الترمذی وقال ہذا
حدیث حسن غریب بریدہ کا لفظ یہہ ہے حضرت اونکو سکہلاتے تہے کہ جب قبرستان مین جائین
یون کہا کرین السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم
للاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ رواہ مسلم معلوم ہوا کہ مردون پر سلام کرنا اور
اونکے لئے دعا عافیت مانگنا مستحب ہے اب عوض اس دعا کے لوگ اپنی حاجتین مانگا کرتے ہین یہہ
گور پرستی بالکل عکس القضیہ ہے ❊

تو ناکے گور مردان را پرستی	بگرد کار مردان گرد رستی

عایشہ کہتی ہین جسدن میری رات ہوتی حضرت آخر شب کو طرف بقیع کے جاتے کہتے السلام علیکم
دار قوم مومنین واتاکم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون
اللہم اغفر لاہل بقیع الغرقد رواہ مسلم دوسرا لفظ یہہ ہے عایشہ نے کہا مین زیارت
قبور مین کیا کہا کرون فرمایا یون کہہ السلام علی اہل الدیار من المومنین والمسلمین و
یرحم اللہ المستقدمین منا والمتاخرین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون رواہ مسلم
اس حدیث سے یہہ شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ عورتون کو بہی زیارت قبر کی کرنا جائز ہے لکن مطلب
اس حدیث کا یہہ نہین ہے بلکہ مقصود عایشہ کا یہہ تہا کہ زیارت کرنے والے وقت زیارت کے
کیا کہین دلیل اس مطلب پر حدیث ابوہریرہ ہے کہ لعنت کی حضرت نے زوارات القبور پر
رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح بعض اہل علم نے

یہہ بہی کہا ہے کہ یہہ حدیث قبل رخصت کے زیارت قبور مین تہی جب رخصت دی تو اوسمین مرد
عورت سب داخل رہے لکن تحقیق یہہ ہے کہ رخصت خاص واسطے مردون کے ہے نہ واسطے
عورتون کے بعض نے کہا عورتون کو زیارت کرنا اسلئے مکروہ ہے کہ وہ قلیل الصبر کثیر العجز
ہوتی ہین یعنی کہین بے تاب ہوکر قبر کا مسح کرین یا بوسہ لین یا اور کوئی امر جاہلیت کر بیٹہین
جیسے اہل بدعت عرس وغیرہ کرنے لگتے ہین نذر نیاز لاتے ہین حاجتین طلب کرتے ہین یہہ لوگ
درحقیقت نسوان امت ہین عقل و دین مین ناقص ہین اگر احادیث زیارت اور الفاظ دعوات
وسلام اہل قبور مین غور کرتے تو سمجہہ لیتے کہ اموات محتاج احیا ہین اونکی دعا و استغفار کا
انتظار کرتے ہین احیا ہرگز محتاج اموات کے نہین ہین قبر خواہ مومن کی ہو یا غیر مومن کی
نتیجہ زیارت کا یہی ہے کہ موت و بوسیدگی کو یاد کرے آخرت کا دہیان کرے مردہ اگر مسلمان
ہے خواہ پیر ہو یا ولی اوسکے لئے دعاء مغفرت کرے سلام بہیجے اسکے سوا کوئی فعل و حرکت
نکرے کہ وہ خالی کر[illegible]ہ یا بدعت سے نہوگی تہہ مثل مشہور تہی کہ مردہ بدست زندہ اب
زمانہ پر آشوب مین کہ ہر معروف منکر اور ہر منکر معروف ہوگیا ہے زندہ بدست مردہ نظر
آتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ❊

باب روح کہان رہتی ہے

جائے قرار روح مین روایتین مختلف آئی ہین کعب بن مالک مرفوعاً کہتے ہین روح مسلمانون
کی ایک پرندہ ہے جو درخت جنت سے کہاتا رہتا ہے جب تک کہ دن قیامت کو طرف اپنے بدن
کے پہرے رواہ مالک والنسائی بسند صحیح اسکو احمد وطبرانی نے بہی ام ہانی سے مرفوعاً
روایت کیا ہے ام بشر نے کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تہے روح مومن کی پرندہ ہے سیر کرتی
ہے بہشت مین جہان چاہے روح کافر کی سجین مین ہے رواہ ابن عساکر وابن ماجۃ
الطبرانی حمزہ بن حبیب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ روح مومنون کی پرندہ سبز مین ہوتی ہے

سیر کرتی ہے بہشت مین جہان چاہے روحین کافرون کی محبوس ہین سجین مین رواہ الطبرانی وغیرہ بعض روایات مین بھی شہدار آیا ہے کہ روح شہیدون کی پیٹ مین ہری چڑیا کے ہوتی ہے نہر جنت مین جہان کہین چاہے چرتی پہرتی ہے پہر قندیلون مین جو نیچے عرش کے ہین بسیرا کرتی ہے اسکو مسلم نے ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور ابو داؤد و حاکم وغیرہا نے ابن عباس سے حق شہدار احد مین اور بیقی بن مخلد ابو سعید خدری سے اسکے راوی ہین و رواہ هناد بن سری عن ابی سعید نحوہ انس کا لفظ یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے شہیدون کو پیٹ مین سفید پرندون کے عرش کی قندیلون مین لٹکایا ہے رواہ ابو الشیخ دوسرا لفظ انس کا مرفوعاً یہہ ہے کہ حضرت نے حق حارثہ بن سراقہ مین جبکہ وہ شہید ہوئے فرمایا ہے کہ وہ فردوس اعلیٰ مین ہین رواہ البخاری اسطرح کی حدیثین حق مین شہیدون کے بہت آئی ہین لکن یہہ حدیثین دلیل اسبات پر نہین ہین کہ سوائے شہیدون کے اور کوئی شخص اس رتبہ کو نہین پہونچتا ہے کیونکہ انبیار و صدیقین افضل ہین شہدار سے اگلی حدیثین دلالت کرتی ہین اس بات پر کہ ارواح مومنین کی بہشت مین رہتی ہین اونین کچہہ تخصیص شہدار کی نہین ہے ف دوسری حدیثون مین آیا ہے کہ اطفال مسلمانون کے بہشت مین ہوتے ہین ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اولاد مومنون کی ایک پہاڑ پر اندر بہشت کے پرورش پاتی ہے ابراہیم وسارہ علیہما السلام اونکی تربیت کرتے ہین دن قیامت کو اللہ اونہین اونکے آبار کو پہیر دیگا رواہ احمد والحاکم وابو داؤد وغیرہم خالد بن معدان نے کہا ہے شجرۂ طوبیٰ سے دودہ پیتے ہین مکحول نے مرفوعاً کہا ہے ذریت مومنین کی سبز چڑیون مین بہشت کے اندر رہوتی ہے رواہ سعید بن منصور مگر یہہ حدیث مرسل ہے ف جب اطفال مسلمانون کے بہ تبعیت ماں باپون کے ملحق بمسلمین ٹہیرے اور بہشت مین رہے تو کبار مسلمین جو کہ صلاح و تقویٰ سے آراستہ ہین بطریق اولیٰ بہشت مین جاوینگے ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ روحین مومنون کی بہشت مین ہونگی روحین کافرون کی دوزخ مین ہونگی لکن قرآن و حدیث مین غالباً ذکر سدمنیر

و کفار کا آیا ہے سو مراد مومنین سے کامل الایمان لوگ ہین گنہگار مسلمانون کا ذکر بمقابلہ کفار مین نہین آیا ہے اس سبب سے محل ان حدیثون کا مومنین کاملین پر کرنا چاہیے وہ چار گروہ ہین ایک پیغمبر دوسرے صدیق تیسرے شہید چوتہے صالح مراد صلحار سے اولیار اللہ ہین جنکے دل شغل ماسوی اللہ سے پاک صاف ہین لائق تجلیات الٰہی ہوگئے ہین ع

غنچہ دلچسپ ہمارا دل ہے		رش وہ ہے یہہ تری منزل ہے	

حضرت نے فرمایا ہے ولمین بنی آدم کے ایک مضغہ ہے یعنی ٹکڑا گوشت کا جب وہ درست ہوجاتا ہے تو سارا بدن درست ہوجاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے سن رکہو وہ ٹکڑا دل ہے سو صلحار کے نفوس صفات رذیلہ سے پاک ہوا ہوائے باطل سے صاف ہوکر مطمئن بمرضیات خدا ہوجاتے ہین اللہ نے اونکے حق مین فرمایا ہے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ابن عباس رضی اللہ عنہ کو جب مقام طائف مین اندر قبر کے اوتارا ایک آواز سنی وہ یہی آیت تہی جسکو کسی نے غیب سے پکار کر پڑہا تہا اللہم ارزقنا ف ان چارون گروہ کے سوا اور جسکو خدا چاہے ان بزرگون سے ملاوے جسطرح فرمایا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا خلفار اربعہ مین ایک صدیق تہے تین شہید باقی صحابہ صلحار تہے پہر سارے موحدین متبعین مخلصین کامل الایمان والعمل ملحق ہین ساتہ انہین صلحار کے انشار اللہ تعالےٰ آگے اللہ مین اگرچہ صالح نہین ہون لکن صلحار کا دل سے دوستدار ہون تو مجہکو بہی توفیق صلاح و فلاح کی بخش ع

احب الصالحین ولست منہم		لعل اللہ یرزقنی صلاحا	
گرچہ از نیکان نیم خود را بہ نیکان بستہ ام		در بہار آفرینش رشتۂ گلدستہ ام	

ف بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مقر ارواح شہدار باہر ہے بہشت سے ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے کہ روحین شہیدون کی دروازہ بہشت پر ایک قبہ سبز مین رہتی ہین صبح و شام

اونکے پاس جنت سے رزق آتا ہے رواہ احمد والطبرانی وابن ابی شیبۃ بسند حسن
اُبی بن کعب کہتے ہین شہید چمنون مین ہین نزدیک بہشت کے اونکے پاس مچھلی گاؤ باہم تلاطم کرتی
ہین شہدا اونسے کھیلتے ہین پھر جب چاہتے ہین تو ایک شئے دوسری شئے کو مار ڈالتی ہے یہ اونکو
کھاتی لذت پاتی ہین ہر چیز جو جنت مین ہے اوسکا مزا انکو ملتا ہے رواہ ابن ابی شیبۃ مجاہد
نے کہا شہدا جنت سے باہر رہتے ہین جنت کا میوہ اونکے پاس آیا کرتا ہے ۵

آن رتبہ ندارم کہ شوم داخل محفل	گر حکم شود در پس دیوار نشینم

یہہ حدیثین قوت مین مثل احادیث سابق کے نہین ہین احتمال ہے کہ بعض شہداء بیرون
جنت رہتے ہون نہ سبب کے سبب کیونکہ احادیث مین کئی درجے فرمائے ہین ایک مرد صالح
جید الایمان خالصاً للہ شہید ہوا اوسکا مرتبہ بہت اعلیٰ ہوتا ہے پیغمبرون کو اوسپر یہی فضیلت
نبوت کی ہوتی ہے ایک مرد وہ ہے جو عمل صالح وغیر صالح دونون کرتا ہے وہ شہید ہوگیا
اوسکے گناہ بخشدئے گئے لکن دخول جنت سے بسبب قرض کے یا اور حقوق عباد کے ممنوع
رہا جسطرح کہ حدیث ابی قتادہ وابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے کہ شہید کے سارے گناہ بخشے
جاتے ہین مگر قرض جبرئیل نے مجھ سے اسدم یون ہی کہا ہے رواہ مسلم ۵

قرض از مرتبہ مردمی انداخت مرا	بسکہ این راہ گران بود سبک ساخت مرا

ف بعض حدیثین دلیل ہین اس بات پر کہ روح مومنونکی آسمان ہفتم پر ہوتی ہے اور
رواہ احمد [illegible] ابو [illegible]
یعنی علیہ بہشت مین دیکھتی ہے اسکو ابونعیم نے بسند ضعیف ابوہریرہ سے روایت کیا ہے
وہب بن منبہ کہتے ہین ساتوین آسمان پر ایک گھر ہے وہان روحین مومنون کی جمع ہوتی
ہین جو کوئی مرجاتا ہے وہان جاتا ہے اگلی روحین اوس سے خبر دنیا کی پوچھتی ہین سلمان
فارسی نے کہا روح جب بدن سے نکلجاتی ہے تو درمیان آسمان وزمین کے رہتی ہے رواہ
سعید بن منصور دوسرا لفظ سلمان کا یہہ ہے کہ روح مومنون کی برزخ مین ہوتی ہے
زمین سے جہان چاہے پھرے جان کافر کی سجین مین رہتی ہے رواہ ابن المبارک

والحکیم الترمذی وابن ابی الدنیا وابن مندہ یہہ حدیثین اور دوسرے اقوال اگر صحت کو
پہونچین تو محمول ہونگی اسپر کہ بعض مومنون کے اعمال اتنی مدد نہین کرتے ہین کہ وہ بہشت مین
داخل ہون اسلئے ساتوین آسمان پر رہتے ہین اور بعض اون مین ایسے ہین کہ آسمان سے
پرے نہین جاسکتے ہین زمین آسمان کے بیچ مین رہتے ہین لکن اسقدر گناہون مین نہین پھنسے
ہین اسلئے سیر کرتے پھرتے ہین بعض جو گرفتار گناہ ہوتے ہین اونکو قدرت سیر کی بھی نہین ہوتی
انس نے کہا ایک جنازہ آیا حضرت نے پوچھا اسپر کچھہ قرض ہے کہا ہان فرمایا میری نماز اسکو نفع
نکریگی اسکی روح قبر مین بند رہیگی آسمان پر نہ چڑھیگی اگر کوئی شخص ضامن قرض کا ہو جاوے
تو مین اسپر نماز پڑھون رواہ الطبرانی ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے روح مومن کی محبوس رہتی
ہے یہانتک کہ اوسکا قرض ادا کیا جاوے رواہ الترمذی وابن ماجۃ اسیطرح براء بن
عازب نے کہا ہے کہ قرضدار محبوس ہوتا ہے سامنے خدا کے شکایت تنہائی کی کرتا ہے رواہ الطبرانی فی
ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا یہان کوئی شخص بنی ہذیل کا ہے تمہارا یار دروازہ بہشت پر
محبوس ہے عوض قرض کے اگر چاہو تو اوسکا قرض ادا کردو اور اگر چاہو تو حوالہ عذاب خدا کرو
رواہ البزار والطبرانی معلوم ہوا کہ کوئی بسبب قرض وغیرہ کے بہشت مین نہین جاتا ہر
بلکہ دروازہ جنت تک بھی نہین پہونچتا یا آسمان پر نہ جاتا ہے زمین مین محبوس رہتا ہے
یعنی حال باختلاف اشخاص مختلف ہوتا ہے اللھم انی اعوذ بک من غلبۃ الدین وقہر الرجال
ف روحین سارے کافرونکی سجین مین نیچے زمین ہفتم کے جہان دوزخ ہے محبوس رہتی ہین صبح
وشام اونکو سیر جہنم کی کرائی جاتی ہے النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ
ادخلوا آل فرعون اشد العذاب قوم فرعون جسدن ڈوبی تھی اوسیدم جہنم مین جا پہونچی
اغرقوا فادخلوا نارا مراد دخول نار سے یہی عرض کرنا اونکا ہے صبح وشام آتش دوزخ
پر پھر دن قیامت کے سخت تر عذاب مین لگاتار یکبار رہیگی ان حدیثون مین اسطرح پر تطبیق
دیجاتی ہے لکن اور حدیثین دلیل ہین اسپر کہ ارواح مومنون اور کافرونکی سب قبور رہی مین

اسی ہین حدیث براء بن عازب مین آیا ہے کہ جب فرشتے روح مومن کو آسمان ہفتم پر لیجاتے ہین
تو یہہ حکم ہوتا ہے کہ اوسکا نام علیین مین لکھکر اوسکو زمین کیطرف لیجاؤ الخ اسکے سوا اور حدیثین
ہین جو دلیل ہین اسی مطلب پر یہانتک کہ روحین پیغمبرونکی بہی قبر مین رہتی ہین حضرت نے موسیٰ
علیہ السلام کو شب معراج مین اندر قبر کے نماز پڑھتے دیکھا تھا اور یہہ بہی فرمایا ہے کہ جو کوئی
درود بہیجتا ہے مجہپر نزدیک میری قبر کے مین سنتا ہون اور اگر دور سے بہیجتا ہے تو وہ
مجھکو پہونچا دیجاتی ہے سو بوجہ اسی اختلاف روایات کے اقوال علما کے اس باب مین مختلف
ہین ابن عبد اللہ نے کہا ہے کہ یہی احادیث اخیرہ اصح ہین اور جن حدیثون مین ذکر سوال
منکر نکیر کا اور دکھانے جنت و دوزخ کا مردہ کو اور ذکر ثواب و عقاب قبر کا اور زیارت
وسلام قبور کا اور خطاب کرنے کا مردون کو مثل خطاب حاضر عاقل کے آیا ہے وہ بہی اسی پر
دلالت کرتے ہین کہ اونکی روحین قبر مین رہتی ہین نسفی نے بحر الکلام مین کہا ہے پیغمبرون کی
روحین جب بدن سے نکلتی ہین تو اونکی صورت مشک و کافور کی ہو جاتی ہے بہشت مین کہا
کہاتے پیتے ہین چین آرام کرتے ہین رات کو نیچے عرش کے آکر قندیلون مین بسیرا کرتے ہین شہیدون
کی روحین سبز پرندون کے اندر رہکر کہاتی پیتی ہین آرام کرتی ہین رات کو قندیلون مین زیر عرش
بسر کرتی ہین اور مومنون مطیع کی روحین باہر زیر بہشت کے ہوتی ہین اونکو اکل و تمتع نہین
ہوتا ہے مگر اتنا کہ بہشت کو دیکھتی ہین ارواح مومنین عاصین کے درمیان آسمان و زمین کے
رہتی ہین ہوا مین کافرونکی روحین سجین مین ہوتی ہین پیٹ مین کالے جانورونکے نیچے ساتوین
زمین کے اونکو ایک طرحکا لگاؤ رہتا ہے بدن سے عذاب روح کو ہوتا ہے اوسکا درد بدنکو
بہی پہونچتا ہے جسطرح آفتاب آسمان پر ہے اوسکی دہوپ زمین پر پڑتی ہے ف حافظ ابن حجر
عسقلانی نے کہا ہے کہ ارواح مومنون کی علیین مین اور ارواح کافرونکی سجین مین ہین روح
کو اپنے جسد سے ایک طرحکا اتصال معنوی ہوتا ہے جو مشابہ اوس اتصال کے نہین ہے جو کہ
حیات دنیا مین ہوتا ہے بلکہ اگر مشابہت دیجاوے تو حال سے شخص خفتہ کے دیجا سکتی ہے لکن

وہ اتصال اتصال خفتہ سے بہی قوی تر ہوتا ہے انتہی سیوطی نے کہا اس تقریر سے جمع حاصل
ہوتی ہے درمیان اون احادیث کے جنمین مقرار واح علیین یا سجین آیا ہے اور درمیان
قول ابن عبد البر کے کہ جمہور نزدیک قبور کے بتاتے ہین انتہی قاضی صاحب فرماتے ہین میرے
نزدیک اسجگہہ جمع بین الاحادیث یون ہے کہ جب فرشتے روح مومن کی قبض کرکے آسمان پر
لیجاتے ہین تو آسمان ہفتم پر پہونچکر یہہ حکم ہوتا ہے کہ اوسکا نام علیین مین لکھہ لو اور اوسکو
طرف زمین کے لیجاؤ کہ زمین ہی سے اوسکو پیدا کیا ہے اور زمین ہی مین ہم اوسکو پہیر دینگے
پہر زمین ہی سے نکالین گے تب اوس روح کو اوس بدن مین داخل کر دیتے ہین سوال منکر و
نکیر کا ہوتا ہے انبیاء اور جو لوگ کہ مشابہت تامہ انبیاء سے رکہتے ہین اونکی شان سوال سے
ارفع ہے پہر بعد سوال کے جبکہ جواب حق پر ثابت رہتا ہے تو یہہ حکم ہوتا ہے کہ اوسکے لئے جنت
سے فرش کرین بہشت کی پوشاک پہنائین طرف جنت کے دروازہ کہولین اوسوقت روح اوسکی
اوسی راہ سے کہ قبر سے طرف بہشت کے ہوتی ہے جانب جنت صعود کرتی ہے پہر انبیاء شہداء
صدیقین و اولیاء کی روحین اوسی بہشت مین رہکر جہان کہین چاہتی ہین سیر کرتی ہین کہاتی
پیتی ہین اور نیچے عرش کے جگہہ لیتی ہین علیین و اعلی علیین مین ہر ایک حسب مراتب خود ہوتا
ہے اور مومنونکو بظاہر وہان تک رسائی نہین ہوتی آسمان سے تک ہوتی ہے اور گنہگار
مومنونکو جب تک کہ اونکے گناہ بخشے نہ جاوین آسمان سے اوپر کو تو میسر نہین آتی وہ درمیان
آسمان و زمین کے رہتی ہین برزخ زمین مین سیر کرتے پہرتے ہین بلکہ جا بجا بسبب معاصی مین
قبر سے بہی آگے ترقی نہین ہوتی محبوس رہتی ہین کفار کی روح جب قبض کر لیجاتے ہین تو
اوسکے لئے دروازے آسمان کے نہین کہلتے اوسکا نام سجین مین لکہا جاتا ہے اسکو اوٹھا کر
پہینکدیتے ہین وہ روح اندر بدن کے داخل نہین ہوتی وہان سے اوسی راہ سے جو کہ طرف
دوزخ کے گئی ہے طرف سجین کے پہونچا دیجاتی ہے صبح و شام اوسکو دوزخ دکہایا کرتے ہین یہہ
بات کہ روحین شہیدون و صالحونکی بہشت مین ہوتی ہین دلیل اسکی یہہ آیہ کریمہ ہے فیل

ادخل الجنة قال یالیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین یہہ آیت حق مین
حبیب نجار کے آئی ہے سوا انبیار و صدیقین تو شہدار سے کہین زیادہ تر افضل و اشرف ہین
اونکی راہ قبور سے بہشت تک جاری ہے اللہ نے اوس راہ کو اونکے لیے نزدیک کر رکہا ہے
جب کوئی زیارت قبر کی کرتا ہے یا سلام کہتا ہے یا خطاب کرتا ہے تو بل بارنے مین روح اوس جگہہ
حاضر ہوجاتی ہے جواب سلام کا دیتی ہے اس صورت مین دیکہنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا موسیٰ علیہ السلام کو شب معراج مین اندر قبر کے حالت نماز مین اور پہر چہٹے آسمان پر اوسی
شب مین اسی سبب سے تہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج مین زمین سے سدرۃ المنتہیٰ
جنۃ الماوی تک گئے اور کتنی کچہہ سیر کی احکام پیش آئے جب پہر کر زمین پر آئے بستر ہنوز
گرم تہا روح کو بعد مرنے کے جسد سے گو ویسا اتصال نہو جیسا کہ زندگی مین تہا کما قال
تعالیٰ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا فیمسک التی قضی
علیہا الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی لکن البتہ ایک علاقہ باقی رہتا ہے کہ اوس سے
ادراک راحت و رنج کا کرتا ہے قطع نظر اسکے اگر یون ہو کہ روح کو الگ عذاب ہو اور جسد کو
الگ تو یہہ بہی ممکن ہے شعر

ای ہوجر بجاو نا بلجان زہم فراق	ما و دل خراب جدا گانہ سوختیم

جسد بے روح اگرچہ بزعم عوام کے احساس لذت و الم کا نہین کرتا ہے لکن شرع سے ثابت ہے
کہ نزدیک اللہ کے اوس مد کہتا ہے آتینا طائعین و اذنت لربہا وحقت یومئذ تحدث
اخبارہا یہہ تو اس تو قرآن مین ہین اور حدیث مین آیا ہے کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ
سے کہتا ہے کہ ذکر کرنیوالا بہی تجہپر گزرا ہے اگر کہتا ہے کہ ہان تو وہ خوش ہوتا ہے
قال تعالیٰ انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الخ وقال تعالیٰ وان من
شیئ الا یسبح بحمدہ وقال تعالیٰ فما بکت علیہم السماء والارض وقال تعالیٰ
یا جبال اوبی معہ والطیر حس حدیثون مین یہہ آیا ہے کہ آسمان و زمین موت مسلمان پر روتے

ہین زمین دفن مسلمان سے خوش دفن کافر سے ناخوش ہوتی ہے وہ حدیثین اسی مدعا پر دلیل
ہین مولوی روم نے فرمایا ہے شعر

آب و باد و خاک و آتش بندہ اند	پیش ما مردہ و با حق زندہ اند

ف اللہ نے حق مین شہیدون کے فرمایا ہے بل احیاء عند ربہم یرزقون قاضی صاحب
کہتے ہین شاید مراد یہہ ہے کہ اللہ شہیدونکی روح کو قوت اجساد کی دیتا ہے جس جگہہ چاہتے ہین
سیر کرتی پہرتی ہین لکن یہہ حکم کچہہ خاص ساتہہ شہیدون کے نہین ہے انبیار و صدیقین افضل ہین
شہدار سے اولیار بہی حکم شہدار مین ہین کیونکہ اپنے نفس سے جہاد کرتے رہتے ہین یہہ جہاد اکبر ہے
رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر اسی طرف اشارہ ہے شعر

کشتگان خنجر تسلیم را	ہر زمان از غیب جانے دیگرست

اسیلیے اولیار نے کہا ہے ہماری روحین ہی ہمارے بدن ہین ہمارے بدن ہی ہماری روحین
ہین یعنی روح کا ... کا دیتی ہے اور کبہی جسد نہایت لطافت سے روح کے رنگ مین ظاہر ہوتا
ہے کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تہا غرضکہ اونکی روحین زمین آسمان
بہشت مین جہان کہین چاہین چلین پہرین اور دوستون اور معتقدون کی دنیا و آخرت
مین مدد کرین اور دشمنون کو ہلاک کرین اور اونکی روح سے بطور اویسیت فیض باطنی پہونچتا
ہے اور اسی حیات کے سبب سے اونکے بدن کو قبر مین خاک نہین کہاتی ہے بلکہ کفن بہی باقی رہجاتا
ہے ابن ابی الدنیا نے مالک سے روایت کیا ہے کہ روحین مومنون کی جہان چاہتی ہین سیر کرتی ہین مراد
مومنون سے اسجگہہ کاملین ہین اللہ اونکے اجساد کو قوت ارواح کی دیتا ہے وہ قبور مین نماز
پڑہتے ہین ذکر کرتے ہین قرآن پڑہتے ہین حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ
بعض اولیار کو جسم موہوب دیتا ہے اور یہہ حکم حق مین شہدار کے حدیث سے ثابت ہے کیونکہ
حضرت نے فرمایا ہے جب انسان شہید ہوجاتا ہے اللہ ایک بدن نازل کرتا ہے بہت خوبصورت
پہر اوسکی روح سے کہا جاتا ہے کہ تو اس بدن مین داخل ہو تب وہ جسد اول کو دیکہتا ہے کہ

اوسکے ساتھ کیا کیا جاتاہے اور بات کرتاہے اور گمان رکھتاہے کہ لوگ اوسکی بات سنتے ہین اور خیال کرتاہے کہ لوگ اوسکو دیکھتے ہین یہانتک کہ اوسکی بیبیان حور عین آکر اوسکو اپنے ہمراہ لیجاتی ہین اس حدیث کو ابن منده نے مرسلاً روایت کیا ہے تمام ہوا کلام قاضی صاحب کا اس کلام مین بعض عبارتین ایسی ہین جو محتاج ہین سند صحیح کی کتاب وسنت سے کیونکہ آزادی ارواح کی واسطے سیر وگلگشت روے زمین کے اور مدد وہی معتقدونکو اور ہلاک کرنا دشمنون کا اور حصول فیض باطنی صراحۃ کسی دلیل مین نہین آیا ہے اگر ثبوت ایسی معلومات کا کشف وشہود اصحاب سلوک سے ہوا ہے تو وہ اور بات ہے جو کہ ہم اوس درجہ تک نہین پہونچے ہین اسلئے ہم اوسکے قائل نہین ہوسکتے ہمارے لئے. واضح کتاب ظاہر سنت کافی ووافی شافی ہے

	چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم	٥	نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم	

رہی وہ حدیث جس سے جناب مجدد ؒ نے استدلال کیاہے اوسکی سند وصحت کو دیکھنا چاہئے کہ کیسی ہے اوس سے احتجاج ہوسکتاہے یا نہین عوام کے لئے دروازہ شرک وبدعت کا ایسے ہی خیالات سے کھل جاتاہے واللہ اعلم ؛

باب. زندونکے عمل کو مردون سے کہتے ہین

انس نے مرفوعاً کہاہے تمہارے اعمال تمہارے اقربا مردہ پر ذکر کیے جاتے ہین اگر اچھے ہین تو وہ خوش ہوتے ہین اور اگر برے ہین تو ناخوش ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ اے اللہ ونکو نہ مار یہانتک کہ راہ پر لگین رواہ احمد وغیرہ اسی کے لگ بھگ طیالسی نے جابر بن عبد اللہ سے اور ابن مبارک وابن ابی الدنیا نے ابو ایوب سے روایت کیاہے اس باب مین نعمان بن بشیر وابوہریرہ وابو الدرداء وغیرہ سے بھی حدیثین آئی ہین ؛

باب. روح مومنونکی سوتے مین عرش تک جاتی ہے

ظاہر مراد یہہ ہے کہ مراد روح مومنین کاملین کی ہے جیسے انبیاء واولیاء کیونکہ اونکے شیاطین کا دخل ممکن نہین ہے ونکا خواب داخل وحی ہوتاہے رہے اولیاء اونکی روح کا کے اوپر تک ہوتاہے اسیلئے اونکے خواب اکثر سچے ہوتے ہین اور ارواح عوام کا عروج ہالا ہوتاہے اسیلئے اونکا خواب اکثر اباطیل ہوتاہے بلکہ اونکی بیداری ہی کا کچھ اعتبار نہی کا کیا ذکر ہے اولیاء کے اون خوابون مین جو نیچے سے آسمان کے دیکھتے ہین کبھی غلط بھی ہوجاتاہے علی مرتضی مرفوعاً کہتے ہین مرد یا عورت جب سوتے ہین تو روح اونکی کے چڑہتی ہے وہان آسمانون پر جو کچھ خواب مین نظر آتاہے سچ ہوتاہے اور جب وہا نیچے آسمان کے کچھ دیکھتی ہے اور وہان ہوا مین شیطانون سے ملاقات ہوتی ہے اور بولتے ہین تو وہ خواب جھوٹا ہوتاہے ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے کہ روحین طرف آسمان کے وہان حکم سجدہ کرنے کا نیچے عرش کے ہوتاہے جو روح پاک ہوتی ہے وہ سجدہ کرتی ہے عرش کے اور جو پاک نہین ہوتی ہے وہ عرش سے دور سجدہ کرتی ہے رواہ البیہق کا لفظ یہہ ہے کہ روح آدمی کی خواب مین طرف عرش کے چڑہتی ہے سو جو کوئی شخص پاک اوسکو اذن سجدہ کا دیا جاتاہے اور اگر جنب ہوتاہے تو اذن نہین دیا جاتا رواه

باب مردونکو زندونسے کیا ایذا پہونچتی ہے

عمارہ بن حزم کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو ایک قبر پر بیٹھا ہوا د فرمایا قبر سے نیچے اوتر ایذا نہ دے قبر والیکو وہ تجھکو کچھ ایذا نہین دیتاہے رواہ الطبرا والحاکم حدیث عائشہ مین آیاہے کہ حضرت نے فرمایاہے برا نہ کہو مردونکو وہ تو پہونچ اپنے کیے کو رواہ البخاری ابن ابی الدنیا کی روایت یون ہے یاد نکرو مردونکو مگر سا کے اگر وہ بہشتی ہین تو تم گنہگار ہوگے اور اگر دوزخی ہین تو کافی ہے اونکو وہ حال جسمین گرفتار ہین صفیہ بنت شیبہ نے کہاہے کسی نے روبرو حضرت کے ایک مردہ کو بدی سے یاد

فرمایا کہ سوائے نیکی کے اور طرح پر یاد نکرو رواہ النسائی ابن عمر کا لفظ یہہ ہے حضرت نے کہا مردونکی نیکیان ذکر کرو برائیان یاد نکرو رواہ ابوداؤد عقبہ بن عامر صحابی نے کہا اگر مین پاؤن رکھون آگ پر یا تلوار پر یہہ بہتر ہے نزدیک میرے اس سے کہ پاؤن رکھون قبر پر پاخانہ پھرنا مقابر اور بازار مین سامنے آدمیون کے یکسان جانتا ہون رواہ ابن ابی شیبۃ سلیم بن عفراء مقبرہ مین پیشاب نکرتے تھے کہتے مجھکو مردون سے ویسی ہی شرم آتی ہے جیسے زندون سے آتی ہے رواہ ابن ابی الدنیا ابن مسعود سے پوچھا قبر کا پامال کرنا کیسا ہے کہا مین جسطرح ایذا دہی مومن کی حیات مین مکروہ جانتا ہون ویسے ہی اوسکی ایذا دہی کو بعد موت کے مکروہ رکھتا ہون حاصل یہہ ہوا کہ جس امر سے ایذا زندہ کو تصور ہے اوس سے مردہ کو بھی ایذا پہونچتی ہے وہ کام مردہ سے بھی نکرے اسیلئے حدیث مین آیا ہے کہ توڑنا استخوان مردہ کا مثل توڑنے استخوان زندہ کے ہے یعنی ایذا یا گناہ مین ؛

فصل

حضرت نے فرمایا ہے مردہ عذاب پاتا ہے رونے سے گھر والون کے اس حدیث کو بخاری نے عمر بن خطاب سے ابو یعلی نے ابو بکر صدیق و ابی ہریرہ سے ابن حبان نے عمران بن حصین و انس سے طبرانی نے سمرہ بن جندب سے ابن مندہ نے مغیرہ بن شعبہ سے ابن سعد نے ابن عمر سے روایت کیا ہے صحیحین مین عایشہ سے آیا ہے کہ حضرت نے اسطرح نہین فرمایا ہے کہ ہر مردہ نوحہ اہل سے معذب ہوتا ہے بلکہ یہہ حدیث حق مین مردہ کافر کے آئی ہے یا حق مین اوس شخص کے جو اور گناہون سے معذب ہوتا ہے حضرت نے تو یون فرمایا ہے کہ میت والے میت پر گریہ و نوحہ کرتے ہین اور وہ عذاب کیا جاتا ہے اگلی حدیث کے یہی معنی ٹھیرائے ہین اللہ نے فرمایا لا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا گناہ نہین اوٹھاتا ہے نہ دوسرے کے گناہ کا اوس سے مواخذہ ہوتا ہے اسیلئے علما نے حدیث سابق کی تاویل کی ہے کسی نے

مثل عایشہ کے کہا ہے کہ حدیث مذکور محمول ہے میت کافر یا فاسق پر اور کسی نے کہا ہے مراد وہ میت ہے کہ نوحہ اوسکی عادت ہے یا وہ ہے جسنے نوحہ کی وصیت کی ہے بخاری اسی کے قائل ہین کسی نے کہا مراد وہ میت ہے جسکو یہہ بات معلوم ہے کہ اوسکے گھر والے بعد اوسکے نوحہ کرینگے اور اوسنے اونکو منع نہین کیا یا مراد تعذیب سے توبیخ کرنا ملائکہ کا ہے ندبہ اہل میت پر حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی مرے اور اوسپر ندبہ کیا جاوے واجبلاہ واسیداہ کہین تو دو فرشتے اوسکے سینہ کو مار کر کہتے ہین کہ کیا تو ایسا ہی تہا رواہ الترمذی والحاکم وابن ماجۃ قاضی صاحب فرماتے ہین اگر میت اس نوحہ و ندبہ پر راضی نہین ہے تو مستحق اس توبیخ کا بھی نہوگا بعض نے کہا میت رنجیدہ ہوتا ہے فعل سے گھر والون کے قیلہ بنت مخرمہ نے سامنے حضرت کے اپنے فرزند مردہ کو یاد کرکے گریہ کیا فرمایا کیا مشکل ہے ایک تمہارے پر کہ پاس رہے اپنے دوست کے دنیا مین بخوبی پھر جب وہ مرجاوے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری کہ تم روتے ہو اور دوست تمہارا عار کرتا ہے اے بندو خدا کے عذاب یا نکرو اپنے مردہ کو رواہ الطبرانی وابن ابی شیبۃ اس قول کو ابن جریر و ابن تیمیہ و اکثر ائمہ نے اختیار کیا ہے ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے عورتون کو جنازہ مین دیکھکر فرمایا پھرو گناہگار ہوکر نہ اجر پاکر بیشک تم فتنہ مین ڈالتی ہو زندونکو اور ایذا دیتی ہو مردونکو رواہ سعید بن منصور حسن بصری نے کہا ہے بدتر سب آدمیون مین گھر والے میت کے ہین کہ اوسپر روتے ہین اور اوسکا قرض ادا نہین کرتے رواہ یحیی بن سعید

باب میت کو قبر مین کون چیز نفع دیتی ہے

ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین بندہ مومن جب مرجاتا ہے تو دو فرشتے یعنی کاتب اعمال اوسکے آسمان پر چلے جاتے ہین کہتے ہین اے رب تو نے مقرر کیا تہا ہمکو اوسکے عمل لکھنے پر اب تو نے اوسکی روح قبض کر لی ہے ہمکو حکم دے کہ ہم آسمان مین رہین حکم ہوتا ہے کہ میرا آسمان بھرا ہے فرشتون سے

وہ میری تسبیح کرتے ہین کہتے ہین حکم ہو تو ہم زمین مین رہین فرماتا ہے میری زمین بہی میری خلق
سے مملو ہے وہ بہی میری تسبیح کرتے ہین لکن تم اوسی میرے بندہ کی قبر پر کہڑے رہو تسبیح تہلیل تکبیر
کیا کرو قیامت تک اور اوسکو میرے بندہ کے لئے لکہتے رہو رواہ ابو نعیم ظاہر یہہ ہے
کہ یہہ حکم واسطے مومن کامل کے ہے جسکی چار قسمین ہین انس کا لفظ یہہ ہے حضرت نے کہا جب
کوئی مرتا ہے تین چیزین اوسکے ساتہہ جاتی ہین اہل و مال و عمل پہر دو چیزین پہر آتی ہین
فقط ایک عمل اوسکے پاس رہجاتا ہے رواہ الشیخان یزید بن منصور نے کہا مرد قرآن
خوان کے پاس جب فرشتے عذاب کے آتے ہین تاکہ روح قبض کرین قرآن نکلکر کہتا ہے اے
رب یہہ میرا مسکن ہے جسمین تو نے مجہکو بسایا تہا اللہ کہتا ہے قرآن کو اوسکا گہر دیدو رواہ
ابن ابی الدنیا ابو منہال نے کہا ہے قبر مین مردہ کو کوئی شے استغفار کثیر سے زیادہ تر رفیق
نہین ہوتی ہے رواہ الاصبہانی یہہ حدیث ابو ہریرہ کی مرفوعاً اوپر گزر چکی ہے کہ جب
آدمی مرجاتا ہے تو عمل اوسکا منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزین ایک صدقہ جاریہ یعنی وقف
دوسرے وہ علم جس سے لوگ نفع لین یعنی بعد مرنے کے اوسکے علم سے فائدہ حاصل کرین مثلاً
شاگرد چہوڑ جائے یا کتابین تصنیف کرجائے تیسرے نیک اولاد جو اوسکے لئے دعا کرے رواہ
مسلم اس زمانہ اخیر مین کہ ہمدوش قیامت ہے اب ایسی اولاد میسر نہین آتی ف

	تو بجائے پدر چہ کردی خیر		تا ہمان چشم داری از پسرت	

اللہم اغفر لی و لوالدی و لمن توالد وارحمہما کما ربیانی صغیرا حدیث مرفوع ابی امامہ
مین منجملہ چار چیز کے ایک مرابطہ بہی آیا ہے کہ اوسکا عمل بعد موت کے جاری رہتا ہے رواہ
احمد ابو سعید مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی ایک آیت قرآن کی یا ایک مسئلہ علم کا سیکہو سکہاتا ہے اللہ
تعالے ثواب اوسکا قیامت تک جاری رکہتا ہے رواہ ابن عساکر تعداد باقیات صالحات
کی اوپر گزر چکی ہے ف

نسب درست کند گر بیا بزاری ما بہ		ہمین بس ست پس از مرگ خیر جاری ما	

ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے اللہ تعالے بہشت مین بندہ صالح کا درجہ بلند کرتا
ہے اے رب یہہ درجہ مجہکو کہان سے ملا اللہ فرماتا ہے بسبب استغفار کرنے تیرے فرز
واسطے تیرے رواہ الطبرانی ابو سعید خدری کا لفظ یہہ ہے کہ ایک مرد کو دن قیا
حسنات برابر پہاڑون کے ملین گے وہ کہیگا یہہ کہان سے آے کہین گے تیرے فر
تیرے لئے استغفار کی تہی رواہ الطبرانی جریر بن عبد اللہ مرفوعاً کہتے ہین جسنے
طریقہ نیک جاری کیا یعنی کسی حسنہ کا رواج دیا اوسکو ثواب اوس نیکی کا اور جو کوئی
عمل کریگا اوسکا ثواب ملیگا بدون اسکے کہ اس شخص کا ثواب کم ہو اور جو کوئی طریقہ
کریگا یعنی عمل بد کا رواج دیگا اوسکو گناہ اوس عمل کا اور گناہ ہر سکا جو اوسپر عمل
ملیگا بدون اسکے کہ اس شخص کا گناہ کچہہ کم ہو رواہ مسلم رجا بن حیوہ نے سلیمان بن
سے کہا کہ منجملہ اون چیزون کے جو خلیفہ کو قبر مین محفوظ رکہین ایک یہہ چیز ہے کہ وہ بعد
کسی نیک مرد کو جانشین کرجاوے رواہ ابن سعد ف ابن عباس مرفوعاً کہتے
نہین ہے مردہ قبر مین مگر مانند اوس ڈوبتے کے جو فریاد کرتا ہے انتظار کرتا ہے دعا کا
طرف سے اوسکے باپ یا مان یا بیٹے یا دوست معتمد علیہ کے پہونچے تو جب وہ دعا اوس
پہونچتی ہے تو ساری دنیا سے زیادہ اوسکو محبوب ہوتی ہے اللہ داخل کرتا ہے قبور پر
اہل زمین سے مانند پہاڑون کے بے شک ہدیہ زندونکا طرف مردون کے استغفار
رواہ البیہقی والدیلمی سفیان کہتے ہین جسطرح زندے محتاج ہوتے ہین طرف کہا
کے اسیطرح مردے زیادہ تر محتاج رہتے ہین طرف دعا کے رواہ ابن ابی الدنیا اکثر
سے اسبات پر اجماع منقول ہے کہ دعا زندونکی مردہ کو نفع کرتی ہے دلیل اسکی قرآ
سے یہہ ہے والذین جاؤ من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا
بالایمان زمانہ حضرت سے اسدم تک جتنے اہل اسلام ہم سے پہلے گزرے ہین ہمکو اون
کے لئے دعاے مغفرت کرنا چاہئے اللہم اغفر لنا ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین

والمسلمات الاحیاء منهم والاموات انك مجیب الدعوات انس نے مرفوعاً کہا ہے یہہ
امت میری امت مرحومہ ہے قبرون مین گناہ لیکر داخل ہوتی ہے جب نکلے گی بے گناہ نکلے گی
اونکے گناہ بسبب استغفار مومنون کے دور ہو جاوینگے رواہ الطبرانی فی الاوسط
ف عایشہ کہتی ہین ایک مرد نے کہا اے رسول خدا میری مان ناگہان مرگئی کچھہ وصیت نکرسکی
مجھکو گمان ہے کہ اگر کچھہ بات کرتی تو صدقہ دیتی اوسکو کچھہ ثواب ملیگا اگر تصدق کرون مین
اوسکی طرف سے فرمایا ہان رواہ الشیخان سعد بن عبادہ نے کہا اے رسول خدا میری
مان مرگئی اور مین حاضر نتھا اگر مین اوسکی طرف سے صدقہ دون کچھہ نفع اوسکو ہوگا فرمایا
ہان سعد نے کہا مین آپکو گواہ کرتا ہون کہ میرا باغ اوسکی طرف سے صدقہ ہے رواہ البخاری
دوسرا لفظ یہہ ہے کہ میری مان مرگئی کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی کا صدقہ سعد نے
ایک کنوان کہدوایا کہا اسکا ثواب ام سعد کو ہے رواہ احمد واصحاب السنن الاربعة
اسکو طبرانی نے بہی بسند صحیح انس سے روایت کیا ہے ابن عمرو نے کہا حضرت نے فرمایا ہے تم مین جب
کوئی صدقہ نفل کرے تو اوسکو اپنے مان باپ کی طرف سے ٹہرا ... سکا ثواب اوسکے مان باپ
کو پہونچیگا اور اسکے اجر سے کچھہ کم نہوگا رواہ الطبرانی اسکو دیلمی نے بہی معاویہ بن حیدہ
سے روایت کیا ہے انس مرفوعاً کہتے ہین جس گہر مین کوئی مرجاتا ہے اور اوسکی طرف سے بعد
اوسکے مرنے کے کوئی ہدیہ بہیجتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اوسکو ایک نور کے طباق مین رکہکر
کنارہ قبر پہ کہڑے ہوکر کہتے ہین اے گہری قبر والے یہہ تحفہ بہیجا ہے تجھکو تیرے گہر والون نے
تو اسکو لے پہر وہ ہدیہ اوسپر داخل ہوتا ہے وہ بہت خوش ہوتا ہے اوسکے ہمسایہ جنکو کوئی
ہدیہ بہیجا نہین گیا ہے غمگین ہوتے ہین رواہ الطبرانی فی الاوسط عقبہ بن عامر نے کہا ہے
ایک عورت نے حضرت سے پوچہا مین اپنی مان کیطرف سے حج کرون فرمایا اگر تیری مان پر قرض
ہوتا تو تو ادا کرتی کہا ہان فرمایا حج کر رواہ الطبرانی بزار وطبرانی نے بسند حسن انس سے
روایت کیا ہے کہ حضرت نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے حج کرے ابو ہریرہ کا

لفظ یہہ ہے حضرت نے فرمایا جو کوئی حج کرتا ہے طرف سے مردہ کے تو حاجی کو بہی اوتنا ہی ثواب
ہوتا ہے رواہ الطبرانی ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی حج کریگا واسطے اپنی مان باپ کے بعد
اونکے مرنے کے لکہے گا اللہ اوسکے لئے آزادی آگ دوزخ سے اور ہوگا واسطے مان باپ
ثواب حج کامل کا رواہ البیہقی والاصبہانی ایک روایت مین آیا ہے کہ اس سے بہتر کوئی
صلہ رحم نہین ہے کہ اوسکے لئے بعد موت کے حج کرے زید بن اسلم نے کہا ایک مرد نے حضرت
سے پوچہا کہ مین باپ کی طرف سے آزاد کرون فرمایا ہان رواہ ابن ابی شیبة عطا نے
کہا بعد موت کے ثواب عتق وحج وصدقہ کا پہونچتا ہے ف احادیث مین ذکر حج کرنے قریب
کا طرف سے قریب کے آیا ہے جہان مطلق آیا ہے وہ محمول ہے مقید پر معلوم ہوا کہ حج کرنا
غریب کا طرف سے کسی شخص کے ثابت نہین ہے امام محمد باقر علیہ السلام کہتے ہین کہ امام حسن
وحسین طرف سے علی مرتضیٰ کے آزاد کیا کرتے تہے قاسم بن محمد نے کہا ہے کہ عایشہ طرف سے اپنے
بہائی عبد الرحمن کے ... کرتی تہین اس امید سے کہ اونکو کچھہ نفع پہونچے بعد اونکی موت کے
رواہ ابن ... عمرو بن العاص نے کہا ہے اے رسول خدا عاص نے وصیت کی تہی سو
بردہ آزاد کرنے کی بیٹے پچاس آزاد کردئے فرمایا صدقہ وحج وعتق نہین کیا جاتا اگر طرف سے
مسلمان کے اگر وہ مسلمان ہوتا تو اوسکو ثواب پہونچتا رواہ ابو الشیخ حجاج بن دینار مرفوعاً
کہتے ہین منجملہ بر والدین کے ایک یہہ بات ہے کہ نماز پڑہے اونکے لئے ہمراہ اپنی نماز کے اور
روزہ رکہے اونکے لئے ساتہہ اپنے روزے کے اور صدقہ دے اونکی طرف سے ہمراہ اپنے
صدقہ کے رواہ ابن ابی شیبة عایشہ سے مرفوعاً آیا ہے جو کوئی مرگیا اور اوسپر روزے
تہے تو واجب ہے کہ روزہ رکہے طرف سے اوسکے قریب اوسکا رواہ الشیخان بریدہ نے
کہا ایک عورت نے حضرت سے پوچہا میری مان پر دو مہینے کے روزے واجب تہے مین اگر
اوسکی طرف سے روزہ رکہون تو اوسکو کفایت کرینگے فرمایا ہان اوسنے کہا میری مان نے
حج نہین کیا تہا اگر مین اوسکی طرف سے حج کرون اوسکو کافی ہوگا فرمایا ہان رواہ مسلم ف

قاضی صاحب قدس سرہ نے کہا ہے جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ ثواب عبادت بدنی کا جیسے نماز روزہ حج اور عبادت مالی کا جیسے صدقہ وعتق وحفر چاہ میت کو پہونچتا ہے تو اسیلئے فقہا نے یہہ حکم دیا ہے کہ ثواب قرات قرآن واعتکاف وغیرہ ہر عبادت کا میت کو پہونچتا ہے ابو حنیفہ ومالک اسکے قائل ہین احمد وشافعی برخلاف اسکے ہین بدلیل لیس للانسان الا ما سعی لکن جبکہ نصوص مذکورہ اور اجماع اور کریمہ الحقنا بھم ذریتھم سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ کبھی اعمال غیر سے بھی مردہ منتفع ہوتا ہے تو تاویل دلیل شافعی کی واجب ہوئی اسلئے بعض نے کہا ہے کہ یہہ آیت منسوخ ہے بآیت الحقنا بھم کسی نے کہا یہہ حکم خاص ہے ساتھہ امت ابراہیم وموسی علیہما السلام کے کسی نے کہا لام بمعنی علی ہے یعنی لیس علی الانسان الا ما سعی کسی نے کہا کہ مراد انسان سے اسجگہہ کافر ہے بقرینۂ سیاق کلام کے قاضی صاحب نے فرمایا ہے فقیر کے نزدیک یہہ تاویل ہے کہ معنی سعی کے جد وجہد کرنا ہے کسی کام مین تو انسان جو کام جس نیت وقصد سے کرتا ہے وہی نیت اوسکو پہونچتی ہے حضرت نے فرمایا ہے انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوی فمن کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا او امرأۃ ینکحھا فھجرتہ الی ما ھاجر الیہ متفق علیہ من حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حافظ شمس الدین بن عبد الواحد نے کہا ہے قدیم سے ہر شہر مین مسلمان جمع ہوتے ہین اور مردون کے لئے قرآن پڑہتے ہین سو یہہ گویا اونکا اجماع ہے شعبی نے کہا انصار مین جب کوئی مرجاتا تو اوسکی قبر کیطرف جاکر اوسکے لئے قرآن پڑہتے۔ رواہ الخلال علی مرتضی نے مرفوعاً کہا ہے جس کسیکا گزر مقابر پر ہوا اور وہ گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑہکر ثواب اوسکا اموات کو بخشے تو اوسکو بعدد مردگان ثواب دیا جاتا ہے رواہ ابو محمد السمرقندی ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جو کوئی مقابر مین جاکر فاتحہ وقل ہو اللہ احد والھکم التکاثر پڑہے اور کہے یہہ جو مینے پڑہا ہے اسکا ثواب مینے مومنین ومومنات اہل قبور کو دیا تو وہ سب مردے اوسکے لئے طرف اللہ کے شفیع ہوتے ہین رواہ ابو القاسم سعد بن علی

انس مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی قبرستان مین جاکر سورۂ یٰس پڑہے تو مردون سے تخفیف عذاب کی کردیجاتی ہے اور بعدد مردون کے اوسکو نیکیان ملتی ہین رواہ عبد العزیز صاحب الخلال قرطبی نے کہا ہے حضرت نے فرمایا ہے مردون پر سورۂ یٰس پڑہو جمہور کہتے ہین وقت موت کے پڑہنا چاہئے عبد الواحد مقدسی نے کہا ہے کہ قبر کے پاس پڑہین محب طبری نے کہا ہے کہ دونون حال مین پڑہین احیاء العلوم مین امام احمد سے نقل کیا ہے کہ جب مقابر مین جاوین تو فاتحہ ومعوذتین وقل ہو اللہ احد پڑہکر اہل مقابر کے لئے ثواب اوسکا دین وہ اونکو پہونچتا ہے اور اوپر گزر چکا ہے کہ نزدیک سر میت کے فاتحہ اور نزدیک پاؤن کے خاتمہ سورہ بقرہ پڑہین یہہ تو حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے اور اول وخاتمہ بقرہ کا پڑہنا حدیث علاء بن الحجاج مین آیا ہے تمام ہوا کلام قاضی صاحب کا مین کہتا ہون کہ بہتر اس بارہ مین یہہ ہے کہ جو صورتین سنت صحیحہ مین آئی ہین اونپر اقتصار کرے قیاس کرنا یا احادیث ضعیفہ واقوال علماء سے سند لانا ایسے موقع پر طمانینت بخش خاطر نہین ہوتا ہے طریقہ مسنونہ فقط اتنا ہے کہ مردہ پر یٰس پڑہے مقابر مین جاکر دعاے ماثورۂ زیارت ادا کرے قبر پر قرآن پاک کا پڑہنا کسی سنت صحیحہ سے ثابت نہین ہوا ہے ہان اگر گہر مین قرآن پڑہکر ثواب اوسکا مردہ کو بخشے اور یہہ کام نیابۃً طرف سے مردہ کے کرے تو جائز ہوسکتا ہے واللہ اعلم۔

باب۔ انبیاء وشہداء کا بدن قبر مین خاک نہین ہوتا

اوس بن اوس مرفوعاً کہتے ہین بہت درود بہیجو مجہپر دن جمعہ کو بے شک عرض کیجاتی ہے درود تمہاری مجہپر کہا اے رسول خدا کیونکر عرض کیجاتی ہے آپ پر حالانکہ آپ بوسیدہ ہونگے یعنی خاک فرمایا اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر اجساد انبیاء کو رواہ الحاکم وابوداؤد اسکو ابن ماجہ نے ابو الدرداء وغیرہ سے بھی روایت کیا ہے معاویہ نے جب نہر بنائی اور احد کیطرف سے نکالی تو کہا جس کسیکا قتیل وہان مدفون ہو اوسکی خبر لے لوگون نے عمرو بن جموح وعبد اللہ بن مسعود

وعبداللہ بن عمرو بن حرام کو وہان سے اوٹہاکر نقل مکان کیا اونکے بدن تروتازہ نکلے اور
خاک سے خوشبو مشک کی آتی تہی حمزہ کے پاؤن مین ایک بیلچہ لگ گیا اوس سے خون جاری ہوا
رواہ مالک والبیہقی اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ انبیار وشہدار کی روحین اعلیٰ علیین
مین ہوتی ہین لکن علاقہ اونکا بدن سے زیادہ ہوتا ہے کہ ویسا علاقہ اورونکو نہین ہوتا اسی لئے
اونکو احیار یعنی زندہ کہتے ہین یہی حال صدیقین وصالحین کا ہے یعنی اولیار کا حدیث ابن عمر
مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی موذن اذان واسطے خدا کے دیتا ہے مانند شہید کے آلودہ بخون ہے
جب مرتا ہے تو اوسکی قبر مین کیڑے نہین پڑتے رواہ الطبرانی قرطبی نے کہا ظاہر یہہ ہے
کہ اوسکو خاک نہین کہاتی ہے جابر بن عبداللہ نے مرفوعاً کہا ہے جب حامل قرآن مرتا ہے تو
اللہ وحی کرتا ہے طرف زمین کے کہ اوسکے گوشت کو نہ کہا زمین کہتی ہے اے رب مین کسطرح اوسکے
گوشت کو کہاؤنگی تیرا کلام اوسکے شکم مین ہے رواہ ابن مندہ اسکو ابن مندہ نے ابی ہریرہ
وابن مسعود سے بہی روایت کیا ہے ظاہر یہہ ہے کہ مراد حفاظ قرآن ہین اور اگر علمار عاملین قرآن
بہی اس حکم مین داخل ہون تو کچہ دور نہین ہے قتادہ کہتے ہین ہمکو یہہ بات پہونچی ہے کہ زمین
مسلط نہین ہوتی ہے اوس بدن پر جسنے گناہ نہین کیا ہے قاضی صاحب فرماتے ہین نیک بندے
یعنی اولیار اللہ جنکے دل اور بدن صلاح یافتہ ہین وہ گناہون سے محفوظ ومغفور رہتے ہین
زمین اونکے اجساد پر مسلط نہین ہوتی جسطرح کہ تلوار شہیدونکو گناہون سے پاک کرتی ہے واللہ اعلم

باب۔ اچھا وقت واسطے مرنیکے کونسا وقت ہے

ابن مسعود نے مرفوعاً کہا ہے جس کسیکو اتفاق مرنے کا نزدیک تمام ہونے ماہ رمضان کے یا تمامی
عرفہ یا صدقہ دینے کے ہو وہ بہشت مین جاتا ہے رواہ ابو نعیم خیثمہ کا لفظ یہہ ہے کہ سلف کو
مرنا کسی شخص کا نزدیک کسی عمل صالح کے جیسے حج یا عمرہ یا روزہ رمضان یا جہاد خوش آتا تہا
رواہ ابو نعیم حدیث حذیفہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسنے لا الہ الا اللہ کہا یا روزہ رکہا یا صدقہ

دیا واسطے اللہ کے اور اوسی پر مرگیا تو بہشت مین جاویگا رواہ احمد عائشہ کہتی ہین حضرت
نے فرمایا ہے جو کوئی شخص مرا دن جمعہ کے یا شب جمعہ کو اوسنے عذاب قبر سے نجات پائی وہ آویگا
دن قیامت کو اور اوسپر علامت شہیدونکی ہوگی رواہ الدیلمی بہر حال جسکی موت کسی بہتر
حال پر ہوتی ہے وہ درحقیقت حیات ہے ؎

عروسی بود نوبت ماتمت	اگر نیک روزی بود خاتمت

خاتمہ۔ اللہ کی رحمت اوسکے غضب پہ سابق ہے

یہہ خاتمہ اصل رسالہ پر زیادہ کیا گیا ہے اس بارہ مین بہت سی آیتین آئی ہین اللہ نے فرمایا ہے
ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء شرک کے سوا اور گناہونکا
بخشنا کمال رحمت وتمام رافت ہے اس مغفرت مین قید توبہ کی بہی ذکر نہین فرمائی ہے فقط مشیت پر
رکہا ہے وقال تعالیٰ ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفوراً
رحیما یعنی بعد عمل بد وظلم نفس کے استغفار کرنے سے بہی اللہ غفور ورحیم ہو جاتا ہے بندہ کے
قصورونکو صغیرہ ہون یا کبیرہ بخشدیتا ہے گنہگار پر رحمت فرماتا ہے ؎

زاہد شہر بہی ہے عازم جنت کیا خوب	ہم تو سنتے تہے کہ جائینگے گنہگار فقط

وقال تعالیٰ کتب علی نفسہ الرحمۃ اللہ کے وعدہ مین تخلف روا نہین ہے سو جبکہ
اوسنے اپنے نفس مقدس پر رحمت کو لکہ لیا ہے تو ظہور اوسکا حق مین گنہگاران امت کے
انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ہوگا وقال تعالیٰ عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت
کل شیئ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب خاص ہے اور رحمت عام سو عام مین کثرت ہوتی ہے
اور خاص مین قلت لکن یہہ کثرت خاص اونکے واسطے ہے جو متقی پرہیزگار ہین زکوٰۃ دیتے
ہین اللہ کی آیتون پر ایمان لائے ہین کیونکہ بدون ایمان وعمل کے کسیکو استحقاق رحمت کا
نہین ہوتا ہے وقال تعالیٰ ان ربک لذو مغفرۃ للناس علی ظلمہم وان ربک لشدید العقاب

یعنی اللہ تعالے باوجود وعدہ ورظلم کے بہی لوگون کے گناہ بخشتا ہے جسطرح کہ شدید العقاب
بہی ہے وقال تعالے نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ھو العذاب الالیم
اللہ پاک کی عادت شریف یون جاری ہے کہ ترغیب کے ساتہہ ترہیب کا ذکر بہی فرماتا ہے
لکن جانب ترغیب قوی نظر آتی ہے اس آیت شریف مین گویا پیغام بہیجا ہے اپنے بندونکو کہ تم
سن رکہو کہ جسطرح میرا عذاب دردناک ہے اسیطرح مین گناہ بخشنے والا رحمت کرنیوالا بہی
ہون تم میری مغفرت و رحمت سے ناامید نہو وقال تعالے قل یا عبادی الذین اسرفوا
علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم
اس آیت شریف مین یاے اضافت سے عجب تشریف اپنے بندونکو بخشی ہے یہہ آیت نہایت
امیدواری کرتی ہے وجوہ بلاغت اس آیت کے تفسیر فتح البیان مین مذکور ہین کہ کسطرح
سے اسمین مغفرت و رحمت کو ثابت فرمایا ہے

دارم گنہے ز قطرہ باران بیش	وز شرم گنہ فگندہ ام سر در پیش
ناگاہ ندا شد کہ مترس اے درویش	ما در خور خود کنیم تو در خور خویش

وقال تعالے الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم ویومنون بہ
ویستغفرون للذین امنوا ربنا وسعت کل شیئ رحمۃ وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا
سبیلک وقھم عذاب الجحیم ربنا وادخلھم جنات عدن التی وعدتھم ومن صلح
من اباءھم وازواجھم وذریاتھم انک انت العزیز الحکیم وقھم السیئات ومن تق السیئات یومئذ
فقد رحمتہ وذلک الفوز العظیم والملائکۃ یسبحون بحمد ربھم ویستغفرون
لمن فی الارض الا ان اللہ ھو الغفور الرحیم اس آیت شریف کی تفسیر بہت طول طویل
ہے بہرحال یہہ آیت سعت رحمت وفسحت مغفرت رب پر ایک نص قاطع برہان ساطع ہی اس سے
زیادہ اور کیا عنایت بحال عباد ہوگی کہ حاملان عرش واسطے مومنون کے استغفار کرتے
ہین انس نے مرفوعا کہا ہی اللہ عز وجل فرماتا ہے اے بنی آدم تو جبتک مجھکو پکارتا رہیگا

مجھہ سے امید رکہیگا مین تجھکو بخشتا رہونگا کچھہ بہی تجھہ سے کیون نہو مین کچھہ پروا نہین
بنی آدم اگر تیرے گناہ آسمان کی چوٹی تک پہونچ جاوینگے پہر تو مجھہ سے مغفرت چاہیگا
بخشدونگا اور کچھہ پروا نکرونگا اے ابن آدم اگر آئیگا تو پاس میرے زمین بہر خطا
ملیگا تو مجھہ سے شریک نکرتا تہا تو کسی شئے کو ساتہہ میرے تو آونگا مین پاس تیرے
مغفرت لیکر اخرجہ الترمذی وحسنہ دوسرا لفظ انس کا یہہ ہے کہ آئے حضرت
جوان کے اور وہ موت مین تہا فرمایا تو آپکو کیسا پاتا ہے کہا اللہ سے امید رکہتا
گناہون سے ڈرتا ہون فرمایا جمع نہین ہوتین یہہ دونون چیزین دلمین کسی
ایسے محل مین مگر دیتا ہے اللہ اوسکو وہ جو امید رکہتا ہے اور امن بخشتا ہے او
اخرجہ الترمذی ابوہریرہ کا لفظ مرفوعا یہہ ہے کہ حسن ظن حسن عبادت ہے
دوسرا لفظ مرفوع یون ہے اللہ عز وجل نے فرمایا ہے انا عند ظن عبدی بی
حیث یذکر فی الحدیث رواہ الشیخان تیسرا لفظ مرفوعا یہہ ہے اگر تم خطا کروگے
تک پہونچے پہر تم توبہ کروگے تو قبول کریگا اللہ توبہ تمہاری رواہ ابن ماجۃ با
چوتہا لفظ مرفوعا یون ہے کہ جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے پہر کہتا ہے اے رب مجھہ
ہے تو مجھے معاف کردے تو اللہ فرماتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ اوسکا ایک رب ہے
بخشتا ہے گناہ پر پکڑتا ہے پہر اوس سے کوئی اور گناہ ہوجاتا ہے وہ کہتا ہے
مجھہ سے ایک اور گناہ ہوگیا ہے تو مجھکو بخشدے اللہ بہی وہی بات فرماتا ہے پہر
کو بخشدیتا ہے پہر وہ آدمی جبتک خدا چاہتا ہے ٹہیر جاتا ہے پہر کوئی اور گناہ
پہر کہتا ہے اے رب مجھہ سے ایک اور گناہ ہوگیا ہے تو میری خطا بخشدے اللہ تعا
بات فرما کر ارشاد کرتا ہے غفرت لعبدی فلیعمل ما شاء رواہ الشیخان اس
معلوم ہوا کہ تکرار گناہ سے کوئی شخص ناامید نہووے بلکہ ہر گناہ کا تدارک
توبہ سے کرتا رہے یہہ بہی ثابت ہوا ہے کہ یہہ تکرار گناہ کی کچھہ ایک گناہ پر اصرار

تیسرا گناہ تازہ ہوگیا تہا جسکی مغفرت اوسنے چاہی اور اللہ نے معافی فرمائی کیونکہ توبہ شکنی سے اگلا گناہ و پہر قائم ہوجاتا ہے اللہم احفظنا ۵

بر در گہ دوست ہر گناہی بخشند		صد سالہ گنہ بعذر آہی بخشند	
عفو کنم بتا توانی کر وند		زینجاست کہ کوہ را بکاہی بخشند	

حدیث ابن عمر مین مرفوعًا آیا ہے کہ قبول کرتا ہے اللہ توبہ بندے کی جب تک کہ غرغرہ نہین لگا ہے رواہ الترمذی وحسنہ کمال رحمت اسی کا نام ہے کہ کب سے لبا نسک زیست توبہ و انابت و مہلت استغفار کی دی ہے ایک بوڑہا آدمی نزدیک ایک بزرگ کے گیا تہا کہا مجہہ سے توبہ لو ایمان سکہاؤ اونہون نے کہا تو بہت دیر مین آیا اوسنے جواب دیا کہ جو مرنے سے پہلے قبل غرغرہ کے آیا وہ جلد آیا کہا تو سچ کہتا ہے پہر اوس سے توبہ کرائی ہان بعد غرغرہ کے وقت معافی و توبہ کا باقی نہین رہتا ہے ۵

توبہ ہا را نفس بازپسین دست رد ست		بیخبر دیر رسیدی در محمل بستند	

ابن مسعود کی حدیث مین مرفوعًا بیانسک آیا ہے کہ پشیمان ہونا توبہ ہے رواہ الحاکم وصححہ ابوہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہے قسم ہے اللہ کی اگر تم گناہ نکروگے تو اللہ تمکو لیجا کر ایک اور ایسی قوم لاویگا جنسے گناہ ہوجاییگا تو وہ استغفار کرینگے اللہ اونکو بخشدیگا رواہ مسلم یعنی نا امید ہونا مغفرت خدا سے کفر ہے ابوہریرہ کا دوسرا لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ جب اللہ نے خلق کو پیدا کیا ایک کتاب مین اپنے نزدیک یہہ بات لکہہ رکہی وہ کتاب اوپر عرش کے ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہیگی رواہ مسلم تیسرا لفظ حدیث طویل کا مرفوعًا یون ہے کہ اللہ نے رحمت کو سو جز کیا ہے ننانوے اپنے پاس رکہے ہین ایک جز ساری خلق مین اوتارا ہے جسکے سبب سارے جن انس بہائم باہم رحمت کرتے ہین اون ننانوے اجزا کو دن قیامت کے لیے رکہہ چہوڑا ہے رواہ مسلم ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ رواہ ابن ماجۃ والطبرانی یعنی توبہ

کرنیوالا گناہ سے مانند بے گناہ کے ہے حضرت شیخ نظام الدین اولیا فرماتے تہے گنہگار بعد توبہ کے مانند متقی کے ہوجاتا ہے انتہی رسالہ محو الحوبہ مین فضائل توبہ و استغفار کی مفصل طور پر آیات و حدیث سے لکہے گئے ہین رسالہ ثمار التنکیت مین حال برزخ کا بشرح وبسط تمام لکہا گیا ہے الحمد للہ تعالے کہ غرہ محرم ١٣٠٤ ہجری روز پنجشنبہ کو یہہ رسالہ شروع کیا تہا آج چہارم محرم سنہ مذکور روز یکشنبہ کو ساڑہے آٹہہ بجے صبح کو تمام ہوا ولادت محرر سطور کی اواخر ١٢٤٨ مین ہوئی تہی اب عمر چپن برس کی ہوئی اللہ تعالے اپنے کرم عمیم وفضل شامل سے انجام بخیر کرے اللہم اجعل خیر عمری آخرہ والحمد للہ اولا وآخرا ؛ تمام شد

بسم اللہ

خاتمہ کتاب قضیۃ المقدو علی فتنۃ المقبو از تصنیف سید جمیل احمد صاحب سہسوانی

حمد الہی مجال ہے لغو پناہی مین زبان ناطقہ لال ہے منقبت آل اظہار کچہہ آسان نہین ۔ اظہار فضیلت ا ب لیبار کی تاب و توان نہین ۵

فغان کہ نیست مرا طاقت ثنا خوانی		بجای خویش فرو ماندہ ام زحیرانی	

اما بعد مسلمانون کو مژدہ ایمان والونکو صلا کہ ان ایام فرخی انجام مین یہہ کتاب ارشاد رت مآب سرمایہ عبرت تازیانہ غفلت ہوش افزاے اناث وذکور موسوم بہ قضیۃ المقدو علی فتنۃ المقبو تالیف لطیف خجستہ شمائل فرخندہ خصائل مہر سپہر علم وکمال گوہر بحر جود ونوال آقای جمیل المناقب مولای جلیل المناصب سیدنا حضرت سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر دام مجدہ مطبع بلند سعید عام آگرہ مین بحسن اہتمام خان ذیشان رفیع المکان منشی محمد احمد خان صاحب صوفی دام عزہ طبع ہوکر غازہ رخ رویے قبول آویزہ گوش قبول ہوئی ۵

ناکہ بعرض جلوہ خویش ست حسن یار		از تربیاد خردہ دہ نگہ نارساے را	

سبحان اللہ یہہ کتاب ہے، یا مجموعۂ نقطۂ انتخاب ہے طبع سے پہلے طبع اسکی مشتاق دیدار تہی ایکہ ایک گہڑی وقف انتظار تہی ؎ ہنوز گام نہ سنجیدہ بود باد بہار ٭ کہ مرغ تہنیت آغاز کرد در گلزار ہا یہہ وہ نامۂ گرامی ہے کہ پتہر کو موم بناے موم کو پگہلاے فتنۂ قبور کی کیفیت دیکہکر دلکو رقت آتی ہے عالم برزخ کی حقیقت سنکر جی مین عبرت سماتی ہے خداوند کریم مؤلف عالیقدر کو دارین مین جزاے خیر دے قاری سامع کو عبرت بخشے جملہ مومنین کو تلوث معاصی سے پاک صاف اوٹہائے ہم غربا کو عذاب قبر سے بچائے ؎

بارِ عصیان نہ گنہگار اوٹہا کر لیجائین
اے خدا راہ مین لٹ جاے یہہ سامان اونکا

قطعۂ تاریخ طبع کتاب

اے امیر العلما، حامی دین وملت
دین وملت کا ترے دم سے ہے چرچا کیسا

جسکو کہتا ہے جہان آج طریق اسلام
ناز کرتا ہے تری ذات پہ کیسا کیسا

ہمہ دانی کی مقر ہے تری خلقت کیسی
رہبری کا تری قائل ہے زمانا کیسا

جو لکہا تو نے خلاف اوسکے لکہین کیا ممکن
علما رہ گئے ہین ترا لوہا کیسا

لکہہ چکا دین کے مسائل مین مسائل کیا کچہ
خلق کو نفع ترے علم سے پہونچا کیسا

واہ کیا خوب یہہ فی الحال رسالہ لکہا
راز پنہان ہوا برزخ کا ہویدا کیسا

فتنۂ قبر کے حالات ہین کیسے پُر درد
جی اوڑا جاتا ہے سننے سے کلیجا کیسا

ہاے وہ قبر جو ہے رات سے بڑہکر تاریک
اوسمین ہر فرد بشر جائیگا تنہا کیسا

بے ہوا ضیق وہان ہوگی الٰہی کیسی
ہاے بے شمع وہان ہوگا اندہیرا کیسا

لو وہان حشر تلک خاک پہ سونا ہوگا
سخت کیا چیز ہے ہوتا ہے بچہونا کیسا

نہ وہان پر کوئی مونس نہ مددگار نہ یار
عالم اک بیکسی و یاس کا ہوگا کیسا

ضغطۂ قبر کی روداد ہے کیسی پرسوز
عبرت افزا ہے نکیرین کا قصا کیسا

دیکہو اس نامہ مین ہر کافر و دیندار کا حال
کیا مآل اسکا ہے انجام ہے اوسکا کیسا

واہ دیندار پہ ہی کیسا ہجوم رحمت
آہ کافر پہ ہے ہنگامۂ ایذا کیسا

جسنے دیکہا اسے بولا متحیر ہوکر
کہچ گیا عالم برزخ کا یہہ نقشا کیسا

تہوڑے لفظون سے بہت کچہ ہین مطالب پیدا
دیکہو کوزہ مین سمایا ہے یہہ دریا کیسا

طبع ہونے بہی نہ پایا تہا کہ دل سے ہر ایک
شائق جلوۂ دیدار تہا اسکا کیسا

لب دل سے مین سناتا ہون نواے تاریخ
حال برزخ کا ہوا آئینہ سارا کیسا ۱۳۔ھ

دیگر

ازین نامہ ز حال قبر و برزخ ٭
عجائب ہاے نا محصور بشنو

جمیل احمد رقم زد سال طبعش
بیان فتنۂ مقبور بشنو ۱۳۰ھ

دیگر

گفت ہر کس کہ بخواند این نامہ
شد عیان رازِ نہانِ برزخ

سال تاریخ رقم کرد جمیل
زہے پُر درد بیان برزخ ۱۳۔ھ

قطعۂ خاتمۂ کتاب بطور تقریظ از تصنیف محمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

اے امیر الامرا حضرت صدیق حسن
طبع والاے تو چون دُر بصفا می بینم

ہر کتاب تو بباز وی محبان تعوید
ہیکل گردن ارباب صفا می بینم

معنی آیت قرآن تو نکو می فہمی
در حدیث نبوی ذہن رسا می بینم

عالم از کثرت تالیف تو سرمایہ بکف
ہر کتاب تو بہ دین راہ نما می بینم

این کتاب تو کہ چون شمع لحد نور دہد
خوش چراغی بمزار شہدا می بینم

این رسالہ کہ نوشتی تو بذکر مقبور
محشری تازہ ز کلک تو بپا می بینم

فتنۂ قبر پس از مرگ عزیزان بکتاب
آنقدر ہست کہ شایان قضا می بینم

صُلحا گرچہ سزاوار بہشت اند ولی
لطف حق در حق ارباب خطا می بینم